



مولانا وحيرالترين خال



مولانا وحيدالدين خال

محتبهارساله ، ننځ دېل

Islam Daur-e-Jadeed ka Khaliq By Maulana Wahiduddin Khan

English version: Islam: Creator of the Modern Age

ISBN 81-85063-86-9

First published 1989 Second reprint 1997

© Al-Risala Books, 1997

No prior permission is required from the publisher for translation of this book and publication of its translation into any language.

Al-Risala Books The Islamic Centre 1, Nizamuddin West Market, New Delhi 110 013 Tel. 4611128 Fax 91-11-4697333

Distributed in U.K. by IPCI: Islamic Vision 481, Coventry Road, Birmingham B10 0JS Tel. 0121-773 7117, Fax: 0121-773 7771

Distributed in U.S.A. by Maktaba Al-Risala 1439 Ocean Ave., 4C Brooklyn, New York NY 11230 Tel. 718-2583435

Printed by Nice Printing Press. Delhi

		فهرست	
۵	صفحه	تہب	
11	صفحه	اسسلام وورجديدكاخالق	يې لاحصه
۱۵		شرک کی طب رت	
19		اسكلام كانظريه	
77		تحقیق کی که زادی	
71		حپ ار دور	
٣١		ترق كى طىسەرف سفر	
70		علم اور امسسلام	
۲۲		علم اور اسسلام اسسلام نے موافق ماحول دیا	
		'	
14	صفحه	غبرمقدس كومقدس ماننا	دو سراحصه
۵۳		ایک مثال ایمو	
۵۹		سائنسس كاظهور	
45		عساومطبيى	
	•	,	
79	فتفحه	نظب شمسی فن طب	ليسراحصه
44			
44		علم الك ن	
^ •		علماعب داد برین	
10		زراعت وآبپاشی عسیسی	
٨٨		عسلة باريخ	
**	صو	مباوات انساني	•••
99	تسفحه	مساوات است ن آزادی فکر	جوتف حصه
·		ולונטית	



تمهييا

امر کی خلاباز آرم اسٹرانگ (Neil Armstrong) پہلاانسان ہے جس نے چادروزہ خلائی سفر کے بعد ۲۰ جولائی ۱۹۲۹ کو چاند پر اپنا قدم رکھا۔ اور وہاں، پنچ کر بہ ناریخی الفاظ کھے کہ ایک انسان کے لئے بدایک جھوٹا قدم ہے ، گرانسانیت کے لئے وہ ایک عظیم چھلانگ ہے:

That's one small step for a man, one giant leap for mankind (I/530).

آرم اسٹرانگ اور ان کے ساتھی ایٹرون آلڈرن (Edwin Aldrin) اور مائیکل کوش (Michael Collins) نے ایک مخصوص راکٹ ایالو (Apollo II) پرسفر کیا اور آخری مرحلہ میں ایک جاندگا ہیں۔

یراپالویا یہ چاندگاڑی کوئی جا دو کااٹر ن کھٹولہ نہ تھا۔ دہ محکم قانون فطرت کے تحت بنی ہوئی ایک سائنسی شین تھی۔ اس نے قانون فطرت کو استعمال کرکے یہ بوراخلائی سفر طے کیا۔ یہ مت نون ہماری دنیا یں لاکھوں سال سے موجود تھا۔ مگرانیان اس سے پہلے کبھی یہ سوچ نہ سکا کہوہ فطرت کے اس قانون کوجانے اور اس کو استعمال کرکے چاند تک پہنچنے کی کوششش کرے۔

فطری امکانات کے باوجود ، چاند تک بہنچنے میں آنس تاخیر کا سبب کیا تھا۔ بیسبب شرک تھا ، یعنی مغلوق کو معبود سجھ کران کی پرت ش کرنا۔ فت ریم زیاد میں ساری دنیا میں شرک کا عقیدہ جیایا ہوا تھا۔ انسان ، دوسری چیزوں کی طرح ، چاند کو اپنا معبود سجھتا تھا۔ روشن ہاند کو دیکھ کر آدی کے ذہن میں اس کے آگے جھکے کاخیال پیدا ہوتا تھا ند کہ اسس کوفتے کرنے کا۔ چاند کو مقدس سجھ لینا اس میں رکا و شبن گیا کہ آدی جاند کو مشخر کرنے کی بات سوچ سکے۔

ساتویں صدی عیسوی میں بہلی بارایا ہواکہ انسلام کے ذریعہ وہ انقلاب آیاجس نے شرک کو مغلوب کرکے توحید کو غالب ف کر بناویا۔ بدانقلاب اولاً عرب میں آیا۔ اس کے بعدوہ ایشیا اور افریقہ میں سفر کرتا ہوا یورپ بنجا۔ اور بھروہ اٹلانٹک کو پار کرکے امریکہ میں داخل ہوگیا۔ معلم دنیا میں بہ انقلاب مذہب کے تحت آیا تھا ، مغربی دنیا نے اپنے حالات کے زیر اثنہ ،

اس میں یہ فرق کیا کہ اسس کو ندمہ سے الگ کرکے ایک سیکولر علم کے طور پڑر تی دینا شروع کیا۔ اور پھر اسس کو موجودہ انتہا : مک بنچایا ۔ جس طرح نیٹ نلائزیش (Nationalization) مارکسزم کے فلسفیان نظام کا ایک معانتی جزئہ سے، اسی طرح جدید مائنس اسلامی انقلاب کا ایک جزئی حصہ ہے جس کو اسس کے یورے مجموعے سے الگ کر لیا گیا ہے۔

چاند کے سفر کا ذکر یہاں بطور مثال کیا گیا ہے۔ ہی ان تمام علوم کا معاملہ ہے جن کو موجودہ نرانہ میں علوم فطرت (Natural sciences) کہا جا تا ہے۔ بیعلوم ت ریم زمانہ میں شرک یا بالفاظ دیگر مظرب ہو فطرت کو مقدس سجھنے کی نبا پر ممنوع علوم سنے ہوئے مقے۔ توجب رکے انقلاب نے فطرت کو تقدس کے مقام سے ہٹاکر ان کی تحقیق و تسخیر کا دروازہ کول دیا۔

اس طرح "ارتخانیانی میں نظرت کی آزادان تحقیق کا ایک نیادور ٹروع ہوا۔ یہ دور ہزار سالم کے بعد آخر کارجدید سائنس آمام آر اسلامی سالم کل کے بعد آخر کارجدید سائنس آمام آر اسلامی اِنْقلاب کی دین ہے ، ابتداؤ براہ راست طور پر ، اور اس کے بعد بالواسطہ طور بر۔

اس حقیقت کااعتران کسی نه کسی اندازے عام طور پرکیاگیا ہے۔ موجودہ زیانہ پر کثرت سے ایسی کتا بین کھی گئی ہیں جن کا نام ہوتا ہے: "عربوں کی سائنسی نزتی" یا تہذیب بیں مسلمانوں کا حصہ ؛

Muslim contribution to civilization

محققین نے عام طور پر اسس بات کا قرار کیا ہے کہ بدیر شعتی ترقی عربوں (مسلمانوں) کے اثر سے ظہور میں آئی ۔ اے مجبوٹ (A. Humboldt) نے کہا ہے کہ یہ در اصل عرب ہیں جن کو میچ معنی میں فزکس کا بانی سمجھاجا ناچاہئے:

It is the Arabs who should be regarded as the real founders of physics (p. 25).

فلپ ہٹی نے اپنی کتا بہ مشری آف دی عربس (۱۹۷۰) میں لکھا ہے کہ قرون وسطی ٹیں کسسی بھی قوم نے انسانی ترقی میں اتنا حصہ ادا نہیں کیا جتناعر بوں نے اور عربی زبان بولنے والوں نے کیا: No people in the Middle Ages contributed to human progress so much as did the Arabians and the Arabic-speaking peoples (p. 4).

مورض نے عام طور پرتسیم کیا ہے کہ و لوں (مسلانوں) کے ذریعہ چعلوم لورپ ہیں پہنچہ وہی بالآخر یورپ کی نشئ ہ نیا نیر (صبح تر نفظ ہیں نشئ ہ اولی) پید اکرنے کا سبب بنے ۔ پر وفیسترشی نے لکھا ہے کہ ۱۸۳۲ء میں بغداد میں بیت الحکمت قائم ہونے کے بعد عربوں نے جو ترجے کے اور جوکتا ہیں تیارکیں، وہ لا تینی زبان ہیں ترجم ہوکر اسپین اور سسلی کے راستہ سے یورپ پہنچیں اور پھر وہ ہیورپ میں نشأ ہ نمانیہ پر یاکرنے کا سبب بنیں :

This stream was re-diverted into Europe by the Arabs in Spain and Sicily, whence it helped create the Renaissance of Europe (p. 307).

تاہم سوال یہ ہے کہ خود عربوں (مسانوں) کے اندر یہ ذہن کیسے پیدا ہوا حب کہ وہ خود می پہلے اسی عام پیماندگی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے جس میں سادی دینا کے لوگ پڑے ہوئے تھے۔ اس کا جواب صف ایک ہے۔ وہ بیکہ توحید کاعقیدہ ان کے لئے اس ذہنی اور علی انقلاب کا سبب بنا۔ دوسری قوروں کے پاس نامرک بنا راسسام کے بعد) توحید۔ اسی فرق نے دو نوں کی تاریخ کا معول بنا را ہے دوسرا تا دیخ کا عال بن گیا۔

زیرنظرکتا ب کامقصد صرف بیر ہے کہ ایک سلّمہ تا رنجی وا تعد، جس کولوگوں نے صرف ایک سلّم قوم کے خاندیں کھ رکھا ہے ، اس کو زیا دہ صبح طور پراس الام کے خاندیں درج کیا جائے۔ بیصرف ایک معلوم وا تعد کی توجیہ ہے ، نہ کہ کسی نامعلوم واقعہ کی خبر دینا۔

ایک مثال سے اس کی مزید وضاحت ہو سکتے ہے۔ یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ ہندستان کے ہما ہوں ہوا میں آزاد ہوا۔ ایک شخص کہ سکتا ہے کہ ہندستان کو گاندھی اور نہرو نے آزاد کوایا۔ گرزیادہ گرائی کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ کہناصیح ہوگا کہ ہندستان کوجدید قوی اور جہوری نظریات نے آزاد در کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ کہناصیح ہوگا کہ ہندستان کوجدید قوی اور جہوری نظریات نے آزاد در کر ایا۔ موجودہ زمانہ میں جمہوریت اور قومی آزادی کے اصولوں کی بنیا دیر جوعالمی سنری انقلاب آیا، اس نے وہ حالات پیدا کے جس میں کوئی گاندھی یا کوئی نہروا میں اور ملک کو آزادی کی طرف لے جانے میں کامیاب ہوسکے۔ اگر عالمی فنکری انقلاب کا یہ ماحول موافقت نہ کرر ا ہوتا تو ہما رسے

لیدروں کی تحریک آزادی علی کامپ بی سے ہم کنار نہ ہوتی۔

زبر بحث موضوع کا معاملہ بھی ہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سلما نول کے ذریعہ دنیا میں جدید سلمان نول کے ذریعہ دنیا میں جدید سائنسی انقلاب کا آغاز مہوا۔ گرخو داسس آغاز کا سبب بھی یہ نظاکہ اسلام نے انھیں ایک نیافہ میں دیا۔ اس طرح سائنس کی تا رسخ صرف ایک فوم کا کا رنا مہ نہیں رہتی بلکہ اس دین کاعطیہ قراریا تی ہے جوا بدی طور برنمام انسانوں کی میح رہنمائی کے لئے حذائے ذوالحب لال کی طرف سے اپنے بندوں کی طرف بھیجا گیاہے۔

ہنری پرین (Henri Pirenne) نے اس تاریخی حقیقت کا اعتراف ان لفظوں پی کیا م کہ اسلام نے کرہُ ارصٰ کی صورت بدل دی ۔ تا ربخ کار وایتی ڈھا پندا کھاٹر کر پھینیک دیاگیا:

Islam changed the face of the globe. The traditional order of history was overthrown.

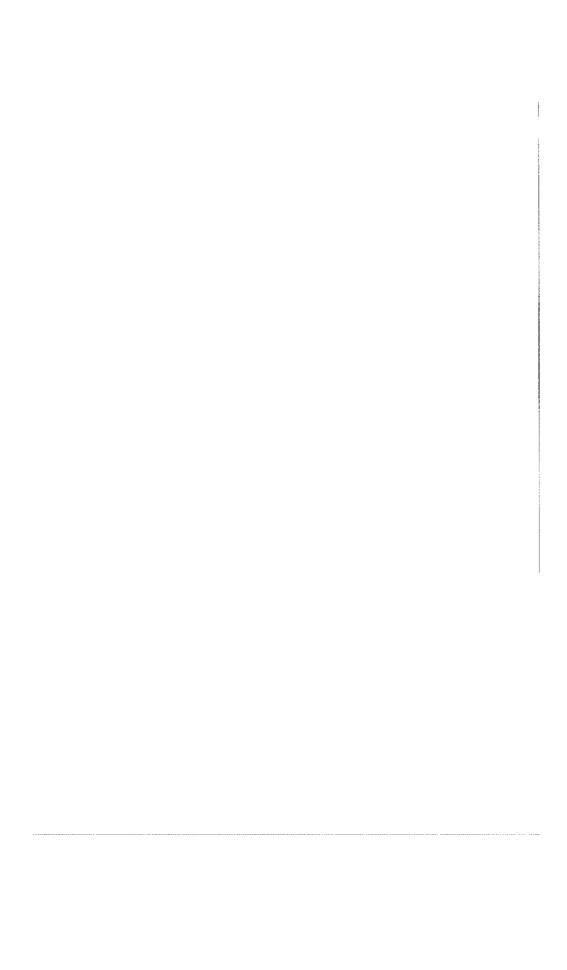
نربرنظر کتاب اسلامی انقلاب کے اسی پہلو کا مختفر تعادف ہے۔ اس موضوع پر میں ایک جامع اور فقسل کتاب تیاد کرنا چاہ تا تھا۔ معلوبات جع کرنے کا کام کسی قدر سست رفتاری کے ساتھ مطلوبہ نوعیت کی زیادہ جاری تھا۔ آخر کا دمجھے احساس ہواکہ میں اپنی موجودہ مصروفیات کے ساتھ مطلوبہ نوعیت کی زیادہ مفصل اور جامع کتاب سنا پر تیار نہ کرسکوں گا۔ اس لئے برفیصلہ کرنا پڑا کہ جتنا کام ہوجیکا ہے، اس کو بلا تا خیر کتابی صورت ہیں شنائع کر دیا جائے۔

اگریم اور حالات نے موقع دیا تو انٹ اوالٹدا کندہ اس ہیں مزید مباحث کا اضافہ کیاجا سکے گا۔ اور اگر ایسامکن مذہوا تو بہنقش اول ،کسی بعد کو اکنے والے کے لئے نقش نانی کی تیار تی ہیں مدد گار ہوسکتا ہے۔

۱۹۸۹ پریل ۱۹۸۹

وحب رالدين





اسسلام دورجديد كاخالق

۹۹ ۱۵ واکاواقعہ اس وقت میں لکھنؤ میں تھا۔ میری ملاقات ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ غیرسلم ہے ہو گئے۔ وہ ندہب میں تقبین نہیں رکھتے تھے اور ندہبی باتوں کو بے فائدہ سمجھتے تھے۔ گفتگو کے دو ران انفوں نے کہا:

اسلام کواگر تاریخ سے نکال دیاجائے تو تاریخ میں کیا کی رہ جائے گا۔

یسن کرمیری زبان سے نکلا: وہی کی جواسلام سے پہلے تاریخ بیں بھی۔ میرے اس جواب پر وہ فوری طور پر خاموشس ہوگئے۔ انھوں نے محسوس کیا کہ باعتبارتا ریخ یہ بات میج سے کہ وہ سب کچھ جس کو ترقی کہا جاتا ہے، وہ اسلام سے پہلے دنیا ہیں موجود نہ تھا، یہ صرف اسلام کے بعد ظہور ہیں آیا۔ تاہم انھیں اس میں شبہ تھا کہ ان ترقیوں کے فہور کا کوئی تعلق اسس تا ریخی واقعہ سے ہے جس کو اسلام یا اسلامی انقل ب کہا جاتا ہے۔

زیرنظرکتاب بی اسی تاریخی سوال کاجائزہ لیاگیا ہے۔ اس بی اس رسنستہ کی تعقیق کی گئے ہے جو اسلامی انقلاب اور جدید ترقیبات کے درمیان پایاجا تاہے۔ اس ضمن میں بعض ان بہلو وُں پریمی کلام کیا گیا ہے جو زیر بحث موضوع سے متعلق ہیں یا اس کے تقاضے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس بین کوئی شک نهیں که اسلام اصلاً بدایت ربانی کا انتخاف ہے جوآ دمی کوآخرت کی ابدی کامیبابی کارات دکھا تاہے۔ سائنسی اورصنعتی ترقیباں براہ راست اسلام کامقصود ومطلوب نہیں۔ گراس میں جی کوئی شک نہیں کہ سائنسی اورصنعتی ترقیبال اسلامی انقلاب ہی کا ایک نیتجہیں۔ اگر اسلامی انقلاب دنیاییں نہ کا تا توسائنسی اورصنعتی ترقیبال بھی ظاہر ہوئے بغیر بڑی ترتیب جس طرح وہ اسلامی انقلاب سے پہلے پڑی ہوئی تقیس۔

درخت کااصل مقصد مجل دیناہے۔ گرجب وہ بڑا ہوتا ہے تو وہ انسانوں کوس ایمی دیاہے۔ یہی معالمہ اسلام کابھی ہے۔ اسلام کااصل مقصد انسانوں کے اوپر ہدایت ربانی کا در وازہ کولناہے تاکہ وہ اپنے رب کی ابدی قربت عاصل کرسکے۔ گراسسلام کل چائی ہے، اور مکل سچائی جب طہوریں آتی ہے تو وہ ہراعتبارسے انسانیت کے لئے برکت اورافا دیت کا باعث ہوتی ہے۔ براہ راست بھی اور بالواسط بھی۔

"ماریکی سے روکشنی تک

الله تعالى نے ایک مکل دنیا بنائی۔ اور پھرانسان کو کال صورت میں بید اکیا۔ الله تعالی نے انسان سے کہاکہ تم اس دنیا ہیں رہواور اس سے فائدہ اٹھا ؤ۔ اس کے ساتھ انسان کو بیم بی بتادیا کہ تم ہارا خالق اور عبود صرف ایک ہے۔ اس ایک خدا کی پیسٹش کرو۔ اس کے سواکسی اور کو اپن معبود دنہناؤ۔

مرانسان مسوس پرستی میں برا گیا۔ وہ غیرمرنی خداکو ابن مرکز توج نه بناسکا۔ وہ دن بدن مرئی خداکو ابن مرکز توج نه بناسکا۔ وہ دن بدن مرئی خدا و سک کو نظا ہم بڑی اور نمایاں نظراً ئی ، اسس کے متعلق اس نے سمجھ لیا کہ وہ خدا ہے یا وہ اپنے اندر خدائی صفت رکھتی ہے۔ اس طرح ایک طرف برائے انسانوں کے تقدس کا عقیدہ پیدا ہوا اور دو سری طرف فطرت کی پرتش کاسلسلہ شروع ہواجس کو مظا ہرکی پرستش (Phenomenal worship) یا فطرت کی پرستش (Nature worship)

اس عبادت غیراللد کا نام شرک ہے۔ یہ شرک دھیرے دھیرے عقیدہ اور عمل کے تمام پہلوؤں پر جھیاگی۔ برکت اور نحوست کے مفروضہ عقائد کے تحت وہ تمام گھریلور سموں بیں شابل ہوگیا۔ اور خدائی بادست ہ (Divine king) کے نظریہ کی صورت میں وہ سیاسی نظام کالازی جزء بن گیا۔

پھیلے زمانوں میں جو پینیبرآئے وہ سب اسی بگاٹر کی اصلاح کے لیے آئے۔ انھوں نے ہر دور میں انسان کو یہ دعوت دی کہ شرک کو چھوڑو، اور توسید کو اختیار کردو۔ ایک روایت کے مطابق حضرت آ دم سے لے کرحضرت میں سک ایک لاکھ سے زیادہ بینیبر آئے۔ گرانسان ان کی بات ماننے کے لئے راضی نہ ہوا۔ پینیبروں کی دعوت اعسلان تی تک رہی، وہ انقلابِ حق تک نہ بہنے سکی۔

شرك باتوسم برستى كوخم كرنے كامعامله ساده معنول ميں صرف ايك مذهبى معامله ندتھا۔اس كا

تعلق انسان کے تمام معاملات سے تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ توہم پہستی کا یہ غلبہ ہوسم کی انسانی ترقیوں کو روکے ہوئے تھا۔

اس نے فطرت (Nature) کو تقد سس کا درجہ دے کراس کی تحقیق و تسخیر کا ذہن ختم کردیا مقا ۔ جب کہ فطرت کی تحقیق و تسخیر کے بعد ہی وہ تمام وا قعات فہوریس آنے والے تھے جن کوسائنی یاصنعتی ترتی کہا جا تاہے۔ اس نے مختلف قسم کے بے بنیا دمفر و ضا ت کے تحت ان انوں کے درمیان اوپ نے پہنے کے عقائد قائم کر لئے تھے۔ ان کے باتی رہتے ہوئے یہ نامکن ہوگیا تھا کہ انسانی مسا وات کا دور شروع ہوئے۔ اسی طرح وہ تمام جیزیس جن کو موجودہ زبانہ ہیں دوشنی اور ترتی کہا جا تاہے، ان سب کا فہور نامکن ہن گیسا تھا۔ کیوں کہ ان کے فہور کے لئے دنیا کے بارے میں سائنٹفک نقط نظر درکا رتھا۔ اور تو ہم برستا نہ نقط دُنظر نظر نے سائنٹفک نقط نظر کی پیدائش کو نامکن بنا دیا تھا۔

براروں برس کی بیغیبرانہ کوشش ثابت کر چکی تھی کہ مجرد ف کری اور دعوتی جدوجہدانسان کو تو ہمات کے اس دورسے نکالئے کے لئے ناکافی ہے۔ اس زبانہ کی حکومتیں بھی انھیں توہاتی عقائم کی بنیا دیر تائم ہوتی تھیں۔ اس لئے حکمرانوں کامفاد اس میں تھا کہ توہاتی دورد نیاییں باقی رہے۔ تاکہ عوام کے اوپر ان کی بادر شاہی کاحق مشتبہ نہ ہونے پائے۔ اس لئے وہ اپنی فوجی اورسیاسی طاقت کو ہراس دعوت کے فلاف بھے تو رطور پراستعال کرتے تھے بڑتر کی اور توہم پرستی کوخم کرنے کے لئے انھی ہو۔

اب سوال یہ تھاکہ کیا کیا جائے۔ یہی وہ وقت ہے جب کہ تھیٹی صدی عیسوی ہیں بیغیب مر آخر الز مال صیلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فیصلہ کے ت آپ کو "داعی" بنانے کے ساتھ " ہا تی" بھی بنایا۔ یعنی آپ کے ذمہ یہ شن سپر دہوا کہ آپ نصف اس توہماتی نظام کے باطل ہونے کا عسلان کریں بلکہ اس کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی خاطراس کے خلاف فوجی کارروائی (Military operation) مجبی فرمائیں۔

ان المساحی قرآن میں بیغبراسلام صلی اللّہ علیہ وسلم کو فاطب کرتے ہوئے ارشا د ہواہے کہ بیکتاب انسانوں کو تاریج سے نکال کر روشنی میں لانے کا پھی کام تمام پیغیروں کے سپرد موا تھا۔ تاہم پیغیر اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کسی کہ آپ صرف پیغام بہیا کو اس کے صال پر ندچھوڑ دیں بلکہ احتدام کرکے ان کی حالت کوعملاً بدل ڈالیس ۔ اس علی اقدام کو کا میاب بنانے کے لئے جو ضروری اسباب در کا دیتے ، وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جیافر مائے ۔ نیز بیضانت میں دے دی کہ دینوی اسباب کی ہر کی فرمشتوں کی خصوصی مردسے پودی کی جائے گی۔

یہ بات حدیث میں مختلف اندانسے بیان ہوئی ہے۔ ایک عدیث کے الفاظ یہ ہیں ؛ وان المساسی السندی سید محدودللہ تعدید اللہ تعالی کفرکو المساسی السندی سید محدودللہ تعدید کا بھند ورائی میں مثانے والاہوں جس کے ساتھ وہ مائی ہی تھے۔ مطائے گا) گویا ہین بارسیام جسلی اللہ علیہ وسلم صرف داعی ندیجے ۔ اسی کے ساتھ وہ مائی ہی تھے۔ وہ پیکار نے والے بھی۔ قرآن میں بہتایا گیا ہے کہ بیغ برجمود کرنے والے بھی۔ قرآن میں بہتایا گیا ہے کہ بیغ برجمود کا دیں ہے کہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کا مدد کا دیں ۔ ایسا اسس کے مدد کا دیں ۔ ایسا اسس کا فہود کان ہوئے۔ ایسا اسس کے مود کان ہوئے۔

شرك كى طرف

قرآن کے مطابق زبین پرانسانی نسس کا آغاز آدم سے ہوا۔ اللّہ تعالیٰ نے آدم کوبت دیا تھا کہ تہالا اور تہاری نسلوں کا دبین توحید ہوگا ، اسی میں تہاری دنیا کی مجلائی بھی ہے اور اسی بیں تہاری آخرت کی مجلائی بھی۔ ابتد ائی کچے دنوں تک لوگ می راستہ بہتا کم رہے۔ اس کے بعد لبگاڑ شروع ہوگیا۔ اب اللّٰہ تعالیٰ نے بیغیر بھینے کاسل بشروع کیا۔ دائبقوہ ۲۱۳)

حضرت میسے سے فالباً تین ہزادسال پہلے عراق میں نوح بن لائع پداہوئے - ان کو اللہ تعالی خضرت میں ہوئے ان کو اللہ تعالی نے بیغیر بن یا اور انھیں قوم کی اصلاح کا کام سپر دکیا - اس کے بعد سے لے کریے ابن مربع کس مسلسل بیغیر آتے رہے اور لوگوں کو مجھلتے رہے ، گر لوگ دو بارہ اصلاح قبول کرنے پر تنہا ر نہ ہوسے (المومنون مہم)

اس بگاڑ کاسبب لوگوں کی ظاہر بینی تقی - توحید کامطلب معبود غیب کوعظمت دیناا ور اس کی پرستش کرناہے - لوگ معبود غیب کواپنا فدانہ بناسے -اس کے انھوں نے معبود شہود کو اپنا فدا بنالیا - دنیا کا آغاز توحید برہوا تھا ، گربعد کے زمانہیں جو بگاڑ پیش آیا ، اس کانیتجہ یہ ہوا کہ دنیا کی تا دیخ شرک کے درخ پرچل پڑی -

توحیدسب سے بڑی بچائی ہے۔ انسان توحید پر قائم ہوتو اسس کے تمام معا طات درست دہتے ہیں ، وہ توحید کوچھوڑ دے تو اس کے تمام معا طات بجھ طبحاتے ہیں۔ توحید تمام انسانوں کے لئے ان کے عروج وزوال کا بیما نہ ہے۔

قرآن میں بت یا گیاہے کہ اللہ ہرچنر کا خال ہے اور وہی ہرچنر برناہبان ہے۔ آسا نول اوز مین کی بخیب ال ہے۔ آسا نول اوز مین کی بخیب السمے یاس ہیں۔ اور جن لوگوں نے اللہ کی نشنا بنول کا انکارکیا وہی گھا ہے یں رہنے والے ہیں۔ کہو کہ اے نا دانو ، کیا تم مجھے ہو کہ میں غیراللہ کی عبادت کروں۔ اور تمہادی طوف اور تم ہے بالو والوں کی طوف وحی بھی جا جی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تہا را عمل ضائع ہوجائے گا۔ اور تم گھائے ہیں رہوگے۔ بکا صوف اللہ کی عبادت کرو۔ اور دست کرنے والوں میں سے بنو۔ اور لوگوں نے اللہ کی تندر دندی جیباکہ اسس کی فدر کرنے کا حق ہے۔ اور زمین سے ری اس کی شھی ہیں ہوگی قیامت

کے دن اور تمام آسمان پیٹے ہوں گے اس کے دائیں ہاتھ ہیں۔ وہ پاک وربر نرہے اس شرک سے دیا وگر کرتے ہیں۔ (الزمر ۱۲ – ۷۷)

توحیدسے انحراف کااصل نقصان وہ ہے جو آخرت پیں ساسنے آنے والا ہے۔ تاہم توحید جو نکہ کائنات کی اصل حقیقت ہے، اس لئے توحید سے ہٹنا حقیقت و اتعہ سے ہٹنا بن جا تاہے۔ اور جولوگ حقیقت واقعہ سے ہٹنا بن جا گراکر رہ جاتی حقیقت واقعہ سے ہٹ جا گراکر رہ جاتی ہے۔ ہور کہ دنیا ہیں بھی بگراکر رہ جاتی ہے۔ ہیں وہ بات ہے جسس کی طوف ندکورہ بالا آیت ہیں اسٹ ارہ کیا گیا ہے۔

اس کا بنیادی سبب بہ کہ ایک خدا کاشعورا کری کی نظرت میں پیوست ہے۔ آدمی خوداپنے فطری تقاضے کے تقت مجبور ہے کہ وہ خدا کو ملنے اور اس کے آگے جمک جائے۔ آدمی ایک خدا کو ماننے سے انکاد کرسکتا ہے، گریہ اس کے بسس سے با ہر ہے کہ وہ اپنی نظرت کا انکاد کردے۔ نیتجہ یہ ہے کہ لوگ خالت کو نہ مانیں ، انھیں اس کی یہ قیمت دینی پڑتی ہے کہ وہ مخلوت کو ماننے پر مجبور ہوتے ہیں۔ وہ فیر حقیقی طور برصرف ایک خالق کو وینا چاہئے۔

اس دنیا کا خال اور مالک خدا ہے۔ تمام تقیقی عظیت صرف اس کو ماصل ہیں۔ انمان جب خدا
کواپناعظیم بنا تاہے تو وہ اس ہتی کوعظیم بنا تاہے جو فی الواقع عظمت وکبریائی کاستی ہے۔ خدا
کوعظیم بنانے کی صورت ہیں آ دمی حقیقت و اقعہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ ایسی صورت ہیں اسس کی زندگی ہی
زندگی ہوتی ہے۔ وہ ہر قسم کے تضا دسے خالی ہوتی ہے۔ اس کی سوچ اور اسس کاعمل دونوں ضیح
در میان کہیں کو فی طرح دعالم حقائق سے پوری طرح ہم آ ہنگ ہوجا تا ہے۔ اس کے اور عالم حقائق سے کے درمیان کہیں کو فی طرح ہم آ ہنگ ہوجا تا ہے۔ اس کے اور عالم حقائق

اس کے برعکس اَ دمی جب ایساکر تاہے کہ وہ غیر خداکو برط آبھ لیتاہے۔ وہ خدا کے سواکسی
ا ورکو برط افی کا وہ درجردینے گئاہے جو صرف ایک خدا کے لئے خاص ہے تو اسس کا نیتجہ یہ ہوتا ہے کہ
اس کا پورا دویہ غیر حقیقی دویہ بن جا تاہے۔ وہ ایسی ہے جوٹر چیز بن جا تاہے جوعالم حقائق سے مطابقت
د کر رہی ہو۔ اسس کی پوری زندگی حقیقت لیٹ ندی کے بجائے تو ہم پرستی کے داستہ پر چیل پڑتی ہے۔
اس معالمہ کی وضاحت کے ایک شال لیم نے۔ عیسائی حضرات نے عقیدہ تثلیث کے تت
مسے ابن مریم کو خدا فرض کر لیا۔ حضرت میسے باعتبار و اقعدا بن مریم تے۔ گرعیسائی حضرات نے علورک

انھیں ابن اللّہ کا درجب دے دیا۔ انھول نے حضرت میسے کو وہ عنمن دے دی جوعظت صرف خدائے واحد کے لئے ہے جو سے سمیت تمام انسانوں کا خالق ہے۔

اس کے نتیجہ میں وہ عظیم تضا دکا شکار ہوگئے۔ انھیں تضا دات میں سے ایک تضادوہ ہے جونظا شمسی کے بارہ میں ان کے متکلما نہ نظریات سے پیدا ہوا۔

یونان یں ت دیم عالم فلکیات بطایموس (Ptolemy) پیدا ہوا۔ اس نے سکندر کے زمانہ میں تحقیقات کیں۔ اس نے ایک ضیغم کتاب لا تینی زبان ہیں تھی۔ اسس ہیں اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین محمہری ہوئی ہے اور سورج ، چاند اور سیارے اس کے گردگھوم رہے ہیں۔ اسس کا ذما نہ بہلی صدی میں اور دوسری صدی کے درمیان (۱۲۸۔ ۹) ہے۔ مسی حضرات کی سربہتی کی وجب یہ نظر میسلسل فرمنوں پرھی ایا دہا۔ بہاں تک کے سولھویں صدی میں کو پرنمکس نے اس کو آخری طور نیرستی میں ا

مسیحی حضرات کے بہاں ندہب کا بنی دی عقیدہ کفارہ کا عقیدہ ہے جس کے ذریعہ خلا نے ساری انسانیت کی نبات کا انتظام کیا۔ نبات کا واقعہ ایک ایسامرکزی واقعہ (Central event) ہے جس کا تعلق منصر خان انتظام کیا۔ نبات کا کہ کرزی واقعہ ہے جس کا تعلق منصر خان ان انی نسول سے بلکہ ہاری کا گنات کا بیمرکزی واقعہ (حضرت مسے کا گئت ہوں کا کفارہ بننے کے لئے مصلوب ہونا) چو نکہ زبین پر پہنی آیا اس لئے مسیمی علم کلام کے مطابق ، زبین ساری کا گنات کا اہم ترین مقام اور اس کا مرکزی نقطہ قرار پائی مسیمی علم کلام کے مطابق ، زبین ساری کا رئین مرکزی (Geocentric) نظریہ کی زبر دست تائید اس بنا پر سے عضدہ جیسی حیثیت دے دی۔

المسیحی حضرات ہراس کو شش کے مخالف بنے رہے جوسورج مرکزی (Galileo) مسیحی حضرات ہراس کو شش کے مخالف بنے رہے جوسورج مرکزی (Galileo) نظریہ کی طوف لیے جانے والا ہو۔ یہال نک کہ کو پرنیکس (Copernicus) اور گلیایو (Kepler) کی تحقیقات نے اس کو آخری طور پر باطل نابت کر دیا (Kepler) کی تحقیقات نے اس کو آخری طور پر باطل نابت کردیا رہا ہوا) کا مقالہ نگار محمد اللہ مجانی کی سے مطابق ، نجات کی اسکیم ایک کا نماتی واقعہ تھا۔ مسیح کا عمل نجات کا نماتی معنومیت رکھتا تھا۔ اس کا تعلق انسان سے لیکر اسکیم ایک کا نماتی واقعہ تھا۔ میں حاملیات سے معلوم ہوا کہ زمین کا نمات کے وقعہ سمندریں ایک

چھوٹے سنگریزے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی ۔ اس حقیقت کی بنا پر ،خودمیرے کی معنویت بھی سی حد کک کم ہوگئی ۔ اور نجات کا خدائی عمل ایک ناقابل لحاظ کر ہ پرمض ایک چھوٹا ہے واقع بن کررہ گیہ :

In view of this fact, the meaning of Christ itself lost some of its impact, and the divine act of salvation appeared merely as a tiny episode within the history of an insignificant little star (4/522).

اس دنیا کا خالق، مالک، مدبر،سب کچه صرف ایک خدا ہے۔ ہرتسم کی بڑائی اور اختیار تنہب اس کو حاصل ہیں جہت پخراس اس کو حاصل ہیں جہت پخراس اس کو حاصل ہیں جہت پخراس دنیا میں جب جب کسی اور کو کسی مج کا مقام دینے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایسا نظر سریہ پوری کا کنات سے محر اجا تا ہے ، وہ ہم گیر کا کنات میں کہیں اپنی جگر نہیں پاتا۔

2 کا کنات سے محر اجا تا ہے ، وہ ہم گیر کا گنات میں کہیں اپنی جگر نہیں باتا۔

3 کی وجہ ہے کہ شرک کا نظریہ انسانی ترتی کی راہ میں رکا وٹ بن جاتا ہے ، اور توحید کا سبی وجہ ہے کہ شرک کا نظریہ انسانی ترتی کی راہ میں رکا وٹ بن جاتا ہے ، اور توحید کا سبی وجہ ہے کہ شرک کا نظریہ انسانی ترتی کی راہ میں دکا وٹ بن جاتا ہے ، اور توحید کا

یهی وجہ ہے کہ نشرک کا نظر بہ انسانی نرتی کی را ہ بیں رکا وٹ بن جا تاہے ،اور توحید کا نظر بہانسان کے لیۓ ہزنسم کی ترقیوں کا در وازہ کھولنے والاہے۔

اسلام كانظريه

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام پنیبروں کی دعوت صرف ایک تھی۔ انفوں نے ہردور کے انسانوں سے یہ کہاکہ اللہ کی عباوت کرو ، اس کے سواتمہا راکوئی اللہ نہیں (اعبد والله مالکہ من الله غیر 8)

"الله " سے مراد وہ بہتی ہے جو چران کن حدیک عظیم ہو۔ جس کے کمالات کو سوچ کر آدمی حیرت واستعجاب بیں غرق ہوجائے۔ اسی سے تقدس کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے۔ تقدس سے مراد کسی چیزی وہ پر اسرار صفت ہے جو اس کو نا قابل فہم اور نافت بل ادراک حدیک بلند اور بر تر بنا دیتی ہے۔" الله " وہ ہے جو مطلق طور پر مقدس ہو، جس کے آگے آدمی اپنی پوری بستی کے ساتھ جھک جائے۔ جو ہرت ہے تصرف اور تغلب سے ما ورا ہو۔

اسمعنی میں صرف ایک النله ہی الله ہے۔ اس سے سوا ندکوئی الله ہے اور مذکسی بھی درجہیں اس سے سوا ندکوئی الله ہے اور مذکسی بھی درجہیں اس کے ساتھ الو بہبت میں سفریک ہے ۔۔۔۔ حقیقی اللہ کو اللہ ما ننا تمام برائیول کا سرچشمہ۔

تمام خسرا بیوں کی جنز

غیر فقدس کومقدس ما نناتمام برا نیول کی جرائے۔ یہی وہ چیز ہے جس کو دینی اصطلاح میں تنمرک کہا جاتا ہے۔ تنمرک کو قرآن میں ظلم عظیم (لقمان ۱۳) کہا گیا ہے۔ ظل کے اسل منی بیس جبر کواہی جگہ رکھنا جواس کی جگہ نہ ہو روض مدانشی فی غیرہ وضعہ اللہ کا سام منی بی غیرہ وضعہ ا المختصب ہے : نفرک سب سے بڑا ظلم اس کئے ہے کہ وہ اس نوعیت کا سب سے زیادہ سکین فعل ہے ۔ وہ ایسی چیزوں کو مقدس اور معبود قرار دیتا ہے جو حقیقہ مقدس اور معبود نہیں ہیں ۔ وہ غیر فدا کو وہ مقام دیا ہے جو صرف ایک خدا کے لئے مخصوص ہے ۔

اس ظالمانه فعل کاسب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی کامرج پرستش بدل جا تاہے۔ وہ ایسی ہستیوں کو پوجنے نگاہے جواسس کی اہل نہیں کہ انھیں پوجب جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کائنات میں اس واحد بہارے سے محروم ہوجا ناہے جس کے سوا آدمی کے لئے کوئی سہارا نہیں۔ وہ اپنے آپ کواس کا تق بنالیتا ہے کہ اس کور بانی رحمتوں میں سے کوئی محسلے، اور جوشخص ربانی وجوں سے محروم ہوجائے وہ ابدی طور پر محروم ہوگیا۔ کیول کے کسی اور کے پاس یہ طاقت ہی نہیں کہ وہ کسی خص کور متن اور عنایت دے سے۔

یرنقصان وه هے جوجیات ابدی کے اعتبار سے ہے۔ گرموجودہ دنیا کی حیات عارض کے اغنبار سے بھی اسس میں نقصان اورخب رہ کے سواا و رکھ نہیں وست یم زمانہ میں انسان نے بہت سی غیر مقدسس چنرول کو مقدسس مان لیا تھا ، اس کے نتیجہ میں و مسلس نقصان اورخسار ہ سے دوچار ہوتارہا۔

اسمشرکا ننظریه کخت اوربهت سے عقیدے بن گئے۔ یہاں کک ادہم وخررافات کا ایک پوراسل اوربہت سے عقیدے بن گئے۔ یہاں کک ادہم وخررافات کا ایک پوراسل اور تاکا اُتشیں کوڑا ہے۔ جب ندیا سورج گران پڑ انوفوض کرلیا گیا کہ دیوتا پر کوئی مصیدت کا وقت آبا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ۔

تفدس کا پہشرکا نہ عقیدہ ندہی پیشوا کوں کے لئے نہایت مفید بھا۔ انھول نے اسس کو پورا نظر بیسب اٹوالا اور خداا ور انسان کے درمیان واسط بن کر لوگوں کو خوب لوٹنے لگے۔ انھول نے لوگوں کے اندر سے ذہن بیداکیا کہ مذہبی پیشوا وَل کونوسٹس کرنا با لواسط طور ریر خداکو خوسٹس کرنا ہے۔

اس کاسب سے بڑاف ئدہ بادر شاہوں کو بلا۔ انفول نے عوام کے اس ذہن کو استعمال کرتے ہوئے خدائی بادر شاہ میں ماج یں سب سے کرتے ہوئے خدائی بادر شاہ کے اس کرتے ہوئے در فاقت اور دولت ہوتی ہے۔ وہ مختلف اعتبارے عام لوگول سے مت زبوتا ہے۔ اس انتیاز

سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بادست ہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ عام ان نوں سے برتر ہیں۔ وہ زین پر ضد اکن اُئدہ ہیں۔ کسی نے صرف اتنا کہا کہ وہ ضداا ورسٹ دوں کے درمیان بیچ کا واسطہ ہے۔
کسی نے آگے بڑھ کر بیلین دلایا کہ وہ خدا کاجسمانی ظہورہ۔ وہ فوق الطبیعی طاقتوں کا مالک ہے۔
اس بنا پرنست دیم زبانے بادشاہ اپنی رعایا پہطلق اختیار کے حامل بن گئے۔

انسائیکلوپڈیا برطانیکارم ۱۹۸) کے مقالہ نگار نے مقدس بادٹنا ہت (Sacred kingship) کے مقالہ نگار نے مقدس بادٹنا ہت کت کلی ہے کہ ایک وقت میں جبکہ ذریب کل طور بر فرد کی پوری زندگی نیزا جماع کی زندگی سے پوری طرح و الب تہ تھا۔ اور حب کہ باد شاہت معتلف درجہ میں ندہبی طاقتوں یا ندہبی ا داروں سے والبتہ مقی ،اسس وقت کوئی بھی بادشا ہت دنیا ہیں ایسی نہی جکسی بہلوسے مقدس نہجی جائے:

At one time, when religion was totally connected with the whole existence of the individual as well as that of the community and when kingdoms were in varying degrees connected with religious powers or religious institutions, there could be no kingdom that was not in some sense sacred (16/118).

لارڈ ایکٹی (۱۹۰۲–۱۸۳۷) نے کہا ہے کہ اقت را ربگالی اسلام اقتدار بالکل ہی بگالہ اللہ اقتدار بالکل ہی بگالہ اللہ ا دبیت ہے:

Power corrupts and absolute power corrupts absolutely.

قدیم شرک نے جب حکم انوں کو مقدس حیثیت دی تواس نے بیک وقت دوسف دیرہ ائیاں ساج میں پیداکر دیں۔ اس نے اقتدار کی برائی کو اس کے آخری مکن درج تک بہنچا دیا۔ اس کے ماتھ یہ کہ اب عوام کے لئے حسکراں کو بدنا مکن نہ تھا۔ کیوں کہ جو حکمراں خدا کا نائب یا خدا کی جسے ہو کلی خود خدا ہواس کے تعلق عوام یسوچ ہی نہیں گئے تھے کہ اس کو مقام انسس کے تعلق عوام یسوچ ہی نہیں گئے تھے کہ اس کو مقام انسس سے تاکی ۔ اور اس کے بڑھے ہوئے مظام سے نجانت ما صل کریں۔

یرسیاسی برائی حب کوفرانسیسی مورخ بسندی پرین نے مطلق شهنشا بیت (Empirical absolutism) کہاہے ، تمام ترتیوں کی راہ بین متقل رکا وسطبن کئی اسلام نے جب قدیم شهنشا بینوں کو نوڑا ۔ اس کے بعد ہی بیمکن ہواکہ انسان کے اوپر ہرسسم کی ترقیوں کا در وازہ کھلے۔ اس سلسلہ بیں ہنری پرین کی کست ابول کامطالعہ بہت مفید ہے۔

ہنری پرین کے نظر ہے کا خسل صدیہ ہے کہ تریم رومی سلطنت جو بحرت دم سے دونوں طرف چھائی ہوئی تھی ، وہ رائے گئی آزادی کوختم کرکے ان ٹی ترقی کا درواز ہ ہند کئے ہوئے تھی ۔ اس طلق نوعیت کی شہنشا نیت کو توڑے بغیران نی ذہن کو آزادی نہیں باکستی تھی ۔ اوران انی ذہن کو حب شک آزادانہ ماحول میں علی کرنے کا موقع نہ لیے ، ان نی ترقی کا عن زجی نہیں ہوری ا۔

را تم الحروف اس فهرست بین ایرانی شهنشا بیت کومهی ست بل کرتا ہے ۔ یہ دونوں شہنشا ہتین فدیم دنیا کے بیشتر آبا دحصہ پر فابض نفیں ۔ اور ریاست کے محدود سٹ ہی فکرے آزاد ہوکر سوچنے کے حق کو کل طور پرسلب کئے ہوئے نفیس ۔ یہی وصب کہ طوبل زیانہ اقت دار کے با وجود ، ایرانی یا رومی شہنشا ہمیت کے عسل قدیں سائنس طرز فکر کا حقیقی آغاز نہ ہوسکا۔

رسول اورانسحاب رسول نے جیرت ناک صدیک کمنون بہب کران شہنٹا ،میتوں کوختم کیا ،اور اس طرح اُزادی ف کرکی راہ ہموار کرے انسان کے لئے وسیع ترتی کا دروازہ کھول دیا۔

تخفيق كى آزادى

بیرون کاراؤی واکس (Baron Carra de Vaux) کی شبهورکتاب اسلام کاورتنر
(The Legacy of Islam) ۱۹۳۱ (The Legacy of Islam)
کااعتراف کرتا ہے۔ گراسس کے نز دیک ان کی حیثیت اس کے سواکچھ ذتھی کہ وہ او نا بنوں کے شاگر د
(Pupils of the Greeks) تھے۔ برٹر سنڈر سل نے اپنی کتا بہ سٹری آف ولیسٹرن فلانی میں
عربوں کو صرف ناقل (Transmitter) کا ورثب دیا ہے۔ جنموں نے ایز نان کے علوم کو لے کراسے بدر یعیر تراجم یورپ کی طرف منتقل کر دیا۔

گرطی اور تاریخی اعتبارسے یہ ہات درست نہیں۔ یوسی کے عربوں نے یو نانی علوم کو پڑھ اور ان سے فائدہ اطھایا۔ گراسس کے بعد جو جنیر انفول نے یورپ کی طرف منتقل کیا وہ اس سے بہت نریا وہ تقی جو انھیں یو نان سے منتقی ۔ حقیقت یہ کہ یونان کے پاس وہ چنیر موجود ہی نرتی جوعر بوں کے ذریعہ بورپ کو بنجی اور جو یورپ میں نے قان یہ پیدا کرنے کا سبب بنی۔ اگر فی الواقع یونان کے پاس وہ چیزموجود ہوتی تو وہ بہت پہلے یورپ کو ملی ہوتی۔ ایسی صالت یں یورپ کو اپنی حیات نوے لئے ایک ہزارسال کا انتظار مذکر نا پڑتا۔

یدایک معلوم حقیقت بے کہ قاری این نے جو کچھ ترقی کی تھی، وہ آرٹ اور فلسفہ بی کتھی۔ سائنس کے میں دور استثناء کے میں ان کی ترقی اتنی کم ہے کہ وہ کسی شمار میں نہیں آتی۔ اس معالم میں واصر قابل ذکر استثناء ارشم پرسس (Archimedes) کا ہے جس کو ۲۱۲ ق میں ایک رومی سببا ہی نے عین اس وقت قتل کر دیا جب کہ وہ شہر کے باہر ربیت پر جیومیطری کے سوالات صل کر رہا نفا۔

J.M. Roberts, History of the World, p. 238

حقیق یہ ہے کہ سائنسی غور وسنے اور سائنسی ترقی کے لئے ذہنی آ زادی کاماحول انہائی ضرور ہی ہوجود نہ تھا۔ ستے الحکواس ضرور ہی ہو اللی بھی موجود نہ تھا۔ ستے الحکواس جرم میں زہر کا بینا پڑا کہ وہ ایتنصر کے نوجو انوں یں آڑا دان غور وسٹ کہ کامزاج بنار ہا ہے۔ پلوطارک کے بیان کے مطابق ، ایپارٹا کے لوگ صرف علی ضرور توں کے لئے نکھنا اور پڑھنا کے تھے۔

ان کے پہاں دوسری تمام کست بوں اور اہل علم پر پابندی تھی ہوئی تھی۔ انتخفزیس اُرٹ اور فلسفہ کو ترقی ماصل ہوئی۔ گئے ، قیدخانہ میں ڈال دیئے گئے ، ماصل ہوئی ۔ گربہت سے اُرٹسٹ اور فلسفی حب لا وطن کر دیئے گئے ، قیدر نفائڈس ، فریاس ، مقاط پھانسی پرچرچ ھا دیئے گئے ، یا وہ خوف سے بھاگ گئے ۔ ان میں اسکائی نس ، ایور بیفائڈس ، فریاس ، مقاط اور ارسطو جیسے لوگ بھی شامل تھے ۔

الیکان س (Aeschylas) کا قتل جس بنیا دید کیاگیا وه مزید اسس بات کا ثبوت ہے کہ قدیم
یونان بیس سنسس ترقی کا مول موجود نہ تھا۔ اس کو اس لیے قتل کیاگیا کہ اسس نے الیوسی نین دازوں
یونان بیس سنسس ترقی کا مول موجود نہ تھا۔ اس کو اس لیے قتل کیاگیا کہ اسس نے الیوسی نین دازوں
(Eleusinian Mysteries) کو ظل ہم کر دیا تھا۔ یہ "راز" ان بے شار پر جو بہا نیول میں
سے ہے جن کا کوئی وجو دنہیں۔ مگروہ یونانی ف کر دنیال کا لازی حصہ بنے ہوئے تھے (EB-3/1084)
جدید سائنس وورسے بہلے سائنس کے معالمیں یو رہ کا کہا جال تھا، اس کی ایک بنتال پو بہالوئٹر
جدید سائنس وورسے بہلے سائنس کے معالمیں یو رہ کا کہا جال تھا، اس کی ایک بنتال پو بہالوئٹر
وانس میں بیدا ہوا، اور سا ۱۰۰۱ء میں اسس کی وفات ہوئی۔ وہ یونانی اور لا تبنی دونوں نہا بنیں
بخوبی جان تی تھا اور نہایت قابل آدی تھا۔

اس نے اسپین کاسفرکیا وروہاں پارسلونہ (Barcelona) میں تین سال تک رہا۔
اس نے عرب کی اوران سے بہت متا ترہوا۔ وہ اسپین سے والبس ہوا تواس کے ساتھ کی عرب کتابوں کے ترج نے ۔ وہ ایک اسطرلاب بھی اسپین سے لایا تھا۔ اس نے عربوں کے علوم منطق ، ریانسی اور فلکیا ت وغیرہ کی تعمیل نظروع کی۔ مگراس کو بخت می الفت کا سماکر نا پڑا۔ کچر مسیح حضرات نے کہا کہ یہ اسپین سے جا دوس کے کراگیا ہوگیا مسلط ہوگیا مسیح حضرات نے کہا کہ یہ اسپین سے جا دوس کے کراگیا کہ اس پر شیطان مسلط ہوگیا ہوگیا۔ وہ اس قسم کے سخت حالات میں رہا ، یہاں تک کہ ۱۲مئی ۱۰۰ وکوروم میں اسس کا انتقال ہوگیا۔ (EB-17/899)

اسلام سے پہلے پوری علوم تاریخ نہ علمی آزادی کا وجود فرتھا۔ یہی و صب کے دست دیم زیانہ میں سائنسی غورونسے کے بعض انفرادی و اقع سے آگے نہ سائنسی غورونسے کے بعض انفرادی و اقع سے آگے نہ برطوس سکا۔ فرہنی آزادی نہ ملنے کی وجہ سے ایسی ہرسوچ پیمیدا ہو کرختم ہوتی رہی ۔

اسلام نے پہلی ہاریہ انقسلابی تبدیلی کی کدند ہی علم اورطبیعیاتی علم کوایک دوسے الگ ردیا۔

ند ببی علم کاما خذخد انی الهام قرار پایاجس کامتند اید کیشن بهارے پاس قرآن کی صورت میں مفوظ بے ۔ گرطبیعیاتی علوم میں پوری آزادی دے دی گئی کہ آدی ان میں آزادان طور پر ادر آزادان طور پر نتائج کے سے۔ نتائج کے سے۔ نتائج کے سے۔

میخمنظم دجلدم ، میں ایک باب کاعنوان ان الفاظیمی مت انم کیا گیاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علم بیر وسلم نے جو کچھ شری طور پر کہا ہواسس کا ما نتا لازم ہے۔ گمر معیشت دنیا کے بارے بیں آپ کا قول اس سے ستشی ہے:

باب وجوب امستنال ماقاله شرعاً دون ماذكره صلى الله عليه وسلم مسايش الدنياعيل السراكى-

اس باب کے تت امام ہے نے یہ روایت نقل کی ہے کہ وکئی بن طحد اپنے باپ سے نقل کرتے ، بین کہیں ربول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے لوگوں پرگزراج کجورے درخت پرچوھ ہوئے تھے۔ آپ نے بچھاکہ یہ لوگ کیا کررہے ہیں ۔ لوگوں نے بہت یا کہ وہ تلقع (Polination) کاعل کر رہے ہیں۔ یعنی فذکر کومونٹ پر ماررہے ہیں تواسس سے وہ زر خیز ہوتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر بایا۔ بیں گمان نہیں کرتا کہ اس سے کچھ نٹ تدہ ہوگا۔ بیبات لوگوں کو سبت ان گئی تو انھوں نے تعقیم کاعل چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے کہا: اگر اس سے ان کو نفع ہوتا ہوتو وہ ایس کریں۔ کیوں کہ بین نے صرف ایک گمان کہ بیروی اللہ علیہ کوئی بات کہوں تواسس کو اختیار کہ لوے کیوں کہ بیں اللہ عزوج س کے نہروی میں میں جورے نہیں کہا۔

اورحفرت عالنے اورحضرت نابت اورحضرت انسے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ وہ صلی اللہ علیہ وسلے اللہ کروہ کے پاس سے گزرے جو تلفیخ کاعمل کررہے تھے۔ آپ نے فرایا اگر وہ ایس نے قربایا اگر وہ ایس نے توزیا دہ بہتر تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد کھور کی بیدا و اربہت کم ہوئی ۔ آپ دوبارہ ان کے پاکس سے گزرے اور پوچھا کہ تمہارے کھوروں کا کیسا ہوا۔ انھول نے پورا قصہ بتا یا۔ آپ نے فرایا۔ تم این طریقے کے مطابق کرو، کیونکہ تم اپنی دنیا کے بارسے ہیں نہ با دہ جانتے ہو۔ (دستم اعسام باہسرد نسیا کم)

اس حدیث کے مطابق ۱۰سلام میں دینی بحث کوسائنسی تقیق (Scientific research)
سے الگ کر دیا گیا ہے۔ دبنی بحث میں الہامی ہدایت کی کامل پا بہندی کرنی ہے۔ گرب کنسی تحقیق کو انسانی تجربہ کی بنیا دیر چلانا ہے۔ بیعلم کی تاریخ میں بلاٹ بہتا تھیم انشان انقلاب ہے۔ ایک فتباس

یرسی ہے کہ دت بیم زمانہ میں مختلف مکول میں بعض شخصیتیں پدیرا ہو مکیں حجوں نے انفراد می طور پر کچھ سائنسی کارنامے انجام دیئے۔ گر ماحول کی عسرم موافقت کی وجہ سے ان کو بنراپنے وطن میں زیادہ مفعولیت حاصل ہموئی اور بنداپنے وطن کے باہر۔

ميوسيوليبال في ابني كتاب "تدن عرب" ين لكها مير كرقديم زماندين بهبت مي قومول في افتدار حاصل كيا - ايران ، يونان اور روم في مختلف زمانول بين مشرقي مكول پر حكومت كى - مگران ملكول بران كاته فيري اثر بهبت كم بيرا - ان قومول بين وه ندايبا ند بهب بهبيلا كے ، نداين زبان اور بندا بين علوم اور صنعت كوفروغ دے سے - مصر بطابيموسيول اور روميول كے زماندين نمون اپني ندم بهب يرقام كرا ، بلكنو دفاتين فيرن في مفتوح قومول كا ندم بهب اور طرز تعياضيا دكرايا - چاني ان دونول خاندان دونول خاندان دونول خاندان دونول خاندانوں في مورود خاندي وه و فراعند كي طرزى تقييل.

یکن جومقصد لونانی، ایرانی اور روی مصری صاصل ندکه سے ، اس مقصد کو سربوں نے بہت جلد اور بغیر کے عاصل کریا۔ مصرب کے لئے سی غیر توم کے خیالات کا قبول کریا بہت دفتوا رمقا، اس نے ایک صدی کے اندر اپنے سات ہزار سالہ برانے تدن کو چھوڈ کو ایک نیا ندب اور نئی نربان اختیار کرلی عربول نے بہی انز افریقہ کے ملکول اور شام اور ایران وغیرہ پر بھی دوالا۔ ان سب بین تیزی کے ساتھ اسلام بھیل گیا۔ حق کہ جن ملکول سے مرب صرف گرر گئے، جہال دیسی ان کی حکومت قالم نہیں ہوئی، جہال وہ صرف تا جرکی حیثیت سے آئے تھے، وہال بھی اسلام بھیل گیا۔ حق کی حیثیت سے آئے تھے، وہال بھی اسلام بھیل گیا۔ میں بوئی، جہال وہ صرف تا جرکی حیثیت سے آئے تھے، وہال بھی اسلام بھیل گیا۔ میں بھیل گیا۔ میں بوئی، جہال وہ صرف تا جرکی حیثیت سے آئے تھے، وہال بھی اسلام بھیل گیا۔ میں بوئی، جہال وہ صرف تا جرکی حیثیت سے آئے تھے، وہال بھی اسلام بھیل گیا۔ میں وغیرہ۔

تاریخ عالم بین مفتوع قومول پرکسی فانح قوم کے انران کی الیسی مثال نہیں ملتی ۔ ان تسام تومول نے مالم بین مفتوع تومول کریا۔ بلکہ تومول نے جن کاعر اول سے صرف جین دون کا واسطر پڑا ، انھول نے بھی ان کا تدرن قبول کریا۔ بلکہ بعض فانح قوموں تک ، مثلاً ترک اور مغل ، نے مسلمانوں کو مفتوح کرنے کے بعد مذھرف ان کا مذہب

ا ورتمدن اختیا رکرلیا ، بلااس کے بہت بڑے حامی بن گئے۔ آج بھی جب کہ صدیوں سے عربی تمدن کی روح مردہ ہو پی کی ہے ا کی روح مردہ ہو پی کی ہے ، بحراثلا نگل سے لے کر دریائے سندھ تک ،اور بجر متوسط سے لے کر افریقہ کے ریگتان تک ،ایک مذہر ب اور ایک زبان رائج ہے۔ اور وہ پیغبراس مام کا مذہب اور ان کی زبان ہے " (تمدن عرب)

موسیولیبال نے مزید لکھا ہے کہ مغربی ملکوں پر بھی عربوں کا اتن ہی اثر ہو اجتناا ثر مشرقی ملکوں پر ہو اختاا ثر مشرق میں عربوں کا مشرق میں عربوں کا ملکوں پر ہو انتقا۔ اس کی بدولت مغرب نے تہذیب یکی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ مشرق میں عربوں کا اثر ان سکے ند مہب، نربان ، علوم وفنون اور صنعت وحرفت ہر چنر پر پڑا۔ اور مغرب میں یہ ہوا کہ ان کے ند مہب پر نریا دہ اثر نہیں پڑا اے صنعت وحرفت پر نسباً کم اور علوم وفنون پر بہب نریا دہ اثر پڑا۔

عربوں کے ذریعہ ندہبِ توصیداوراس کے زیرا ٹربیدا ہونے والی تہذیب ہرطرف میبلی۔ اس نے قدیم آباد دنیا کے بیشتر حصد کو مناثر کیا۔اس طرح وہ احول اور وہ نضا تیا رہو کی جس پیلی تحقیق اور مظاہر فطرت کی تسخیر کا کام آزاد انہ طور پر ہوسکے۔

حپاردور

قرآن بن تقریباً ایک درجن مقابات پریدبات کمی گئی ہے کہ اسلام کی صورت میں جو دین بھی گیا ہے وہ انسانوں کے لئے ہدایت بھی ہے اور دحمت بھی (ھدی و رحد نے ، الد نعام یہ ۱۵) بدایت سے مرا داس کا ند ہی بہا ہوہ ہا ور دعمت سے مراد ، ایک اعتبار سے اس کا دنیوی پہلو۔ اسلام کے ذریعہ ایک طرف یہ ہواکہ انسان کوسچا اور بے آمیز دین ملا ۔ انسان اور اس کا دنیوی پہلو۔ اسلام کے ذریعہ ایک طرف یہ ہواکہ انسان کوسچا اور بے آمیز دین ملا ۔ انسان اور اس کے رب کے درمیان تعلق مت الم کرنے کے لئے جومصنوعی رکا وٹیں حائل تھیں ، وہ سب ہمیشہ کے لئے خومصنوعی رکا وٹیں حائل تھیں ، وہ سب ہمیشہ کے لئے ختم کر دی گئیں۔ قرآن وسنت کی صورت میں رہنا ئی کا ایک ابدی مینا رکھ واکر دیا گیا جس سے ہردور کا ویس واسن کی حال دی روشنی حاصل کرتا دیے۔

اسی کے ساتھ دوسری ، نسبتاً نانوی درجہ کی بات ، یہ ہونا کہ اسسلام کے ذریعہ ایک ایسا انقلاب برپا ہواجس نے انسانی تاریخ کوبایک انقلاب برپا ہواجس نے انسانی تاریخ کوبایک اسلامی انقلاب کا ہی دوسرا پہلو ہے کے دور سے نکال کر روسٹنی کے دور بیں داخل کر دیا۔ اسلامی انقلاب کا ہی دوسرا پہلو ہے جس کا اعتراف مشہور مغربی مورخ ہمنری پرین (Henri Pirenne) نے ان الفاظیں کیا ہے ۔۔۔ اسلام نے کرہ ادض کی صورت بدل دی ، تا دیخ کا روایتی ڈھانچ اکھاڑ کر کھینیک دیا گیا۔ :

Islam changed the face of the globe. The traditional order of history was overthrown (p. 46).

وه چیز حس کو حدید ترقی یافت دور کها جاتا ہے ۔۔۔ سائنس اور صنعت کا دور،
از ادی اور مما وات کا دور، وغیره، وه تمام تراسلامی انقلاب کے اس بہلو کا نیتجہ ہے جس کو
قرآن میں" رحمت "کہاگیا ہے۔ یہ دور دوسرے تمام کا کناتی واقعات کی طرح، تدریجی طربر برطہور میں
آیا اور تقریب ایک ہزادسال میں اپنی انتہا کو پہنچا۔

اس تدریجی عمس کواگر دوروں اور مرحلوں میں تقسیم کیا جائے توبڑی تقسیم کے اعتبار سے اس کوچار مرحلوں میں تقسیم کیاجا سکتا ہے ۔ ان میں سے ابتدائی میں مرحلے اسلامی انقلاب کے براہ راست مرحلے کی جیثیت رکھتے ہیں اور چوبی مرحلہ بالواسطہ مرحلہ :

ا پیغبراسلام می النترعلیه وسلم کا زماند
 ۲ فلفاء راشدین کا زماند
 ۳ نفاه اور بنوعباس کا زماند
 ۱۹۲۱ – ۱۹۹۱ (اسپین تک)
 ۲ پیورپ کاجب دیدانقلاب جوسیسی جبنگول کے بعد نیزامیین کمسلم تهذیب کے زیرا تر پیندر صویل صدی عیسوی میں نشروع ہوا۔
 پیندر صویل صدی عیسوی میں نشروع ہوا۔
 حب دیدانسان

موجوده صدی کے آغاز تک متمدن دیایی عام طور پریمجها جا تا تھاکتر تی کاراز سادہ طور پریہ جہا جا تا تھاکتر تی کاراز سادہ طور پریہ بے کہ انسانی مسلطہ کوروایت (Tradition) سے جدرت (Modernity) سے جدرت (سرائی کے کہ انسان کو مسلسل بہنچ کرانسان دوبارہ الوسی کا مشکل سے ۔ اس کو مسلسل مور ہے کہ انسان کی حقیقی ترقی کے لئے اس سے زیادہ گہری بنیا دور کارہے ۔ چنا پنچہ اب کثر ت سے ابیے مضایین چھپ رہے ہیں جن کاعوان ، مشلگ یہ ہوتا ہے :

Shallow are the roots

ا ب خود مغربی دنیایی بر بات مصنفین کے لئے ان کے سلم کاموضوع بن رہی ہے۔ ان میں سے ایک کتاب پروفنیسر کونولی کی ہے جو ۱۹۸۸ بیں جھیپ کرسامنے آئی ہے:

William E. Connolly, (Political Theory and Modernity, Black Well, London, 1988./

پروفیسرکونول کیتے ہیں کہ جدت پندی کا پور امنصوب، اپنی ظاہری کامپ ہوں کے باؤہود بہت زیادہ سٹل سے بھرا ہوا ہے۔ اس کاسبب یہ ہے کہ خدا کو ہٹانے کے بعد، آغاز کار ہیں تعقل، رائے عامہ، اضدا دّیاریخ کے ذریعہ اسس کی جگرگو پُرکرنے کی تمام کوششیں بے فائدہ ثابت ہوئی ہیں۔ ان ہیں سے ہرا کیکسی دکسی قسم کی الکاریت پرجا کرضتم ہوئی ہے:

The whole project of modernity, despite its stunning success, is highly problematic. This is because all attempts to fill the place which God was forced to vacate at the start of the project — with reason, with the general will, the dialectic of history — have been of no avail, and each has ended up in one kind of nihilism or another.

اسلام سے پہلے کا دور کشنرک کے غلبہ کا دور تھا۔ اس زمانہ بیں انسان کے ذہن پر شسر کانہ افکا رجھائے ہوئے تھے۔ معلوقات نے خالق کا مقسام حاصل کر ایب تھا۔ انسان بینمار خدا وں کا پرستار بنا ہوا تھا۔ اس کے نتیجہیں انسان کی پوری سوچ بجر ٹاکئ اور اسس سے اوپر تمام ترقیبوں کا در وازہ بند ہوگیا۔

اس کے بعدا سلم کاظہور ہوا۔ اسلام کا اصل نشانہ ہتھا کہ شرک کے غلبہ کوختم کرکے توحید کوغلبہ کا ہمنام دیاجائے۔ بیغبراسلام اور آپ کے اصحاب کی بے بہناہ تست رابنیوں کے نتیجہ میں شرک کا ہمیشہ کے نے خاتم ہوگیا اور توحید کو غلبہ کا مقام حاصل ہوگیا۔ یہ انقلاب اتنا دور رس مقاکہ تاریخ میں بہلی بارمضرک کا دور ختم ہوگیا اور اسس کے بجائے توحید کے دور کا آغاز ہوا۔ یہ دور توحید تقریباً ایک ہزار سال تک اپنی پوری قوت کے ساتھ جاری رہا۔ اس کے بعد جدید صنعتی تہذیب کاظہور ہوا۔ یہ تہذیب اولاً اسلامی انقلاب کے زیر الز، مغربی یورب میں بیدا ہوئی۔ اس کے بعد اس کے اندات سے دو انسان کی این آمیز شرب ہے۔ اور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ ور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ ور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ ور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ اور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ ور اس کا جو حصہ ہر ہے۔ دو اسلامی انقلاب کے اثرات کا تسل ہے۔

ترقی کی طرف سفر

حضرت بسے سے پہلے دنیا میں چار ترنی مرکزتھ۔ ایران ، چین، ہندستان ، یونان۔ عباسی خلیف المنصور سے ہور دانشورول کوجم خلیف المنصور سے ہور کا باد کیا۔ اس نے مخلف علاقوں کے علماء اور دانشورول کوجم کیا اور دوسری زبانوں سے ترجمہ کی حوس لما فزائی کی۔ ریاست کی سر رپ تی بس یہ کام شروع ہوگی۔

۱۹ میں خلیفہ المامون نے بغدا دہیں بیت الحکمت کی بنیا در کھی۔ اس بحس تھاس نے ایک رصدگاہ، ایک کتب خسانہ اور ایک دارالترجمہ قائم کیا۔ یہاں دوسری زبانوں سے عربی ترجموں کا کام است وسیع پیانہ پر شروع ہو اکھ جہ استی سال کے اندر ایونا نی کتابوں کا بیشتر ذخریہ میں عربوں کی تحویل میں آگیا۔

عباسی دورس کا غذر الیک گھر لیوسندت بن چکی تھی۔ چنانچہ کترت سے کتا ہیں کھی جانے لیگیں۔ دسویں صدی ہیں قرطبہ (اسپین) کے کتب خانہیں چار لا کھ سے زیادہ کتا ہیں موجود تھیں۔ اس ندگیں۔ دسویں عدر پ کا بیر حال تھا کہ کیتھولک ان کی کلو پیڈیا کے مطابق کینٹرری کا کتب خانہ تیر ہویں صدی میں اپنی ۱۸۰۰ کت اول کے ساتھ میسی کتب خانوں کی فہرست میں پہلے نمبر کی جیشت رکھا کھیں۔

جغرافیدی نویں صدی عیبوی کے نصف اول میں خوارزی اوراس کے ساتھیوں نے معلوم کیا تھا کہ زبین کا محیط بیب ہزار اور اس کا نصف فطر ، ۱۵ میل ہے۔ یصحت نہایت جبرت اگیر ہے۔ دنیائے اسلام میں یہ سرگرمیاں ایسے زبانہ میں جاری تھیں جب کہ سارے کا سارالورپ نرمین کے وسط میں الادریسی نے ونیا کا ایک نقشہ نرمین کے وسط میں الادریسی نے ونیا کا ایک نقشہ بنایا۔ اس نفشہ میں اس نے دریائے نیل کا مبنع بھی دکھایا جے اہل پورپ کور بین گول ہونے کا عقیدہ اور میں جاکر دریافت کرنے کے قابل ہے۔ مسلمانوں نے اہل پورپ کو زبین گول ہونے کا عقیدہ اور مدوجزر کے اساب کانفریباً صحے نظر پنتقل کیا۔

بطلیس (Ptolemy) دوسری صدی عبسوی کامشہوریونانی عالم فلکیات ہے۔ اس نے نظاشسی کانہ بن مُرنزی (Earth-centred) نظریہ پیش کیا تھا۔ اس موضوع پر اسس کی کتاب المبستی (Almajest) بهت مشهور ہے۔ بطایوس کا نظر بر تقریباً ڈیڑھ ہزار سال تک عالمی ذہن پرچھایا رہا۔ یہاں تک کرسو لھویں صدی عیسوی میں کو پرنیکس اور گلیلیواور کمبلر کی تحقیقات نے ہم خرمی طور پر اسس کوغلط ثنابت کر دیا۔ اب ساری دنیا میں کوئی اس کا ماننے والا نہیں۔

السائی تقوید یا برنا بیما (۱۹۸۴) کے تعقابے لات کیم اظریم کا نات کا برکزیتی ، انسان زبین کی سب سے اعلی مخلوق تھا۔ اور انسان کی نجات (بذریعہ کفارہ)

پورے زبین واسمان کا سب سے زیادہ مرکزی وا تعنتا۔ یہ دریا فت که زبین بہت سے سیادول

بیں سے ایک سیارہ ہے جوکہ سورج کے گردگھوم سے ہیں ، اور یہ کہ سورج کا کنات کی ان گنت

کمکشا فوں میں صرف ایک نا قابل لیا ظرستارہ ہے ، اس نے انسان کے بارے میں قدیم آسی ی کمکشا فوں میں صرف ایک چھوٹا ساگر دکا دھبرنظر آنے
تصور کو ہلا دیا۔ ندین ویت ترکا ئنات کے مقابلہ ہیں صرف ایک چھوٹا ساگر دکا دھبرنظر آنے
گی۔ نیوٹن اور دوسرے لوگوں نے اس سوال کی تقیق شروع کی کہ انسان جو ذرہ کا ذرہ ہے ، کبول کر
یہ دعویٰ کرستا ہے کہ اس کو یہ مقدس حیثیت حاصل ہے کہ وہ اور اس کی منزل خدا وندی نقشہ
میں معراج کی چیٹیت رکھتے ہیں۔ (۱۷/522)

میسی حضرات نے حضرت سے کومقدس خدائی تثلیث کا ایک حصد مان لیاا ور بیر مفروضه عقیره بنایا که فداکے بیٹے کا انسانی کفن ارہ کے لئے صلیب پرحیارہ نا اریخ کاسب سے اہم واقعہ ہے جوز مین پر پیش کیا۔ اس طرح زبین ان کے اعتقادی شندیں ایک مقدس حیثیت حاصل کرگئی۔ وہ ہر ایسی سوچ کے شدیر ترین مخالف ہوگئے جس میں زبین کی مرکزی حیثیت ختم ہوتی ہو۔

مسی حضرات کا بیعقیده ان کے لئے نظام سی کی آزا دانتحقیق بیں مائل ہوگیا۔

اسی طرح غیر مقدس کو مقدس بنا نا قدیم زمانہ بیں تمام ترقیوں کا دروازہ رو کے ہوئے تھا۔
چاند کو مقدس بنا نااس بیں مانع تھا کہ انسان اسے اوپر اپنا پاؤں رکھنے کی بات سوچ سکے۔ دریا
کو مقدس مجھنااس بیں مانع ہوگیا کہ انسان دریا کو سخر کرے اس سے بجلی پیدا کرنے کا منصوب بنائے۔
گائے کو مقدس سجھنااس میں مانع بن گیب کہ انسان اس کے گوشت کی پروٹینی ایمیت کو سمجھا وراس
کو اپنی خور اک بنائے۔ اس قسم کی نمام تھیت و تسخیر کا کام صرف اس وقت شروع ہوسکا جب کہ
اشیاء فطرت کو تقدس کے مقام سے بٹایا کیا اور اس کو اس سطح پر لایا گیب جہاں انسان ان کو ایک
عام چیز کی میڈیت سے دیکھ سے۔

اسلام سے پہلے ستاروں کو صرف پرستش کا موضوع جماجاتا تھا، اسلامی انقلاب کے بعبر پہلی بار بڑے پیا دیر انسان نے رصد گا ہیں قائم کیں اور ان کو مطالعہ کا موضوع بنا یا۔ زمینی معدنیات کو اب تک تقدس کی نظرسے دیکھا جا تا تھا۔ اہل اسلام نے پہلی بار کیمسٹری کا فن در یافت کرکے یا دہ کو تحقیق و تجزیہ کا موضوع بنا یا۔ زبین کو اب تک خدائی چنر سمجھا جا تا تھا (شلا یہ کہ اسمان ند کر دیوتا ہے اور زبین مونث دیوتا) مسلمانوں نے پہلی بار اسس کی بیائش کر کے اس کو اور مون معلوم کیا۔ سمندر کو انسان اب تک صرف پوجنے کی چنر سمجھا تھا ، مسلمانوں نے پہلی بار اسس کو و سیع بیماند پر آبی گرزرگاہ کے طور پر است مال کیا۔ طوفان اور ہوا کو انسان پر اسرار چینس کے دیا۔ سمان کر دیا۔ یہ کہ کہ کی سے کہ کو جنر سمجھا تھا ، مسلمانوں نے اس کو ہوا چکی (Wind mill) میں تب ریل کر دیا۔

پیراسرار کہانیاں والبتکرکے ان کو قابل تعظیم جا جاتا تھا۔ سلانوں نے ان رختوں سے پراسرار کہانیاں والبتکرکے ان کو قابل تعظیم جا جاتا تھا۔ سلانوں نے ان چھتی شہرست میں مجموع طور پر دوہزار بو دول کاا ضافہ کیا۔ جن دریا کوں کولوگ مقدس سجھتے اور ان کو خوشس کرنے کے لئے اپنے لوگوں اور لوکھ کول کو زندہ جالت میں اس کے اندر ڈوال دیتے تھے، ان دریا کول سے نہریں کا مے کر آہپائتی کے لئے استعمال کیا اور زراعت کو بالکلنے دور میں داخل کر دیا۔

اس زمانہ میں مسلمان دوسری قوموں سے انت نہیادہ آگے تھے کوسلان جب اسپین سے ملک بدر کئے گئے تو انتحول نے وہاں رصد کا ہیں چھوڑیں جن کے ذریعہ وہ آسمانی احب رام کا

مطالعہ کرتے تھے - ان چھوٹری ہوئی رصدگا ہوں کا استعمال اپیین کے عیدا ئی نہیں جانے تھے چنا پنہ انھوں نے ان کو کلیسا کے گھنٹہ گھریں تبدیل کردیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کونت دیم زمانہ میں ساری دنیامیں شرک اور تو ہم پرستی کاغلبہ تھا۔ اور یہ جی حقیقت ہے کہ ہی شرک اور تو ہم پرستی ہرقسم کی ترقی کی راہ میں رکا وٹ بنا ہو اتھا۔ اسلام کے فریعہ توحید کا جو انقلاب آیا اس نے تاریخ میں پہلی بار شرک اور تو ہم بریستی کے غلبہ کوعماً ختم کیا۔ اس کے بعد عین اسس کے فطری نیتجہ کے طور پر انسانی تا رسیخ ترقی کے راست نہ پرحیل پڑھی۔

قدیم زماندیں بعض ملکوں میں کچھ تخلیقی فرہن بیب ماہوئے۔ اضوں نے ماحول سے الگ ہوکرسوچا۔ مگر ماحول کی عدم مساعدت بلکہ مخالفت کی وجہ سے ان کی کوشٹ ش آگے نہ بڑھ سکی۔ ان کے عسل کی کلی بچول بننے سے بہلے اپنی شاخ پر مرحا کر رہ گئی۔ اسلامی انقلاب نے جب اس کے موافق ماحول بیراکیا تو علم کا وہ سیلاب پوری تیزی سے بہر پڑھا، جو ہزاروں سال سے تو ہمات کے بند کے بیجے دکا ہوا تھا۔

علاوراسسلام

سکندراعظم کے بعد بطلیموس نانی (Ptolemy II) مصر کے علاقہ کا حکمراں ہوا۔ اس کا زیامہ تیسری صدی ق م ہے۔ وہ ذاتی طور پر علم کا تسدر داں تھا۔ اس نے اسکندریہ بیس ایک کتب فانہ بنایاجس میں مختلف علوم کی تقریباً ۵ لاکھ (500,000) کتابیں تھیں۔ ہی وہ کتب فانہ ہے جو تاریخ بیں کتب فانہ ہے جو تاریخ بیں کتب فانہ بعد کو (اسلامی دور سے پہلے) تباہ کر دیاگیا۔

اس کتب خاند کے بارے میں غلط طور پریہ الزام سگایا جا تاہے کہ حضرت عرف روق کے حکم سے اس کوجب لا یا گیا۔ حالا کر ظہور اسلام سے بہت پہلے چوتھی صدی عیسوی ہیں اس کا وجو د ختم ہو جیکا تحا۔ انسائیکلو پیٹریا برٹانیکا (۱۹۸۳) نے کھھا ہے کہ وہ رومی حکومت کے تت ہیسری صدی عیسوی تک موجود تھا (1/227) اسس کے بعد وہ باتی ندر ہا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتب خانہ کا نصف صد جولیس سیزر (Julius Caesar) نے ہم ق م میں جلا یا۔ تیسری صدی عیسوی بین سیعیوں کو اس عسلاتھ میں غلبہ حاصل ہوا۔ اسس دوران غالباً ۹۱ سامیس میں میں میں میں میں کوب لاکر آخری طور پر استختم کیا۔ اس بات کا اعتراف انسائیکلوپٹریا برٹمانیکانے ان الفاظیس کیا ہے:

These institutions survived until the main museum and library were destroyed during the civil war of the 3rd century AD; a subsidiary library was burned by Christians in AD 391 (1/479).

دوجسگداس واضع اعتران کے باوج داسی انس ٹیکلوپٹریا ہیں تیسرے مقام پرفیر ضروری طور پرکتب خانہ کی بربا دی کو سائم ہدکے ساتھ جو ڈریا گیاہے۔" سنرٹرپ کے مقالہ کے تحت درج سے کہ اسس بات کے خلف بنوت موجود ہیں کہ اسکندریہ کاکتب خانہ عنلف موطول ہیں جلایاگیا۔ یہ قیم میں جولیس سیزر کے ذریعہ، ۱۳۹ بین سیجوں کے ذریعہ، ۲۳۹ میں سلانوں کے ذریعہ بعدے دونوں موقع پریم کہاگیا کہ ان کتا ہوں سے سیجیت یا قرآن کو خطرہ ہے ؛

There are many accounts of the burning, in several stages, of part or all of the library at Alexandria, from the siege of Julius Caesar in 47 BC to its destruction by Christians in AD 391 and by Muslims in 642. In the latter two instances, it was alleged that pagan literature presented a danger to the Old and New Testaments or the Quran (3/1084).

یہاں کتب خانہ اسکندر بہی بربادی کے واقعہ کو اسلام کے ساتھ منسوب کرناکسی طرح درست نہیں۔ خود برطا نبکا کے مذکورہ بالا دواقتباسات اسس کی واضع تردید کررہے ہیں۔ اسلام عین اپنی فطرت کے امتبار سے علم کی حوسلہ افزائی کرتا ہے۔ علم کی حوسلہ شکنی سے اسسلام کا کوئی تعلق نہیں۔ تعلق نہیں۔

قواکم فلب ہیں نے اپنی کتاب ہسٹری آف دی عربس میں لکھا ہے کہ یہ کہانی کو کتب خسا نہ اسکند ریہ خلیفہ عربے کا کیا گیا ، اور شہر کے لاتعداد عماموں کی ہیں الا مہینہ بک کتب خساندی کتا بوں کوجب لاکر گرم کی ہاتی رہیں۔ یہ ان فرضی تصوں میں سے ہے جو اچھی کہا نی گر بری تاریخ بناتے ہیں۔ حقیقیت یہ ہے کہ بطلیموس کا عظیم کتب خاندا سلام سے بہت پہلے مہم قیم میں جولیس سیزر کے ذرایعہ جلایا ہا چکا تھا۔ ایک اور کتب خسانہ جو ندکورہ کتب خانہ کا فیلی کتب خانہ تھا وہ نتاہ تھیو ووسیس جلایا ہا چکا تھا۔ ایک اور کتب خسانہ جو ندکورہ کتب خانہ کا فیلی کتب خانہ تھا وہ نتاہ تھیو ووسیس کتب خانہ اسکندر یہ ہیں موجو دنہ تھا۔ اور کسی بھی معاصر صنف نے کہمی خلیفہ عمر کے خسلاف یہ الزام کتب خانہ اسکندر یہ ہیں موجو دنہ تھا۔ اور کسی بھی معاصر صنف نے کمی خلیفہ عمر کے خسلاف یہ الزام نہیں لگایا۔ عبد اللطیف البغدادی ، جس کی وفات ۲۲۹ ھر (۱۳۲۱ء) ہیں ہوئی ، نظا ہر بہانتی خس نے بعد کے دیا تہ ہیں اس فونی قصد کو بیان کیا ہے۔ اس نے کیوں ایس کیا ، اس کو بہم ہیں جانے ، تا ہم اس کا بیان بعد کو نقل کیا گیا اور بعد کے مصنفوں نے اس کو بڑ ھا چرط ھاکر بھیلا یا جانے ، تا ہم اس کا بیان بعد کو نقل کیا گیا اور بعد کے مصنفوں نے اس کو بڑ ھا چرط ھاکر بھیلا یا جانے ، تا ہم اس کا بیان بعد کو نقل کیا گیا اور بعد کے مصنفوں نے اس کو بڑ ھا چرط ھاکر موجولا یا

Philip K. Hitti, History of the Arabs, London, 1970, p. 166.

اسلامی تهذیب توحب رکے اصول پر قائم ہے ، اور و ہ استنتائی طورپردوسری تسدیم تہذیبوں ۔ معتقب ہے۔ اسلامی تہذیب نے انسان کونٹ کر گی آزادی عطاکی ، جوکہ بھیل تمام تہذیب نے انسان کونٹ کی گرزادی عطاکی ، جوکہ بھیل تمام تہذیب کے احول سطم کونٹ تی کے بھی اور مواقع لے ۔ دوسری مست دیم

تهذيبوں ميں بقدينا ايسا ہو اکه علم کو اور اہل علم کو حبر و آث د د کا شکار بنايا گيا۔ گراس معالمہ ميں اسلامی

. تہذیب کو دوسری تہذیبوں کے سے تقرجوٹر نابلات بہدایک کھلا ہوا تاریخی ظلم ہے۔ بات اتنی ہی نہیں ،حفنیقت یہ ہے کہ جدید سے کشنسی دور کا آغاز کرنے والا بھی حقیقہ ہورپ نهي ، بلكه السلام تفاديد ايك اليا تاريخي وافعه عص كانكا رنهين كيا جاستا - اسلام كه دورين علم كو حوسك افزائى لى اور برشعبه مي برس برس العسلم اور ابل تحقيق بديرا بوس - اس كااعتراف عام طور برمورخین نے کیاہے۔

پروفیسر ہولٹ (P.M. Holt) اور دوسر مشتر قبن نے اسلام کی تاریخ پرایک ضخیم است تیار کی ہوئی ہے: ساری کے اسلام کے نام سے چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے:

The Cambridge History of Islam

اس کتاب کی جلد ۲- بی سے ایک باب میں تفصیل کے ساتھ دکھایا گیاہے کہ اصی میں اسلام ف مغربی دنیا کے علوم اور تہذیب پر نہایت گرے اثرات موالے ۔ اسس باب کا عنوان یہ ہے: Literary impact of Islam on the modern West

تفصيا معلوات دبني كي بعد مقاله نكار في اس باب ك اخر من لكما ب كر قرون وسطى كے دور ان علم كابها و تقريبًا تهام ترمنسرق سيمغرب كى طف جارى تها، جب كداسسام مغرب كامعلم بنا مواتها:

... during the Middle Ages the trend was almost entirely from East to West (when Islam acted as the teacher of the West) (p. 888-89).

بیرول کار ادی فاکس (Baron Carra de Vaux) ایک فرانسین متشرق ہے۔اس نے اعتراف کا ہے کر عربوں نے واقعة سائنس میں بڑی بڑی کامیا بال حاصل کیں:

The Arabs have really achieved great things in science.

تا هم ان كاكهنا بكر هي بدامب رنبين كرنا چائ كه عربول بين و بهي على قابليت ، و به على تخبل ، و بي جوسن اور وہی نے ری نیا پن موجود ہوگا جو ایو نا نیوں میں تھا عرب سب سے پہلے یو نا نیوں کے ننا گرد مِير - ان کي سائنس در اصل يونا في سائنس کاايک تسلس ل جه :

ما نسطگومری واٹ نے مذکورہ بیان کا ذکر (صفحہ ۲۲۲) کرتے ہوئے اس خرب ال کی نز دید کی ہے کہ عرب صرف یو نانی مترجم سقے۔ انھوں نے عرب کو منتقل کرنے والے سے زیا دہ آ گے کا درجہ دیا ہے۔ انھوں نے کورپ کی نرقی میں بہت بڑا حصد لیا ہے: انھوں نے کورپ کی نرقی میں بہت بڑا حصد لیا ہے:

Arab science and philosophy contributed greatly to developments in Europe (p. 232).

گراسی کے ساتھ انٹگومری واٹ نے ایک اور ایسی بات کہی ہے جو اول الذکر سے بھی زیادہ قابل اعتراض ہے ۔ مانٹ گومری واٹ نے لکھا ہے کہ اسس میں کوئی ٹنگ تہیں کہ عسر ب یونا نیوں کے شائد دیتے ۔ عربی میں سائنس اور فلسفہ یونانی ترجموں کی تحریک سے آیا :

Science and philosophy in Arabic came into existence through the stimulus of translations from Greek (p. 226).

مانٹگومری واٹ کا یہ بیان صبح نہیں کے بول بیں سائنسی خبالات پیدا ہونے کامُرک یونان تق۔
بات یوں نہیں ہے کہ بول نے بونانی ترجے پڑھے ، اس کے بعدان کے اندریس ائنسی طرز فکر آیا، صبح
بات یہ ہے کہ ان کے اندر قرآن اور موجہ دا نہ عقیدہ کے ذریعیر سائنسی طرز فکر آیا ، اس کے بعدا تفوں
نے بونان اور دوسرے ملکوں کی کمت بول کے ترجے کئے۔ نیز خود اپنی تحقیق سے سائنس اور فلسفہ میں
اضافہ کیا۔

تاریخ کے فقین نے کہا ہے کہ اگر بہہ اس سے انکارنہیں کیا جاسکنا کہ عرب ، سائنس اور فلسفہ میں یو ناینوں کے مشاگر دینے گریم ہی ہی ہے کہ وہ یونانی مدوم کے صرف مترجم مذتھے۔ انفوں نے خودابنی طرف سے اس میں بہت زیادہ اضافے کئے (مانٹ گومری واسط، صغیہ ۲۲۹) مثلاً عربوں نے یونان سے طب کا علم لیا۔ اس کے بعد انفوں نے طب کو مزید ترتی یہ دی کہ انفوں نے طبی کا جو کہ اس سے پہلے یونان میں موجود نہ تھے۔ خلافت عباسی کے دور میں بغداد میں دنیا کا پہلا طبی کالج قائم کیا گیا۔ قاہرہ میں ایک اسپتال بنایا گیا جس میں بیک وقت ۸۰۰۰ کر دمی رہ سکت تھے۔ اس میں بیک وقت ۸۵۰۰ کر دمی رہ سکت تھے۔ اس میں عور توں اور مردول کے لئے عالمی و و ار دی جوئے تھے۔ اس طسرح مختلف

بیار بوں کے لئے الگ الگ تشعی تھے مہر مض کے ماہر اطباء کی خد مات اس سے لئے ماصل کی گئی تھیں۔ اس میں دوسے خنلف انتظا مات کے ساتھ لائبریری اور کئے روم بھی موجود تھے (صفحہ ۲۲۷)

اسی طرح عربوں نے اپنی تحقیق سے فن طب میں غیر عمولی اضافے کئے۔ ذکریا الرازی دم ۴۹۲۳)
نے دنیا کی پہلی طبی انسائیکلو پٹریا (الحاوی) تیار کی۔اس ضغیم کاب میں ہرت سے امراص اور ان کی
دواؤں کا مفصل تذکرہ تھا۔ یہ تماب اس کے بعد اس کے شاگر دوں نے بھل کی۔الرازی نے اس
میں ہر بیاری کے بارے میں یونانی ،مشائی ، مند شانی ، ایر انی اور عرب علماء کے نظر پات بیان کئے۔
اور مجر اپنے نخریات اور اپنی تحقیقات کا ذکر کیا۔ یہ کا ب الامین زبان میں میں کورپ میں تھیلی ۔
ترجمہ ہوئی اور بھر لورپ میں تھیلی ۔

ابن سینا رم ۱۰۳۷) نے عرب اطبا ، کے در سیان غیر عمولی شہرت حاصل کی ۔ اس کی مشہور کتاب اتفانون نی الطب بار ہویں صدی بیں لائینی بیں ترجہ ہو کر پیرب بین شائع ہوئی ۔ اس کا نم کتاب اتفانون نی الطب بار ہویں صدی بیں لائینی بیں ترجہ ہو کر پیرب بین جالینوس اور بقراط کی کت الوں سے بھی زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ۔ ابن سینائی کتاب پورپ کی طبی دنیا پرسو لھویں صدی بی جھائی رہی ۔ صرف مقبولیت حاصل ہوئی ۔ ابن سینائی کتاب پورپ کی طبی دنیا پرسو لھویں صدی بی جھائی رہی ۔ صرف ماویں صدی بین پورپ میں اسس کے 11 ایر لین جھپ کرشائع ہوئے ۔ عرب طب گیا رھویں صدی کے آغا نریں این فقط اور جورج کو بہنچ گیا ۔ اور اس کے بعد وہ عاویں صدی بک باتی رہا (صفح ۱۲۷۸)

Montgomery Watt, The Majesty that was Islam, London, 1984.

عبدالله بن البیطار (م ۴۱۲۴۸) نبا آت کا بہت بڑا اہرتھا۔ فلب ہی نے اس کا تذکرہ ہ کرتے ہوئے نکھا ہے کہ ایٹ یا اورافرلقر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسس نے نباتات کے بارہ بیں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایٹ یا اورافرلقر کے بڑے حصہ کا سفر کیا۔ اس نے بے شمار لو دوں کی طبی اہمیت کے بارہ بیں تخفیق کی ۔ اور ان کا ذاتی تجربہ کریا۔

عَبد الله بن البیطارنے تحقیق اور تجربہ کے بعد دوفقسل تنا بیں کھیں جن میں تقریباً ڈیٹرھ ہزار پودوں کے بارہ بیں معلوبات درج ہیں۔ اس لی کرا ہیں اپنے زبان میں اسس وصوع پرسب نیادہ جائع تنا ہیں تھیں۔ ۱۷۵۸ء میں اسس کتار جا کا ترجمہ لا تینی زبان میں ہوا۔ اس کے بعد البیطار کی تقیقات یورپ بین بھیلیں اور اہل یورپ کونلی روٹنی دینے کا ذریعہبیں (صفہ ۲ - ۵ - ۵)
طب ، فکیات ، اور ریاصنی کے بعد مسلم عہد کاسب سے بڑ اسائنسی عطیہ کیمسٹری ہے ۔ مسلم
سائنس دانوں نے علم کیمیا کو کیمیا گری کے دائرہ سے نکالا اور اسس کو ایک بات عدہ بخر باتی علم کا درجہ
دے دیا۔ انھیں کے ذریعہ سے دنیا پہلی بار سائنسی طریق کا ر (Scientific method) سے متعارف
ہوئی۔

یم سلمان ہی تھے جنوں نے فزیکاع سوم میں خارجی بخربہ کورواج دیا۔ یہ یو نانیوں کے المجھے ہوئے قیاسات پر ایک مانا ہو اارتقادتھا۔ جابر بن حیان (۱۵۸ – ۲۷۱) کا نام ،ار ازی کے بعد قرون وسطی میں کیمیکل سائنس کے میدان میں سب سے بڑا نام ہے۔ فلپ ہٹی نے لکھا ہے کہ جابر بن حیان نے بخربہ کی اہمیت کو اسس سے زیادہ واضع طور پر ما نااور سیان کیا جنا کسی جی تعدیم کمیا داں نے نہیں کیا تھا۔ اس نے کیمیا میں نظری اور عملی دونوں اعتبارے قابل ذکر ترقی کی :

He more clearly recognised and stated the importance of experimentation than any other early alchemist and made noteworthy advance in both the theory and practice of chemistry (p. 380).

جابر کی تم بین بین در مویی صدی عیسوی تک یورب بین علم کیمیایی آخری کند کا در حرکتی تحیی از مرکب ندکا در حرکتی تحیی است استان و بین اختران کی نیز بین بیار بن جیسان ہی نے فراہم کیا تھا۔ کہا جا تا ہے کہ جابر بن جیسان نے مختلف علوم پر تقریب دوہزار کتا بین تصنیف کی تقییں۔ مسامانوں سے پہلے ایساکوئی مصنف نہیں گزراجس نے اتنی زیادہ علی کتا بین کھی ہوں۔

بیصرف چینده متفرق اورغیر مرتب حوالے ہیں۔ تاہم بیحوالے اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کا فی ہیں کہ اسلام علم کا دشمن نہیں ، بلکہ اسلام علم کا سر پرست ہے۔ قدیم زبانہ میں علم دشمن کی روایت ان ندا ہب نے نت الم کی جوشرک اور توہم پرستی پر کھڑے ہوئے تھے۔ اسلام نے شرک اور توہم پرستی کوختر کیا، اور ندم ہب کوخالص توحی رکی بنیا د پر قائم کیا۔ ایسی حالت ہیں اس کا سوال ہی نہیں کہ اسلام علم اور حقیق کا دشمن سنے۔

علمی ترتی سندرکی قاتل ہے۔ اس لئے مشرکانہ ندم بعلم کی ترتی کوروکنے کی کوشش کرتا ہے۔ گرتو حید کامعاملہ اس سے منتلف ہے ۔ علم کی ترقی تو حید رکو مزید ٹیا بت اور شکم بناتی ہے ۔ یہی وجہے کہ موحد انہ ندم ب علم کی ترتی کی محل حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس جمعت کے لئے مورک ب اوکائی کی کتاب کا مطالعہ کافی ہے :

Maurice Bucaille, The Bible, The Qur'an, and Science

اسلام نے وافق ماحول دیا

قدیم مشرکا ند دور میں ساری دنیاییں جو ماحول بنا ہوا تھا، وہ نو ہماتی خیالات کے پھیلنے کے کے موز دل نظا۔ مگر وہ علی اور سائنسی خیالات کی ترقی کے لئے بالکل ناموافق نظا۔ ہی دجہ ہے کہت یم نظام در سائنسی خیالات کی ترقی نے ہوگی۔ یہ کا م مونٹر طور پرصرف اس وقت شروع مواجب کہ اسلامی انفلاب نے قدیم مشرکانہ غلبہ کوختم کر کے نسیاموا فق احول بنایا۔ مواجب کہ اسلامی انفلاب نے قدیم مشرکانہ غلبہ کوختم کر کے نسیاموا فق احول بنایا۔ وقت رہم نوان

قدیم بیرنانی ذہن بیرسب سے زیا دہ غلبہ دیو مالا کا تھا۔ یو نانی دیو مالا یا گریک مائٹ فا لو جی فریم بیرنانی ذہن بیرسب سے زیا دہ غلبہ دیو مالا کا تھا۔ یو نانی دیو مالا یا گریک مائٹ ان انگلو (Greek mythology) ایک مفصل موضوع ہے جب پر بڑی ہڑی کتا بیں تھی گئی ہیں۔ حق کہ انسانی کلو بہٹریا آف گریک مائٹ الوجی سے اس موضوع پر ایک مشتقل انسائی کلو بہٹریا بھی موجود ہے۔ فریم یو نان بیں دیوتا نوں اور بہر دُول کے نام پر بے شمار عجبیب و غربی قسم کی کہا نیاں مشہور مغیس جن کو ہونا نی لوگ بالکل حقیقت کی طرح مائت تھے۔ ایسے ماحول میں میکن مذبق کہ کوئی حقیقی سائنس ترقی کرسے سے عول اور آرٹسٹوں کی خیال سازی کے لئے یہ ماحول موزوں تھا۔ چنا بخدان

ک من مری ترضع رست عرف اور ارتسون فی حیال ساری کے لئے یہ باحول موزوں تھا۔ چنا کیدان کے درمیان کثرت سے شاعواور ارتست بیدا ہوئے۔ گرد ہاں کا ماحول علمی تقیق کے لئے موزوں رنہ تھا۔ چنا کینہ علمی تقیق بن ، یا اُج کل کی زبان میں سائنٹسٹ وہاں بید ابھی نہیں ہوئے۔

قدیم لیونان میں ہر چیز کے دلیز استھ ۔ ان کے بار سے میں ان کے پہال طلساتی تصورات پھیلے موٹے تھے۔ ایسی حالت میں سناعری اور آر ط جیسی چیزوں کی ترقی کے لئے ان کے پہال فضا پوری طرح موجود تھی۔ چنا پنے بونان میں آور بونان کے باہر دوسرے بور پی ملکوں میں ایسے بہت سے فن کاربیدا، دیے جن کو بونانی دیو بالا کا اثر فن کاربیدا، دیے جن کو بونانی دیو بالا کا اثر کے بہت کے بیک میں۔ یا یا جاتا ہے (8/405-406)

بونانی تہذیب، قدیم زیانہ کی مشہور ترین تہذیب ہے یگر وہ بورپ میں سائنس کے مل کا آغاز مذکر کی مید کام صرف اس دقت شروع ہواجب کو مسلمانوں کے ذریعہ سائنسی طرز فکر بورپ تک پہنچا۔ شرک کا نظریے مانع ترتی ٹھا، توحید کا نظریہ فاتح ترقی بن گیا۔

رومی نهندسب

انسائیکلوپیڈیابرٹانیکادہ ۱۹۸۶) کے مقالہ نگارنے لکھائے کہیے دورسے پہلے دومی سلطنت نے پوری میٹریٹرینین دنیا پرغلبہ حاصل کر بیا تھا۔ گرعلوم کے مورفین کے لئے دوم ایک معابنا ہمواہے۔ رومی تہذیب ہے صرطاقت ور تہذیب تی۔ جنگ فنون میں اسس نے بہت ترقیال کیں۔ نیزیونان کے علمی ورثہ تک اس کی براہ راست پنچ تھی۔ اس کے با وجود وہ اپنے ہزارس الہ دور میں ایک بھی سائنسدال بیدانہ کرسکا:

It failed to produce a single scientist (16/37)

مورضین نے سائنس ہیں رومیوں کی برترین ناکا می کی وجربانے کی کوشش کی ہے۔ کہا جا تا ہے کہا جا تا ہے کہا جا تا ہے کہا جا تا ہے کہ سے بدرومیوں کا سماجی ڈھانچہ جو لیے عرصے سے جا دو کی نہا بیت بھو نڈی شکل بن ادیا۔ حقبقت یہ نے فطرت کی دنیا کے بارے ہیں منظم ملی تحقیق کے داست پر جیلناان کے لئے شکل بن ادیا۔ حقبقت یہ کہ ایک شخص جب یہ سوچیا ہے کہ کتنی کم نہنے ہیں ایسی ہیں جن کے اندر سائنس کو فروغ عاصل ہوا تو اس کے ذہن ہیں سوال کی نوعیت بدل جا تی ہے، اور وہ روم کی سائنس سے دوری کو ایک معمولی واقعہ سمجھنے لگتا ہے اور دست بیم یونان کو ایک تعب خیز مظہر سرار دیتا ہے جس کی توجیہ مشکل ہو۔ سمجھنے لگتا ہے اور دست بیم یونان کو ایک تعب خیز مظہر سرار دیتا ہے جس کی توجیہ مشکل ہو۔ (EB-16/367)

عام مورخین اسس سوال کے کسی بھینی جواب کک نہ پہنچ سکے ، گراس کا واضح جواب اس وقت معلوم ہوجا تاہے جب کہ ہم یہ جان بیس کہ روی لوگ بن پرستی میں منلا تھے۔ یہ دراصل ٹھرک اور بت پرستی تھی جو روم بول کئی۔ امشیاء کے تقدس تھی جو روم بول کے لئے سائنس کے مبدان میں تھی قد تشیش میں رکا وط بن گئی۔ امشیاء کے تقدس کے عقیدہ نے امنی باشیاء کی تسنچر کرنے سے روک دیا۔

ابك حواله

انسائیکلوبیٹر یا برٹانیکا (م ۱۹۸) کے تعالہ نگارنے" ہے طری آف سائنس" کے تحت کھاہے کہ عالم فطرت کو آج جس نظرے دیجھا جا تاہے ، وہ انسانی تاریخ بیں ایک بہت نئی چیزہے۔ امنی بیں بڑی بڑی بٹری نہذیبول کے لئے یہ مکن ہواکہ وہ علم اور مذہب اور قانون کے میدان بیں ترقیب ال کریں۔ گراسس وقت سائنس کا موجودہ تصور بالکل غیرموجود تھا۔ مصر، میسو پوٹامیہ، ہندرستان وغیرہ کاقدیم ز ما نہیں ہیں حال تھا۔ ت ہم تو میں سائنس سے معالمیں مساندیا کم از کم غیر تعلق بنی ہوئی تغیب ۔ اگر حیقریباً وصائی ہزار سال پہلے بونا نیول نے ایک ایسانظام ککر پدیا کیا جوسائنٹ تک نظام سے ث بہ نیا ۔ گرمبد کی صدیوں میں اسس میں مزید کوئی ترتی نہ ہوسکی حتی کہ اس کو سمجھنے والے بھی باتی ندرہ سکے ۔ سائنسس کی عظیم طاقت اور زندگی سے تمام پہلوؤں پر اس کا گہرا اثر بالکل ایک نئی چیز ہے۔

یورپی سائنس کی مج روایتی طور پر یونان کے فلسفیوں کے ذریعہ شروع ہوئی جومیٹی اور پا پنجوی صدی قب مسے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں بھی صرف جزئی طور پر بہارے علم ہیں آسکی ہیں۔ وہ مھی ان صنفوں کے ذریعہ جوان کے سیکڑوں سال بعد بیدا ہوئے اور انھوں نے اپنی کی آبول ہیں ان کے مختصر جوالے دیئے۔

بر منقر حوالے بھی بہت مغالط آبیز ہیں۔ مث الفسفی تھیاس (Thales) کاقول نقل کیاجا تا ہے کہ ہر چیز پانی ہے۔ بنظا ہر بیر ایک علمی نقرہ ہے۔ گراس کے پورے قول کوس سے اسے لیے تو وہ ایک تو ہم پرنتا معلوم ہوگا۔ کیونکہ بورا قول اس طرح ہے: ہر چیز پانی ہے، اور دنیا دیوتاؤں سے بھری ہوئی ہے۔ انگریزی نرجم ہیں اسس کا بورا فقرہ اس طرح بت یا گیا ہے:

All is water, and the world is full of gods (16/366).

تعیاس (Thales) قدیم لونان کا ایک فلسفی ہے۔ سکانہ انہ بھٹی صدی قبل سے بتایا جا تا ہے یونان کے دوسر نے فلسفیوں کی طرح ، اس کے حالات کے بارہ یں تندمعلو بات موجود نہیں۔ وہ اگر جوت دیم دنیا کے سات عقلمند آ دبیوں (Seven Wise Men) بیں ہے ایک ہے۔ تاہم آج اس کی کوئی کتاب مفوظ نہیں اور مذاک سے بارہ بیں کوئی معاصر دیکا رقو یا یا جا تا ہے۔ (IX/920) مقیقت بیہ ہے کہ یونا ینوں اور رومیوں، دونوں کے لئے سائنس کی راہ بیں بیش و ت دی کی رکا وطح صرف ایک تقی ، اور وہ ان کا مشرکانہ مزاج تھا۔ ان کے شرک نے ان سے وہ حقیقت پندانہ ذہن جین رکھا تھا جو سائنسی ترتی کرتے توک س طرح کرتے۔

علم کی طرف خر یونان پورپ کاایک مک ہے۔ ت بیمز مانہ میں بہال کی اعلیٰ سائنسی ذہن پیدا ہوئے۔اس سہم سل بیں ایک ام ارشمیر (Archimedes) کا ہے۔ کہا جا تا ہے کہ اس نے ابتدائی قعم کی ارم ارشمیر سے (Water Screw) ایجا دکیا۔ گرع بیب بات ہے کہ بونان کے بیمائنسی دین ایک کی طرح وقتی طور پر جملے ۔ اور پھر جلد ہن حتم ہوگئے۔ وہ یو نان کو یا وقت تر لورپ کو مائنس اور صنعت کے دور میں داخل نہ کرسے فیود ارشمیدس کا انجام یہ ہواکہ اسس کو ایک رومی سیاہی نے اس وقت قتل کر دیا جب کہ وہ نتم کے اہر دیت کے اورپر دیاضی کا ایک سوال صل کر دیا جب کہ وہ نتم کے اہر دیت کے اورپر دیاضی کا ایک سوال صل کر دیا جب کہ وہ نتم کے اہر دیت کے اورپر دیاضی کا ایک سوال صل کر دیا جب

قریم یونانی می اورجدید سائنسی یورب کے درمیان نہایت طویل علی و تفنہ یا یاجاتا ہے ارشیدس نے اپنی شینی جرخی ۲۹۰ ق م یں ایجادی تھی۔ اور جرنی کے گوٹن برگ (J. Gutenberg) نے بہلامشینی پرلیس ۱۲۵۰ءیں ایجادی۔ دونوں کے درمیان ڈیڈھ ہزارسال سے زیادہ مرت کا

با صلہ ہے۔

ابساکیوں ہوا۔ کیا وجب کہ قدیم ہونانی سائنس کا تسلس او نان یں اور اور ب یں جب ارمی شرہ سکا۔ اس کا جواب بیرے کہ اسسامی انقلاب سے پہلے وہ نضاموجود نہ تھی جس بی علی تحقیق کا کام آزادانہ طور پرجب اری رہ سکے۔ اسلام نے توجید کی بنیاد پر جوانقلاب بر پاکیا ، اس کے بعد تاریخ بس کی میں بہلی باراییا ہواکہ اس میدان کی رکا وٹیں ختم ہوگئیں اور وہ موافق فض تیا رہوئی جس میں علمی تحقیق کا کام کسی روک ٹوک کے بغیر جاری رہ سکے۔

دوریک پہنچی۔

ماحول کی اس عسده موافقت کی وجہ سے پونانی علماء کا کام زیادہ نر ذہنی سوپے کے دائر ہ یں محدود رہا۔ وہ خارجی نجر بات یک نہیں پہنچا۔ مثلاً ارسطونے طبیعیات کے موضوع پرمضابین لکھے۔ مگر اسس نے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایک بھی علی تجربہ نہیں کیا۔ یو نانی علب و کی مرکز میال منطق میں تو نظر آتی ہیں۔ مگروہ تجرباتی سائنس میں باسکل دکھائی نہیں دنیتیں ۔ سائنس کا حقیقی آعن زاس وقت موتا ہے جب کرانسان کے اندر تفتیش کی روح (Spirit of Enquiry) آزا دا ماطور بربر ہوجائے۔ قدیم زبانہ میں یہ روح انفرادی طور بربر اور وقتی طور بربہ بربہ بہر کہ ہمیں ابھری۔ مسگرہ، ماحول کی عصدم موافقت کی وجہ سے ، برٹ یہ بیانہ پر بیب دانہ ہوسی۔

آزادانه تحقیق کے لئے موافقت کا یہ ماحول صرف اسلام کے انقلاب توحید کے بعد ظہوریں آبا۔ اسلامی انقلاب نے ایجا نک پورے ماحول کو بدل دیا۔ اور وہ ساز گارفضا پیداکر دی جسمیں آزادانہ طور پر فطرت کی تحقیق کا کام ہوسکے۔ اس ائنسی فکر کا آغاز پہلے کمہیں ہو تا ہے۔ اس کے بعدوہ مدینہ پہنچاہے۔ بھروہ دمشق کا سفر کرتا ہے۔ بھروہ آگے بڑھ کر بغداد کو اپنا مرکز بنا تا ہے۔ اس کے بعدوہ اسپین اور سلی اور اطلی ہوتا ہو اپورے یورپ بیں بھیل جا تا ہے۔ وہ بھیلتا ہی رہتے یہ ال تک کہ وہ پورے عالمی ذہن کو بدل دیتا ہے۔

علم کا پر ارتقان سفراس لامی انقلاب سے پہلے مگن نہ ہوسکا۔ اس سے پہلے سائنسی نسکوفس انفرادی یا مقامی سطح پر پہدا ہوا اور ماحول کے عدم موافقت کی وجہ سے بہت جلاختم ہو گئی۔ امسلام نے پہلی بارسائنسی ترتی کے لئے موافق ماحول عطاکیا۔



غيرضراكومقدس ماننا

ناسخن سوڈر بلوم (Central notion) نے ۱۹۱۳ یں کہا تھا کہ ذرہب کا بنیادی تصور (Central notion) تقدس کا عقیدہ ہے۔ اس وقت سے اب یک تاریخ ندا ہب کا مطالعہ وسیع پیا نہ پرکیا گیا ہے۔ جرمن ، فرانسیسی ، انگریزی زبانوں میں کیٹر تغدا دیں محققا نہ کتا بیں سمی گئی ہیں۔ موجودہ علم او مذا ہب کا تقریباً اتفاق ہے کہ ذرہب کا بنیا دی تخیل تقدس کتا بیں سمی گئی ہیں۔ موجودہ علم او مذا ہب کا تقریباً اتفاق ہے کہ ذرہب کا بنیا وی تخیل تقدس انتاجو (Holiness) کا عقیدہ ہے۔ یعنی چیزول بیں ایسی پر اسرارصفات یا پر اسرار طاقت بیں بانتاجو عام انسانوں میں نہ پائی جاتی ہوں۔ یا عام عقل اصولوں کے تحت جن کی توجیہ دنری جاسکتی ہو۔ انسائیکلو پر مفصل بحث زیر عنوان تقدیل (Holiness) ہے۔ موجود ہے۔

تقدس کا بیعقبدہ کوئی فرضی چنر نہیں، وہ انسان کی فطرت میں آخری گمرائیوں تک پیوست ہے۔ اس کے استعال کی صحیح صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے اس جذبہ کو ایک خد اکے لئے خاص کردے۔ گراکٹر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کا یہ جذبہ غیر خداکی طرف مرط جاتا ہے۔ جس جذبہ تقدمسس کا رخ حقیقۃ گاتی کی طرف ہوجاتا ہے۔

اس کی وجب یہ ہے کہ خداایک عنبی حقیقت ہے۔ آدمی اس کواپنی آنکھوں سے دیجہ نہیں پاتا۔
اس لئے وہ الیا کرتا ہے کہ آس پاس کی ونیا ہیں جو چیزیں نمایاں نظر آتی ہیں ، انفیں کومقد سسمجھ کر
پوجنے لگتاہے۔ یہی نفسیات ہے جس نے قدیم نہ مانہ یں وہ چیزیب دائی جس کو ندم ہب کی اصطلاح
ہیں شرک اور علمی اصطلاح میں فطرت کی پرستش (Nature worship) کہا جا تا ہے۔ انسان کا
تقد س کا جذبہ اندر سے زور کرر ہا تھا کہ کسی کومقد س مان کر اس کی پرستش کرے۔ اس نے ہراس
چیزی پرستش نمروع کردی جو اس کو بظا ہر نمایاں اور ممتاز دکھائی دی۔ مثلاً سورج ، چاند، تاری ،
پہاڑ ، دریا ، آگ ، بھونچال ، جانور ، وغیرہ وفیرہ ۔ پغیبوں کی نعلیات کے تت ایک خدائے برتر
پہاڑ ، دریا ، آگ ، بھونچال ، جانور ، وغیرہ وفیرہ ۔ پغیبوں کی نعلیات کے تت ایک خدائے برتر
چیزیں اس کے ماخت دلوی دلوتا ہیں۔ (EB-12/877)

موجو ده زیابهٔ کے علماء مذاہب کاعام طور پر آلفاق ہے کہ ند ہہب کی اصل تقدمس کاعقبیده ہے۔ یعنی بعض چیڑوں میں ایسی مخصوص صفات یا پر اسرار طاقت میں یا ننا جو د دسروں میں نہ پائی جاتی ہوں۔ اور عام عقلی اصولوں کے تحت جن کی توجیہ مکن نہ ہو۔

اسی سے ان مقدسس چیز دل کے حق پیس خوف اورامسید کا ذہن پیدا ہوتا ہے۔ان کے مقابلہ بیں آ دمی اپنے آپ کو عاجز محسوس کرتا ہے۔ وہ مجھتا ہے کہ بہال بیری حدضم ہوگئ۔ بیمقدس چیز یں مختلف قسم کی ہوسکتی ہیں۔ مثلاً پتھر، جانور، سمندر، سورج، چاند اور اسی طرح با دسٹ ہاور مذہبی شخصتیں وغیرہ۔ آ دمی جن چیزول کو اس طرح مقدس مان سے ، ان کی وہ پرستش کرتا ہے۔ ان کو خوشش کرنے کے لئے رسیس سن تاہے تا کہ ان کے قہرسے بچے اور ان کی عتابیتوں کو اینی طرف متوجہ کرسکے۔

انسائیکلو پیٹر یا برطانیکا (۱۹۸۴) کے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ تقدس کا عقیدہ مقدس شخصیتوں بین ظہور کرتا ہے ، جیسے ندہبی بیشوا ، با درن ہ ، مخصوص جہیں مثلاً مندراور بہت اور فطری مظاہر، مثلاً دریا ، سورج ، پہاٹر ، درخت ندہبی بیشوا مذہبی پرتش کے علم میں فطری مظاہر، مثلاً دریا ، سورج ، پہاٹر ، درخت ندہبی بیشوا مذہبی پرتش کے علم میں فاص ذریعہ کی حثیبت رکھتا ہے ۔ اس کے رسمی اعمال خدائی عمل کی نمائن ندگی کمرتے ہیں ۔ اسی طرح با درن ہ آسان وزین کے درمیان خاص کری ہے ۔ اسی بنا پراس کو آسمانی فسرزندیا خدائی ہتھیار جیسے لقب درئے جاتے ہیں ۔

علم الانسان کے جو محققین تقریس (Holiness) کو مذہب کی اصل بتاتے ہیں ،ان میں سے چند کے نام بہال بطور شال درج کئے جاتے ہیں :

Nothan Soderblom, Rudolf Otto, Emile Durkhem, Max Scheler, Gerardus van der Leeuw, W. Brede Kristemsen, Friedrich Heiler, Gustov Mensching, Roger Caillois, Mircea Eliade (16/124).

جدیدعلماء مذاہم کا پر کہنا درست ہے کہ ندم ہے کا بنیا دی تخیل تقدس (Holiness) کا عقیدہ ہے۔ تقدس کا پر جند بر بجائے خو د فطری جند ہے۔ مگر جب ایک الٹر کے سواکسی اور کو مقدس یا ناجائے تو یہ اصل فطری جند بر فا غلط استعمال ہوتا ہے۔ ہی ہوم کی برایکوں کی اصل جرجہ۔

انسان جب غیر مقدس کو مقدس ما نتا ہے تو وہ ہرقسم کی ترقی کا در وازہ اپنے اوپر بند کرلیتا ہے۔ غیر مقدس کو مقدس ماننے کی دوصورتیں ہیں۔ ایک ہے فطرت کو مقدس ماننا ، اور دوسراہے انسانوں ہیں سے کسی کو مقدس ما ننا۔ یہ دونوں ہی برائیاں قدیم تا ریخ میں ساری دنیا ہیں کسی رکسی شکل میں پالی جار ہی تقییں۔ اور ہی سب سے بڑا سبب ہے جس نے انسان کی سوچ کو غیر علی سوپرے مذال کھا تھوا۔

تقدس کامعا ملہ انسان کی گہری نفسیات سے تعلق رکھتا ہے اور اس قسم کی نفسیات کوسی ایک نفشیات کوسی ایک نفظ ہیں بیان کرنا انتہائی دشوارہے۔ گہری انسانی کیفیات کے لئے جوالفا ظربولے جاتے ہیں وہ ہمیشہ علامتی ہوتے ہیں ندکہ خفیقی۔ اس و اتعہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے، اصولاً بیں اس بات سے اتفاق کرتا ہول کہ تقدس کا عقیدہ ند ہب کا خلاصہ ہے۔ البتہ یہ تقدس حقیق ہے مذکہ موجودہ علاء مذاہب کے خیال کے مطابق ، محض فرضی۔

اصل بہ ہے کہ یہ ایک نظری جذبہ ہے جو ہرا دمی کے اندر ببدالشی طور پرموجود ہوتا ہے۔
آدمی عین اپنے اندرونی جذبہ کے قت چا ہتا ہے کہ سسی کو منفلاس مان کر اس کے اگے جبک جائے۔
اس جذبہ کے اظہار کی دوصور تیں ہیں۔ ایک بوصد اندا ظہار ، اور دوسر امشر کا ندا ظہار ۔
اُدمی اگر ایک خدا کو مقدس مانے اور اس کو اپنا معبود بنا کر اس کی پیستنش کرے تو اس نے ایک صفت نے ایک صبیح جذبہ کو صبح مقام پر استعمال کیا۔ یہ دراصل خدا ہی ہے جونی الواقع تقدس کی صفت رکھتا ہے۔ اس لیے خدا کو مقدس مان نا ایک حقیقت واقعہ کا اعتراف کرنا ہے۔

گرانسان ایساکرتا ہے کہ دنیا ہیں جو چیز بھی اس کو بظا ہرنمایاں و کھائی دے یا اپنے سختلف نظر آئے ، اس کو وہ مقدس فرض کرلیتا ہے۔ اور اس کی پہشش اورا حترام ہیں مبتلا ہوجا ناہے۔ یدایک ضبح جذبہ کا غلط استعال ہے۔ یہ گویا جو کچھ خدا کو دینا چاہئے وہ غیرخدا کو دینا ہے۔ مذہب کی زبان میں اس کا نام شرک ہے۔ دور سے نظوں میں ہم اس کو توہم ہیتی (Superstition) کی زبان میں اس کا نام شرک ہے۔ دور سے نظوں میں ہم اس کو توہم ہیتی ۔

خداکے سوا دوسری چیزوں کو مقدس مانے کی ہی غلطی تھی چونت ہم زیانہ میں سائنس کے ظہور کو ہزاروں برس سک روکے رہی۔صرف آیک خدا کو مقدس مانا جائے تواس سے کوئی علی اور اور مقدس مانا جائے تواس سے کوئی علی اور مقدس مانا جائے تواس سے کوئی علی اور فکری مند ببیدانهیں ہوتا ۔ کیونکہ خد اہمارے دائرہ اختیارے باہر کی چیزہے۔ وہ اسمانوں سے یرے ہے جہاں انسانوں کا گزرنہیں ہوسکتا۔

گر دورسری چیزی سبن کومقدس مان بیاجا تاہے، وہ ہمارے دائرہ اختیار کی چیزی ہیں۔ یہ وہی چیزی ہیں جن کی تغیر سختیقةٔ سائنس کا آغاز ہوتا ہے۔ گرجب ان کومفرس مان لباجائے تو وہ تا بل تسغیر چیز کے خانہ سے نکل کر تا بل عبادت چیز کے خانہ میں جلی جاتی ہیں۔

خدا کے سوااسس دنیا ہیں جو چیز س ہیں وہ سب کی سب نملوقات ہیں۔ وہ و ہی ہیں جن کو عام طور پر نظا ہر فطرت کا مطالعہ عام طور پر نظا ہر فطرت کہاجا تا ہے۔ یہی منظا ہر فطرت سائنسی عمل کی زیبن ہیں۔ ان مظاہر فطرت کا مطالعہ کرنا اور ان پر کنٹرول حاصب ل کرنا ، اس کا دوسرا نام سائنس ہے۔

اب چونکوت ریم زماندین تمام فوموں نے مظاہر فطرت کو مقدس سمجھ لیا تھا،اس لئے وہ ان کے لئے پرستش کا موضوع بن گیا۔ وہ ان کے لئے تسخیر کا موضوع بنہ بن سکا۔ یہی وہ نسکری گراہی ہے جوت دیم زماندیں سائنسی تحقیق کے عل کو ہزاروں سال تک روکے رہی ۔ ترقی کا بید در وازہ صوف اسس وقت کھل جب کہ توصید کے انقلاب نے انسانی فی تن کو بدلاا ورمظا ہر فطرت کو تقدس کے مقام سے ہٹا دیا۔

ايكمشال

ماضی کی د نبایی جو کچه پیش آیا ،اس کا ایک چهوٹاسانمونداب بھی ہندرستان میں موجود ہے۔ مندرستان موجودہ و نبیا کا واحد ملک ہے جہال شرک اب مجی طاقتور مالت میں باتی ہے۔ اگر کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ شرک کس طرح وہ ماحول سننے نہیں دیتا جہال ملمی تحقیق آزاد انہ طور برجاری ہوسکے ،وہ اس کا کم از کم جنر کی نمویذ آج بھی ہندرستان میں دیکھ سختاہے۔

انظویونی ایک ماکند دو در میلی کے انگریزی اخبار میں ایک ہندستانی سائنس دال کا انظر دیوچیا۔ اس انظویو نے اچانک ملک بیسنسی تھیسیلا دی۔ اس میں کہاگیا تھاکہ ہندستان کو اگلے دو دہ موں میں بڑے پیما نہ پر ذہنی بوناین کے خطرہ کا سامنا کرنا ہوگا ، اگر پوٹلین ن قد کا مشاہل کرنے گوٹنش نہ کی گئی :

India may have to face the danger of large-scale intellectual dwarfing in two decades if the problem of malnutrition and protein hunger was not tackled soon. *Statesman*, Delhi, September 4, 1967

یہ الفاظ ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کے نفے جواس وقت انٹرین ایکر کیلچرل انسٹی ٹیوٹ زنی دہلی میں ڈائر کرٹر تھے۔ انھول نے مزید کہا کہ متواز ن غذاکا تصور اگرچہ بنیا نہیں ، گر دیاغ کے ارتفائ کے میں ڈائر کرٹر تھے۔ انھول نے مزید کہا کہ متواز ن غذاکا تصور اگرچہ بنیا نہیں ، گر دیاغ کے ارتفائ کی میں انسانی دماغ ، ۸ فیصد سے لے کر ۰ ہی فصد تک اپنے پورے وزن کو پہنچ جا تاہے۔ اور اگر اسس میں انسانی دماغ ، ۸ فیصد سے لے کر ۰ ہی فصد تک اپنے پورے وزن کو پہنچ جا تاہے۔ اور اگر اسس نازک مدت میں بچکومنا سب پر وٹمین منسلے تواس کا دماغ انجی طرح نشو و نما نہیں پاسکا۔

طرف میں دہنی طاقت (Protein hunger) میں بھی یہ منظر دیھی ناتہ ہور ہا ہے اور دو رسری میں بھی یہ منظر دیھی ناتہ ہور ہا ہے اور دو رسری طرف ہارے وزیو ان سے اور ورسری کی دہنی والی دہنی ہوتا ہیں بڑھ درا ہے۔ نوجو ان سے کو کریوٹینی فاقہ سے نکا لئے میں اگر ہم طرف ہارے ملک میں ذہنی ہوتا ہیں بڑھ درا ہے۔ نوجو ان سے کو کریوٹینی فاقہ سے نکا لئے میں اگر ہم نے خوالدی ندی تو اسے کا کہ ایک سے انہ ہوتا ہوتا ہے۔ نوجو ان سے کو کریوٹینی فاقہ سے نکا لئے میں اگر ہم نے خوالدی ندی تو اسے کے خوال سے کا میروٹینی فاقہ سے نکا گئے میں اگر ہم نے خوالدی ندی تو اسے کا کہ ایک میروٹینی فاقہ سے نکا گئے میں اگر ہم نہ نہا ہوتا ہے۔ نوجو ان سے کا کہ میں دور ہارے کے نوجو ان سے کا کہ میں دور ہارے کرا کے کہ ایک کریوٹینی فاقہ سے نکا گئے میں اگر ہم کی تو اسے کا کہ ایک کریوٹی کریوٹینی فاقہ سے نکا گئے میں اگر ہوں کو تیجو کیا کہ میں دور ہارے کرا کی کرا کے کہ کریوٹی کو کریوٹی کو کریوٹی کا کہ میں دور ہارے کرا کی کریوٹی کو کرا کرا کے کہ کرا کے کریوٹی کو کریوٹی کی کریوٹی کو کریوٹی کرا کریوٹی کرا کریوٹی کریوٹی کرا کی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کریوٹی کرا کریوٹی کریو

پوچپائی کاررواینوں کے ذریع عوام کے اندر پروٹین شعود (Protein consciousness)

کو چاہئے کہ اپنی کاررواینوں کے ذریع عوام کے اندر پروٹین شعود (Protein consciousness)

پیدا کرنے اور اس سلسلہ ہیں رائے عامہ کو یہوار کرے۔ پروٹین کی ضرورت کا تخینہ مقد ار اور نوئیت و و نوں کے اعتبارے کرناچاہے کے۔ اوسط نشو و نما کے لئے پروٹین کے مرکبات ہیں ، مقسم کے ایمینو ایس ٹر ہونا صروری ہیں۔ فیر کی خال میں بعض قسم کے البید مثلاً لائمین (Lysine) اور متحقونین ایس ٹر ہونا عرور دنہ ہونا علی مے جبکہ جوار ہیں لیوٹ بین کی زیادتی متعدو ساتوں میں بیاری کا سبب رہی ہے جہاں کی خاص فیڈ ایمی اناج ہے۔ اگر چرچوانی فذا (دودھ) کا بڑے پیانہ پر استعمال لیسندیدہ چیز ہے ، گراس کا حصول بہت ہنگاہے ، کیونکہ نبا تاتی خذاکو جو انی غذاکی شکل جراستعمال لیسندیدہ چیز ہے ، گراس کا حصول بہت ہنگاہے ، کیونکہ نبا تاتی خذاکو جو انی غذاکی شکل دینے کے لئے بہت زیادہ قوت ضائع کرنی بیٹر تی ہے۔ (اسٹیشسین ہم شنم ، ۱۹۹۷)

و اکٹرسوامی نابھن کے انٹر و یو کی اشاعت کے بعد انڈین اکبریں (ہستبرہ ۱۹) نے ایک ادار پیٹ لئے کیا جس کا عنوان تھا: پر وٹینی فاقہ (Protein hunger) اس ادار یہ یں کہا گیا تھا کہ ہندستان کی مرکزی حکومت نے جب اناج کے سلسلہ میں تائیدی پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تو مشکل ہی سے بیٹ ہم کیا جاسکتا تھا کہ غلہ کی بہتا ت کے باوجو د بر وٹینی فاقہ کا مشلہ سامنے آجائے گا، جیبا کہ انڈین ایگر کیلچر رئیسرچ انسٹی ٹیوٹ کے دائر کٹر ڈاکٹر سوامی ناتھن نے نشاندہی کی ہے۔ غلوں پرزیا دہ اعتماد سے ایسی صورت حال بیس دوچار ہوں گے، جمانی تعلیقوں کے ساوہ ان میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جولوگ پر دٹینی فاقہ سے دوچار ہوں گے، جمانی تعلیقوں کے ساوہ ان کے ذہنوں پر اس کے انترات بڑیں گے اور بچوں کی ذہنی صلاحیت پوری طرح نشوونما نہسیں یاسکے گی۔

انڈین اکسیر سے مزید لکھا تھا کہ اس کو دیکتے ہوئے موجودہ زرعی پالیسی پرنظر ٹانی کی ضرورت ہے۔ گراصن سئلہ ان حد سند لول (Limitations) کا ہے جن میں حکومت کو کام کرنا ہوگا۔ زرعی پیدا وار کوجیزانی پر وٹین میں تنہدیل کرنا ہے حدمہنگا ہے۔ حکومت نے اگرجیہ متو ازن

خوراک اورگوشت ، انڈے اور پھپی کے زیادہ استعمال کی ایک جہم چلائی ہے۔ گراس کے ہاد جود عوام اپنی غذائی عا و توں (Food habits) کوبد لنے ہیں۔ ست ہیں (انڈین ایجیس ایم ہمر ۱۹۲۰) کوبد لنے ہیں۔ ست ہیں (انڈین ایجیس ایم ہمر ۱۹۲۰) کوبد لنے ہیں۔ ست ہیں (انڈین ایجیس ایک ہنگا مہکھڑا موگیا۔ حتی کہ کچھ انہتا لیسند لوگوں نے مطالبہ کیا کہ ڈو اکٹر سوامی ناتھن ایکر کیلچرل انٹی ٹیوٹ کے عہدہ سے استعفا دیں ، کیونکہ وہ اس تومی اوارہ کی صدارت کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ اس کے بعد ڈواکٹر سوامی ناتھن باکیل خاموش ہوگئے اور بات آگے نہ بڑھ سکی۔

اسس کی وجدیہ ہے کہ ہندستان کے روایتی مذہب ہیں جان کو ما رناسب سے بڑاگناہ میں اس کی وجدیہ ہے کہ ہندستان کے روایتی مذہب ہیں جان کو روایتی طور پر بیہاں سے اور چونکہ گوشت کو غذا بنانے کے لئے جاندار کو مارنا پڑ تاہے ، اس لئے روایتی طور پر بیہاں کے سبزی خوری (Vegetarianism) کو معیاری خوراک قرار دیاگیا ہے ۔ خاص طور پر بگا کے کو دلوی (Goddess) بتایا گیا ہے (111/206) ہیں دکا وطبی مشال سے اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مو مدانہ عقیدہ کس طرح انسانی ترتی ہیں رکا وطبین جاتا ہے۔

ہندستان ایک ابسا ملک ہے جس کے پاس بے شمار وس کل اور امکا نات موجود ہیں۔
اس کے با وجود وہ اب تک صبح معنوں ہیں ترقی یافتہ ملک نہ بن سکا۔ اس کی واحد وجراسی تسسم کی مشرکا نہ بندشیں ہیں جفول نے اسس کی ترتی کا راس ندر وک رکھا ہے۔ یہ راستداس وقت سک رکا دہندگیا جائے۔
سک رکا دہے گا جب یک ملک کو ان غیر حقیقی بندشول سے آزاد مذکیا جائے۔

سأئنس كاظهور

پورپ کی نا ریخ بین چی صدی عیسوی سے لے کر دسویں صدی عیسوی تک کے زما نہ کو تاریک دور (Dark Ages) کہا جا تا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے حب کہ پورپ تہذیب وتمدن سے کامل طور پر دور تھا :

A period of intellectual darkness and barbarity (III/380)

گراس تاریک دور کا تعلق صرف یورپ سے تھا۔ عین اس وقت جب کہ یورپ پڑتاریک دور" کا اندھیرا چھا یا ہوا تھا ، اسلامی دنیا بیں تہذیب کی روشنی پوری طرح موجودتھی ۔ برطرینڈرس کے الفاظیں ، طھیک اسی زمانہ میں ، ہندستان سے اسپین سک اسلام کی عالیشان تہذیب طہوریں آنچکی تھی :

From India to Spain, the brilliant civilization of Islam flourished (p. 395).

یه اسلائی تهمذیب بوسسل اور اسپین میں داخل ہوکر لورپ کے اندر تک پینے چکی تھی،
اس نے لورپ کے لوگوں کومت ٹرکیا۔ مغربی لورپ کے طلبہ اسپین کی اسلامی لونیور سطیوں بی تعلیم کے لئے آنے لئے۔ مسلم دینا کے بہت سے لوگ نکل کر لورپ پہنچے۔ جب لورپ و الوں کو معلوم ہو اکہ سلمان علم کے اعتبار سے ان سے بہت آگے جاچکے ہیں تو انفول نے مسلم نوں کی کت الوں کا ترجمہ لا تینی زبان میں کرنا نشروع کیا۔ انسائی کلو پیڈیا برطانیکا دیم ۱۹) کے مقالہ نگار نے لکھا ہے کہ اسس وقت مسلانوں بیں ایسے کتب فانے تھے جن کی کت بوں کی نداد ، ، ، ، ، اجلد و ں سے زیاد ہ تھی۔ وہ تمام بنیا دی لٹر بچرب نے لورپ کی نشأة شانیہ کو انجارا، وہ ملم لا مبربولیں کی عربی کت ابوں کے ترجمہ سے حاصل کی گیا تھا ؛

Most of the classical literature that spurred the European Renaissance was obtained from translations of Arabic manuscripts in Muslim libraries (15/646).

موجوده زماندین کثرت سے ایسے عققین پیدا ہوئے بین جنموں نے داختے لفظول تیاس

وا تعد کا عتراف کیا ہے کہ عربول کی تحقیقات کے ذریعہ پورپ میں جدید سائنس کا دور شروع ہوا، مثلاً گتا ولی بال ، رابر مصربی بریفالٹ ، ہے ایم را برٹس ، مانٹ گومری واٹ وغیرہ -

اس لحاظ سے یہ کہنا سے ہوگاکہ یہاں جوبات کہی جار ہی ہے وہ عالمی طور پر ایک تسلیم شدہ بات ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ دوسرے لوگوں نے جس واقعہ کو "ناریخ مسلم" میں ککھ رکھا ہے، اس کے متعلق ہمار اکہنا ہے کہ اس کو" تاریخ اسسام" میں ککھا جائے۔ اس کوانسان کے خاسے نکال کر خدا کے خاسے اللہ کے خاسے نکال کر خدا کے خاسے اللہ کے خاسے اللہ کے خاسے اللہ کا جائے۔

جندمث ليس

قدیم زماندیں مشرکا ندعقا نُد کے تحت چیزوں کو مقدس مان بیا گیا تھا۔ اس فرہن نے چیول کے بارے بیں آزا دا ندعور و فکر کا دروازہ بند کر رکھا تھا۔ توحید کے انقلاب نے تاریخ بیں پہلی بار از ادانغور و فٹ کرکا احول پیدا کیا۔ ہر معاملہ میں بے روک ٹوک تیقیق اور مطالعہ کیا جانے لگا۔ اس طرح توحید کے انقلاب نے تاریخ بیں بہلی بار با قاعدہ طور پرسائنسی غور و فکر کی بنیا در کھی۔ اس سے پہلے بھی اگر چی انفرادی سطے پر بعض انتخاص نے سائنس کی تحقیق کی تھی گرماحول سے ازگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کو یذیر الی نہیں بی۔ اور ان کا کام آگے نہ بڑھ سکا۔

عام طور پر دور بین کاموجب گلیلیو (م ۱۹۳۲ء) کو مجھا جا تاہے۔ گرفیح یہ ہے کہ ابواسی ق ابر اہیم بن جندب (م ۶۷۹ء) نے افلاک کا مطالعہ کیا۔ اس نے دور کی چیزوں کو دیکھنے کے لئے پچھ اصول اخذ کئے اور اس کے مطابق ایک دور بینی آلہ ایجب دکیا۔ گلیلیونے اس ابتدائی دور بین کو مزید ترقی دی۔ یہ فن آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ موجودہ زمانہ کی ایکٹرائک دور بینوں یک

بايهنجا-

جدید سائنس کی بنیا د تجربات پریم میروت دیم زیان مناف قسم کے تو ہماتی عقائد تجربات کی راہ میں مناف قسم کے تو ہماتی عقائد تجربات کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے اور اس کی تربیری ترجمہ ہوئر اور رہ بیں پہنچیں ۔ یہ ذہن ترقی کرتا را ایہاں میک کہوہ چیز وجودیں آئی جس کوموجودہ زیانہ میں تجرباتی علم (Experimental knowledge) کما جاتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں یہ تب ہم کیا جا تاہے کہ زمین سورج کے گردگول دائرہ میں نہیں گھومتی بلکہ بیفنوی صورت کے مداری گھومتی ہے۔ سیار ول کی بیحرکت آج کسپ لر کے تیسرے قانون (Kepler's third law) کے نام سے شہورہے۔ گر اس کا نناتی واقعہ کو ابت دائی طور پڑب نے دریافت کیا وہ ابوعب دائٹ محد بن جا بر البنّانی (م ۹۲۹) ہے۔ اس نے اپنی فلکسی ای مشاہدات کے ذریعہ اس حقیقت کومعلوم کیاا ور اس کے بارے میں کتاب توجم موکر یورپ بہنچی اور جب مید تجرباتی سائنس کوظہور میں لانے کاسب بنی۔

ابوغلی من بن الهینم (م ۱۰۲۱) تاریخ بین پیهانتخص بیجب نے مادی اجمام بین جمود (Inertia) کاتصور دیا۔ اس کی یہ دریافت نرجمہ موکر بورپ پینچی۔ وہاں کے اہل سے الم المسلم نے اس کو پڑھاا وراسس پرمز بیر تحقیقات کی۔ یہاں تک کہ وہ چیز وجود میں آئی جس کو مادی اجمام کی حرکت سے بارے میں نیوٹن کے پہلے قانون کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ دراصل ابن الهیشم ہی ہے جس نے اولاً یہ دریافت کیا کہ روشنی ایک مقام سے دو سرے مقام تک جانے کے لئے ایسالاست منتخب کرتی ہے جس موجودہ وہ زمانہ میں فرما کے اصول منتخب کرتی ہے جس میں کم سے کم وقت لگے۔ یہی دریافت ہے جوموجودہ زمانہ میں فرما کے اصول (Fermat's principle)

زبین کی عمر

زین پرانسان کے ظہور کی قطعی تاریخ سائنس کو انول کو معلوم نہیں۔ تاہم انھوں نے ا یسے انسا فی ڈھانچے دریافت کے ہیں جن کے متعلق ان کا یقین ہے کہ وہ دس ہزار مال قبل سے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس بنا پر اسس معاملہ میں بائسب کے بیان کو سائنس دال نے نہیں کرتے ۔ بائبل کی کنا ب پیدائشس میں انسانی نسلوں کی جو تاریخیں دی گئی ہیں اس کے مطابق زمین پر آ دم کا ظہور حضرت مسے سے ، سوسوسال پہلے ہوا۔ حتی کہ 29 اکے عبر انی کلینڈر میں حساب لگا کربت یا گیا تھے کہ انسان ابتدار فرمین پر ۲۳ می کا مسال پہلے ظہور میں آیا۔ جد بدسائنس سے نزدیک پر حساب مفتی خیز حد میک غلط ہے۔

عیسانی حضرات نے اس طرح زین کی پوری تا ریخ کو ، بائسب ل کے مطابق ، صرف کچھ ہزا ر سالوں میں سمیٹ دیا تھا۔ اس حساب کے سائنسی طور برغلط ہوئے کا اظہار اٹھا رویں صدی ہیں جمیز ہٹن (James Hutton) کی تحقیقات سے ہوا جوطبقات الارض کا ماہرتھا۔ اس نے اپنی ساری عرصی نوروں کا مرسی کی بناوٹ کا مطالعہ کیا۔ اس نے ثابت کیا کہ زمین اپنی موجو دہ شکل میں کر وروں سال کے اندر تب رمونی ہے۔

اس کے بعد انبیویں صدی میں چارلس لائل (Charles Lyell) کے مشا ہدات نے ہمٹن کے نظریہ کی مزید تصدیق کے والس لائل کی مشہور ڈمرون کا ب طبقات الارض کے اصول ہمٹن کے نظریہ کی مزید تصدیق کے والس لائل کی مشہور ڈمرون کا ب طبقات الارض کے اصول (Principles of Geology) حب کی پہلی جب للہ ۱۸۳۰ میں شائع ہوئی، وہ بڑی حد تک اس کا سبب بن کہ بائس کا حمایی پیانہ سنجیدہ بحث کے قابل نہ رہے جقیقت یہ ہے کہ لائل کی کمت ابوں کا نیتجہ تھا کہ وسیع تر دنیا اس پر مطمئن ہوگئ کہ بائبل کا بیان فلط ہوسکتا ہے۔ جب کہ اس سے بہلے یہ نا قابل قیاس تھاکہ بائس کے بیان کو غلط سمجھ اجائے:

Indeed, Lyell's books were largely responsible for convincing the world at large that the Bible could be wrong, at any rate in some respects, a hitherto unthinkable thought (p. 29).

اس قسم کے نظریات بورب کی علمی نرقی میں رکاوٹ بن گئے۔ حب شخص نے بھی اس سے مختلف نظریہ بیٹ میں اس کوغیر فارس باکراس کو مستوجب سزا قرار دے ویا گیا۔ گراسلام بی اس قسم کے غیرواقعی نظریات موجو دند تھے ، بہی وجہ ہے کہ اسپین میں جب اسلام کے زیر اثر سائنسی تحقیق کا کام نشروع ہو اتو و ہاں انھیں خرب کی طرف سے کوئی مخالفت بیٹ سنہ آئی۔ یونانی عسلوم یونانی عسلوم

یورپ کاجب دیدتر قیاتی عهد ۱۱ وی صدی میں شروع ہوا۔ جس کو عام طور پر نشأة شانیہ (Revival) یا (Revival) کے شانیہ یا زسر نوزندگ ۔ اہل یورپ اپنے اس دور کار شنتہ ایک مخربی ملک ہیں ۔ یعنی نت و شانیہ یا از سر نوزندگ ۔ اہل یورپ اپنے اس دور کار شنتہ ایک مخربی ملک یونان سے جوڑتے ہیں ۔ و و ظاہر کرتے ہیں کہ یورپ کا دورجب دید در اصل یو نان کے دوردت دیم کا احب و ثانی ہے ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یورٹ اصب و شاکر احب و و یورپ کی تاریخ میں پہلی بار بہتے س آیا ۔ چنا کی منصف مزاح محقیقن نے سیام کیا ہے کہ معرب کی رہنا سان

براه داست طور پرعربول کی دین ہے۔ بریفائٹ نے کھائے کہ ہماری سائنس کے لئے عربول کی دین صرف بنہ بیں ہے کہ انتقابی نظریات دئے۔ سائنس کے لئے عرب کلیمر کی دین اسس سے مجم ذیا دہ ہے۔ وہ اپنے وجو دیے لئے عربول کی مرہون منت مے :

The debt of our science to that of the Arabs does not consist in startling discoveries of revolutionary theories. Science owes a great deal more to Arab culture, it owes its existence (Making of Humanity, 190).

بریفالٹ نے مزیدلکھاہے کہ یہ بہت زیادہ قرین تیاسس ہے کھربوں کے بغیر جب دبیر صنعتی تہذیب سرمے سے پیدا ہی نہ ہوتی:

It is highly probable that but for the Arabs, modern industrial civilization would never have arisen at all (p. 202).

انسائیکلوبیڈیابرٹانیکا (۱۹۸۳) کے مقالہ نگار نے لکھاہے کہ کتب فاندا سامی معاشرہ کا ایک اہم بہلوتھا۔ کثرت سے ایسے ادارے موجود تھے جن کے یہاں ایک لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود ہوتی تھیں۔ وہ بنیا دی لٹر پچرس نے پورپ کی نٹ و نانیہ پیدائی، اس کا بواحشہ لم لائبریریوں کی عربی کتابوں کے ترجیسے عاصل کیا گیا تھا:

Most of the classical literature that spurred the European Renaissance was obtained from translations of Arabic manuscripts in Muslim libraries (15/646).

کچھ لوگوں کے نزدیک ، عربول کا کارنامہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اتھوں نے یونانی علم کو بندر ہے۔ ترجمہ لورپ کی طرف نتقل کیا ۔ پروفیسہ ہٹی نے لکھا ہے کہ لونا نی کلچرکا دھارااہیں اور سسلی سے عربول کے ذریعہ لورپ کی طرف موٹردیاگیا ، جہاں اس نے یورپ کی نشأ ہ نانیہ ہیدا کرنے میں مدددی :

This stream (of Greek culture) was redirected into Europe by the Arabs in Spain and Sicily, whence it helped create the Renaissance of Europe (p. 307).

گریہ بات میچ نہیں۔ کیوں کہ یونانی فلسفیوں سے ویوں کوجو چیز کی تھی وہ نظری جنیں تھیں نہ کو بی علم ، بالفاظ دیگر انھوں نے یونا نیوں سے نلسقہ پا یا تھا۔ انھوں نے یونا نیوں سے سائنس نہیں پائی تھی جس کا ان کے یہاں وجود ہی نہ تھا۔ سائنس یا تجربی علم مسلمانوں کی ایجا دہ ہے۔ وہ اس علم کک تاریخ یں بہلی بارپہنے۔ اور دوسری اقوام کو دبشمول یورپ اسے ختقل کیا۔ برٹرینڈر س نے درست طور پر لکھا ہے کہ سائنس ، عربوں کے وقت تک دو پہلود کھی تھی ۔ برٹرینڈر س ناکہ ہم چیزوں کو جائیں۔ (۲) ہم کو اس قابل بہنائکہ ہم چیزوں کو کریں ۔ یونانی ، باستثناء ارشمیرس ، ان دویس سے صرف پہلی چیزسے دلیپ رکھتے تھے … سائنس کے علی استعمالات میں دلیپ والاً تو ہم پرستی اور جا دوئے ذریعہ آئی :

Science, ever since the time of the Arabs, has had two functions: (1) to enable us to know things, and (2) to enable us to do things. The Greeks, with the exception of Archimedes, were only interested in the first of these ... Interest in the practical uses of science came first through superstition and magic (The Impact of Science on Society, p. 29).

برطرین درس نے مزید لکھاہے کہ آج کے ایک تعلیم یافتہ کو میہ ایک کھلی ہوئی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہمی بات کو باننے سے پہلے شاہدہ کے ذریعہ اس کی تحقیق کی جائے ندکھ خس تقلیدی طور پر اسس کوان ایا جائے ہے۔ گریم کل طور پر ایک حب یہ یہ نقطہ نظر ہے جو بشکل ہی ، اویں صدی سے پہلے اپنا وجو در کھتا ارسطونے دعویٰ کیا کہ عور توں کے منھ میں کم دانت ہوتے ہیں۔ اگر جبہ اس نے دوست دیاں کیس ، وہ ایباند کرسکا کہ اپنی بیوی کے منھ کو کھول کر دیکھے اور مشاہدہ کی بنیا دیر اپنی رائے قائم کرے۔ برطرین گررس نے اس قسم کی بہت سی مثالیں دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ارسطونے بلائحقیق بہت سی باتیں برطرین گررس نے اس قسم کی بہت سی مثالیں دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ارسطونے بلائحقیق بہت سی باتیں کہہ دیں اور بعد کے لوگ بھی برست و ربلا تحقیق ان باتوں کو دہراتے رہے۔ (صفحہ ۱۷)

سائنس کے لئے ضروری ہے کہ چیزوں کی ماہیت جاننے کے لئے گہرائی کے ساتھ ان کامشاہدہ اور تجربہ کیا جائے ۔ گربو نانیول میں اور دوسری فت میم قومول میں اس کا ماحول موجو د سرتھا۔ کیوں کہ خدا کے سوا دوسری چیزوں میں بھی تقدس کو لمنے کی بنا پر ایس ہواکٹنمام چیزیں لوگوں کی نظریس مقدسس اور پر اسرار ہوگئی تقییں۔ اس کے نتیجہ میں ہر قوم کے اندر جا دو اور تو ہم پہنتی اور غیر اللہ کی تقدیس کا عام رواج ہوگیا تھا۔ یہ ذہن اسٹیا ، کی سائنسی تحقیق میں مانع بن گیا۔ اگر لوگوں کے ذہن میں یعقید میں میں اور کے دور پر ہوتے ہیں یا چینروں میں پر اسرار قسم کے دیو تائی اوصاف بیٹھا ہوا ہو کہ واقعات جا دو کے زور پر ہوتے ہیں یا چینروں میں پر اسرار قسم کے دیو تائی اوصاف بھی ہوئے ہیں توالیسی صالت میں ان کے اندر تحقیق کا ذہن نہیں اجر کیا۔ ایسی صالت میں وہی چیز ابھرے گے جس کو برٹر مینڈر کس نے جا دوا ور تو ہم بہتے۔ تعبیر کیا ہے۔

قدیم زیانه کے عرب خود بھی اسی قسم کے تو ہمان میں بہتلا سے۔ یہ توہمات دوسری توہوں کی طرح خود ان کے لئے بھی ایک ذبنی روک (Menti block) بنا ہو اتھا۔ اسلام کے ذریع جب ان کے اندرف کری انقلاب آیا توان کے درمیان سے اس زہنی روک کا خاتم ہوگیا۔ اب وہ چیز کوصرف چیز کے روپ میں دیکھنے لئے جب کراس سے پہلے ہر چیز انھیں مقدسس اور پراسسرار دکھائی دے رہی تھی۔ یہی و وف کری انقلاب ہے جس نے عربوں میں پہلی بارسائنسی ذہن پیداکیا اور اسس میں ترتی کرکے وہ ساری دنیا کے لئے اس چیز کو دینے والے بنے جس کو موجودہ زیانہ میں سائنسس کہاجا تا ہے۔

عاوم طبيعى

آرنلڈ لوائن بی نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ سائنس نطرت کوا ستعمال کرنے کاعلم ہے ، یہ نظرت کروروں سال سے ہماری دنیا میں موجودتھی ۔ بھر نظرت کو کمنٹرول کرنے اور اس کو انسان کے استعال میں لانے میں اتنی دیر کیوں نگی ۔ پھر اسس نے خو دہی اس کاجواب دیا ہے کہ قدیم نہانی نظرت انسان کے لئے پرست ش کاموضوع بنی ہوتی تھی ۔ اور جس چیز کوانسان پرشش کی چیز بھے ہے ، عین اسی وفت وہ اس کو استعال اور تنے کی چیز نہیں سمجوس تا۔

آرنلڈ ٹوائن بی نے بجب اطور پر تھا ہے کوت پر انسان کے لئے فطرت صون فطری ذرائع کے
ایک ذخیرہ کے ہم عنی ذھی۔ بلکہ وہ دیو تامقی، وہ اسس کے لئے یا درگیتی تھی۔ اور زمین پر بھیلی ہوئی
نباتات، اسس کی سطح پر گھونے والے چوا نات، اس کے اندر جھپی ہوئی معدنیات، سب کسب
فدائی اوصاف کی مالک تھیں۔ ہی جسال تام فطری منطا ہر کا تھا۔ جیتے اور ندیاں اور سمندر، پہاڑ
زلز لے اور کہبل کی گرج اور جیک ، سب دیوی دلوتا تھے۔ یہی ت دیم زمانہ ہیں تمام انسانیت کا فرم ہر بنتھا:

For (the ancient man) nature was not just a treasure trove of "natural resources" but a goddess, "Mother Earth". And the vegetation that sprang from the earth, the animals that roamed the earth's surface, and the minerals hiding in the earth's bowels, all partook of nature's divinity. So did all natural phenomenon — springs and rivers and the sea; mountains; earthquakes and lightening and thunder. Such was the original religion of all mankind.

Arnold J. Toynbee, Reader's Digest, March 1974.

جس فطرت کو انسان معبود کی نظرے دیجھا ہو ،اس کو وہ تحقیق اور سخیر کی نظرے نہیں دیکھ می ا ٹوائن بی نے مذکورہ تاریخی واقعہ کا اظہار کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا ہے کہ فطرت کے تقدس سے اس دور کوجس نے ختم کیا وہ توحید (Monotheism) کا عقیدہ تھا۔ توحید کے عقیدہ نے فطرت کو معبود کے متعام سے آثار کر مخلوق کے متعام پر رکھ دیا۔ فطرت کے مظا ہر کو پرستش کی چیز قرار دینے کے بحائے اس کو سنچ کی چیز قرار دے دیا۔

توحید کا پرنظریہ کھیے دور میں کام بغیرسٹیں کرتے رہے ہیں۔ تا ہم کھیے بغمروں کے زیارہ یں توحی کی تخریک صرف شخصی اعسلان یک محدود رہی ، وہ انقلاب عام کے مرحلہ تک نہیں ہیں ۔ یغیراس ا ملی الله علیه وسلم اور آپ کے اصحاب کی کوششوں نے توحید کے عقیرہ کو انقلاب عام کے مرصلہ مک پہنیا دیا-اس کے بعداسس کے لازمی تتیج کے طور برفطرت سے بارہ میں تقدس کا وبن خستم ہوگیا۔ اب انسان نے نطرت کو اس نظرسے دیجینا نشروع کیا کہ وہ اس کوجانے اور اسس کو این کام یں لائے۔ یعن سلسل جاری رہا۔ یہاں تک کدوہ موجودہ سائنسی دور تک بیخ گیا۔ انب ائیکلوییڈیا برٹانیکا (۱۹۸۴) کے مقالہ نگارنے فزیکل سائنس کی تاریخ کے تحت لکھا ہے کہ یونانی سائنس دورری صب ری عیبیوی کے بعد تعطل کا شیکار مرکئی ۔ کیونکہ رومیوں کو اسس سے کوئی دلیسی نتھی۔ساجی دباؤ، سیاسیختی ،اورحبرج کے ذمہ داروں کی مخالف علم پالیسی کا پنتیم ہوا کہ یو نا نی علماء اپنے وطن کو بھیوڑ کو منسر ق کی طرف چلے گئے۔ ساتویں صدی عیسوی میں جب اسلام كوعروج ہواتواسلامى دنيا بين تبخر كاراس تسم كے علما دكو يذييرائي مامسل ہوئي۔ بينتريوياني كتابين عربي مين ترجمه كى كبيل عربول في قديم يونانى علم بركي بهت ابم اصلف كئه - بار موين اور تير ہویں صدی میں جب مغربی اورپ میں یو نانی علوم سے دلجیسی پیدا ہوئی تو بور بی اہل علم انسس علوم کی تحصیل کے لئے مسلم اسپین جانے لگے۔عربی کتا بول کے لا تینی ترجموں سے مغربی یورپ میں سائنس کااحسیا ، ہوا۔ قرون وسطی سے یہ اہل علم اعلیٰ کمال کے درجہ یک پہنیے اور انھوں نے سولھویں اورستر ہویں صدی کے سائنسی انقلاب کی زمن تیارکی:

Scientist of the Middle Ages reached high levels of sophistication and prepared the ground for the scientific revolution of the 16th and 17th centuries (14/385).

موسیولیبال نے "تمدن عرب" یں لکھا ہے کہ پورپ میں عرب علوم سلیب جب کو رہے ذریعہ نہیں بہتے ، بلکہ اندلس بسلی اور اٹلی کے ذریعہ سے پہنچے ۔ ۱۱۹۳ء میں طلیطلہ کے رئیس الاس اقفہ رمیوں (Remond) کی سرئیتی میں مترجین کا ایک اوار ہ تائم ہوا جس نے منتلف فنون کی مشہور عرب کتا ہوں کا ترجہ لاتینی نہ بان میں کیا۔ ان ترجوں سے پورپ کی آئکھوں کو ایک نئی و نیا نظر آنے لگی ۔

چود مویں صدی کاس ترجمہ کاسلہ جاری رہا۔ نہ صرف رازی ، ابن سینا اور ابن رسٹ دوغیرہ کی کتابیں بلکہ جاید ہویں صدی کا اسلو ، اقلید س، بطلیموس وغیرہ کی کت بول کا بھی عربی ترجمول سے لائینی زبان میں ترجمہ کی گیا۔ ڈاکٹر گلکرک نے اپنی تاریخ یں تین سوسے زیادہ عربی کت بول کے لائینی ترجموں کا ذکر کیا ہے۔ (تمدن عرب)

دوسرے مغربی علما دنے مزید کھل کر اس تاریخی حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ شلاً رابرٹ بریفالٹ نے کھا ہے کہ یونا نیوں نے سٹم پیدا کیا۔ تعیم کی اور اصول مقرر کئے۔ گرمفعسل اور طویل مثا ہدہ کی شقت اور تجرباتی تحقیق یونانی مزاج کے لئے بالک اجنبی تھی جبس چیز کو ہم سائنس ہتے ہیں وہ نئے تجرباتی اور مثا ہداتی اور حسابی طریقوں کے نتیجہ میں پہیدا ہوتی ہے اور میرچیز لورپ کو عربوں کے ور بعرسے بی جبد برسائنس اسلامی تہذیب کی سبسے زیادہ ظیم دین ہے۔

اس قسم کی تفصیلات دیتے ہوئے برلفالٹ نے کہاہے کہ ہماری سأنسس پرعربوں کاجواحسان ہے وہ صوف بینہیں ہے کہ امخوں نے ہم کو انقسلابی نظریات کی بابت حیرت نیز دریافیتس عطاکیں۔ سُانس اس سے بھی زیادہ عرب کلچرکی احسان مندے، وہ یکہ اس کے بغیر حدید سائنسس کا وجود ، می نہ ہوتا :

The debt of our science to that of the Arabs does not consist in startling discoveries of revolutionary theories; science owes a great deal more to Arab culture, it owes its existence. Briffault, Making of Humanity, p. 190.

جارج مارش (George Sarton) جو کظوم مائنس کامشہور مورخ ہے، اس نے کھلے کہ قون وسطیٰ کی سب سے زیادہ بنیادی اور سب سے زیادہ واضح کامیب بی مجرباتی روح کو بیدا کرنا تھا۔ اور میروح اصلاً مسلانوں نے بیدا کی جو بارھویں صدی عیسوی بیک جاری رہی۔ اسلام کی دین

اسلام نے اس سل میں دواہم ترین کام انجب م دیا ہے۔ ان ہیں سے ایک ہے ذہنی رکاوٹ (Mental Block) کودور کرنا۔ جو ترقی کی طرف فرکرنے یں مانع بنی ہوئی تھی۔ دو سرے ، فئے ترقی آنا ذکرنا۔

۔ ذہنی رکاوٹ کو دورکرنے سے مرادان پیا کو تقدیس کے مقام سے ہٹا ناتھا۔ پر بالشبہیب سے زیا دہ شکل کام تھا۔ یہ کام دور نبوت میں اور ضلفائے را شدین کے زبانہ میں پوری طرح انجام یاگیبا۔

علی آغاز کا کام اگر چر پہلے دور بین شروع ہو چکا تھا ، تا ہم اس کا با قاعدہ آغاز عباسی دور صحومت بی بیت الحکمت کے قیام (۴۸۳۲) کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد اسپین اور سسلی بیری سلی بیٹ کر حد بیر بین افلاب صومت کے زمانہ بیں مزید طاقت کے ساتھ جاری رہا۔ اور آخر کا راور پ بیس بہتے کر حد بیر بیت انقلاب کا باعث بنا۔

پہبات عام طور پرت کیم کی جاتی ہے کہ موجود ہنر قبیوں کا تعلق صنعتی انقلاب سے ہے۔ یہ ایک حقیق تنقل ہے ہے۔ یہ ایک حقیق تن انقلاب نہیں من موقی ہیں۔ اور خود صنعتی انقلاب نہیں سے اندر جھیبی ہموئی جا منتوں کے استعال کا دوسرا نام ہے۔ انسان نے کوئلہ کو انرجی ہیں تبدیل کیا۔ اس نے ہوئی طاقتوں کے جنر بیٹر جب الکریجلی تیار کی۔ اس نے معدنی است یا کو نکال کر انھیں شینوں کی صورت ہیں ڈھالا۔ اس طرح صنعتی انقلاب وجود ہیں آیا۔

اب وال بیب کریت اولاکوں سال سے زمین کے اوپر موجود تھیں، پھر اسلام سے بہلے کا اس کا دیں موجود تھیں، پھر اسلام سے پہلے کا انسان ان پر وہ علی کیوں نہ کر سکا جس کے نتیجہ میں وہ ان سے ترقی یا فقہ تمرن توشکیل دیا۔ اس کا جواب صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ '' شرک '' اس علی کی را ہ میں ما نع تھا۔

شرک کیاہے، نٹرک نام ہے مظاہ ونظرت کی پرستش کا۔ بالفاظ دیگر، فطرت کی چیزوں کوتھاں مانے کا ذہیں ۔ محص کی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نمام علوم زبانوں میں انسان مظاہر فطرت کو معبور سمجھ کران کا پرتار بنا ہوا تھا۔ یو نانی تہذیب، مصری تہذیب، روئ تہذیب، ایر انی نہذیب۔ غرض دورت دیم کی تمام تہذیبیں مشرکا نتہذیبیں تھیں۔ ونبا کا ہر نمایاں واقعہ، خواہ وہ زبین اور دریا اور پہاڑ ہویا سورج تہذیبیں مشرکا نتہذیبیں تھیں۔ ونبا کا ہر نمایاں واقعہ، خواہ وہ زبین اور دریا اور پہاڑ ہویا سورج اور چاند اور سنادے، سب کسب انسان کے لئے پیستش کا موضوع ہے ہوئے تھے۔ اسلام نے ان چیزوں کو بیستش کے مقام سے ہٹایا۔ اس کے بعد ہی اسس چیز کا آغاز ہواجس کوسائنسی انسان ہی ابعد ہی اسس چیز کا آغاز ہواجس کوسائنسی انسان ہے بعد ہی اسب کے بعد ہی کے بعد ہی کے بعد ہی اسب کے بعد ہی کے بعد ہی



نظاممى

علمی ترقی کے لئے آزا دار تحقیق کا ماحول انتہائی طور بہضروری ہے۔ تدیم زیانہ می فنگف قسم کے خود ساختہ عقائد کی وجہ سے آزا دار تحقیق کا ماحول باتی نہیں رہا تھا۔ قدیم نہا نہ ہیں بار بار ایسا ہوا کہ ایک فرمین اور صاحب علم آدمی غور وف کر کرتے ہوئے کسی حقیقت یک پہنچا۔ گر حب اس نے اپنا خیال لوگوں کے سامنے بیش کیاتو وہ اس کو اپنے تو ہماتی عقائد کے فیرموافق پاکر اسس کے فالف بلکہ وشمن بن گئے ۔ نتیجہ یہ مواکد اس کا فسکر مزید آگے نہ برط ہ سکا۔

یونان کے فلسفی سقراط (Socrates) کو زبر دستی زبر کابیب الم بلاکر بلک کردیاگیا-اس کا جرم یہ تقاکہ وہ ۔۔۔ ان دیوتا وُں کو نظراند از کرتا ہے جس کوشہر ایت صنغر کے لوگ پوجتے ہیں۔ وہ ندمہب میں نئے نئے طریقے نکا لیا ہے ، وہ یونان کے نوجوانوں کے ذہن کوخراب کرر ہاہے۔ سقراط کو بلاک کرنے کا یہ واقعہ ۳۹ قبل سے بیش آیا۔

گلیلیونے زمین کی گردش کے نظریہ کی تا ئید کی تورومی کلیسااس کا سخت وشمن ہوگی۔ اس پر ندہبی عدالت بیں مقدم چیلا یا گیا۔ اس کو اندلیشہ ہواکہ اس کو موت سے کم کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ چنا پخہ اسس نے فلکیا تی نظریہ سے تو بہ کرلی۔ اس نے رومی کلیسا کی عدالت کے سامنے ان الفاظیں اپنے دجوع کا اعسلان کیا :

" یں کلیلیو، عرب سال، آپ نوگوں کے سامنے گھٹے ٹیک کرانجیل مقلاس کوگواہ بناکر اس پر اپنے دونوں ہا تھ رکھ کراپنی خلطی کا اعتراف کرتا ہوں ، اور زمین کی حرکت کے بعیداز حقیقت دعوے سے دست بر دار ہوتا ہوں ، اس سے انسکا دکرتا ہوں اور اس نظریہ کوقابل نفر سن خیال کرتا ہوں ۔"

یرکوئی ایک وا تعدنہ تھا۔اسس زما نہ پیشتی علماء کا یہ عام طریقہ تھا۔ نئی حقیقیتوں کی گھوج اورنطرت کے دا زول کی تلاسٹ جس کانا م سائنس ہے ،ان کو انھول نے صدیوں تک ممنوع بنائے رکھا۔ ایسی چیزوں کو کا لاعلم ، جادو ،اورسٹ یطانی تعلیم بتا یاجاً تا تھا۔ ان حالات یس نامکن تھساکہ تحقیق و تلاسٹ کاعمل مفید طور بر جاری رہ سکے۔ قرون وسطی ہیں بدکام بہلی با رمسلمانوں کے ذر بعی شروع ہوا۔ کیونکہ قرآن کی تعلیمات نے ان کے ذہمن سے وہ تمام رکا وٹین خستم کر دیں جو گلیلیو جیسے بوگوں کی راہ میں حائل تھیں۔

اس کی ایک مثال نظامته کی گروشس کا معاملہ ہے۔ اس معاملہ سے نقط اُنظر کی حوصد افزائی پہلی باراسلامی انقلاب کے بعد ہوئی ، اور بھر مزید ترقی کرتے ہوئے وہ جدید دریا فت یک بنجی۔ مذبی باراسلامی انقلاب کے بعد ہوئی ، اور بھر مزید ترقی کرتے ہوئے وہ جدید دریا فت یک بنجی۔ قدیم بونان میں ایک عالم فلکیات گزراہے جس کو ارسٹارکس (Aristarchus of Samos)

ہاجا تاہے۔ اس کا انتقال ۲۷۰ ق م بیں ہوا۔اس نے شمن نظام کا مطالعہ کیاا ورغالباً بہب بی بار ہناجا تاہے۔ اس کا انتقال (Heliocentric) نظریہ پیشن کیا۔ بعنی پر کہ سورج مرکز میں ہے اور زمین اس کے سے مرکز میں ہوئے ورمیان مقبولیت حاصل منہ ہوئے۔
مرد گھوم رہی ہے۔ تا ہم اس کے نظریہ کولوگوں کے درمیان مقبولیت حاصل منہ ہوئے۔

اس کے بعد بطایر کوسری عبیسوی ہے۔ بطایر سن کے بعد بطایر کوسری صدی عبیسوی ہے۔ بطایر سن نے اس کے بعد بطایر کوسری میں مرکزی (Geocentric) نظریہ بیشن کیا۔ یعنی پر کوزین مرکزی اور سورج اس کے گردگوم رہا ہے۔

نین مرکزی نظریه سیحی حضرات کو اپناس عقیده کے عین مطاباتی مسوس ہوا جو انھوں نے حضرت میسے کے بعد بنا با تھا۔ ادرجس کی تصدیق آخری طور پر ۲۵ سر ۲۰۰۹) کی مونس میں ہوئی۔ قسطنطین اعظم (۲۳۰ - ۲۸۰) کے مسیحیت قبول کرنے کے بعد عبیائیت سارے دوئی عسلاقہ بیں بھیل گئی۔ اور اس کو زبر دست اقت دار ماصل ہوگیا۔ اب مسیحی حضرات نے بطابہوں کے نظریہ کی خصوصی سربہتی کی۔ اور ارسٹارکس کے نظریہ کومکل طور پر تاریخی میں طوال دیا۔ ان ائیکلو بیڈیا برطانیکا (۱۹۸۳) کے الفاظیں ،اسس کے بعد اس نفشہ کا گنات میں مزید ان ائیکلو بیڈیا برطانیکا (۱۹۸۳) کے الفاظیں ،اسس کے بعد اس نفشہ کو گئا تارہا؛

There was no further scope for cosmology in the model, which continued to be taught and used almost everywhere until the 17th century (18/1013).

مگرسلمان جوغیر تقدس کومقدس بحضے کی علقی میں مبت لانہیں تھے، انھوں نے اس معاملہ پر کھلے ذہمن کے ساتھ خالص علمی انداز میں غور کیا، انھوں نے پایا کہ آفتاب مرکزی نظریہ زیادہ قرین عقل ہے، چنا پنجہ انھوں نے اس کو اختیار کر لیا۔ ایڈ درڈ میکال برنس (Edward Mc Nall Burns) نے اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پر نظریہ کہ سورج ہما رہے می نظام کے مرکز ہیں ہے ، اب ایک ثابت نندہ وا تعربن چکا ہے۔ یہ نظریہ ابت را ڈارٹ ارس ۱۳۰۱ ق م) نے بیش کیا تھا۔ گر نقریباً چا رسوب ال بعد ارسٹارکس کا نظریہ دب گیا۔ اور بطایموس کا زمین مرکزی نظریہ غالب آگیا۔ اس کے بعد ۱۲ سوب السوب اسطارکس کا نظریہ خاب اور بطایموس کا نظریہ ساری دنیا میں لوگوں کے ذہنوں پر چپایار ہا۔ ۹۹ ما ہمیں کو پرنیکس نے بت یا کہ زمین میں کو پرنیکس نے بت یا کہ زمین میں دیا کا مرکز نہیں ہے۔ تحقیق اور فلکیاتی مطالعہ کے بعد کو پرنیکس نے بت یا کہ زمین میں دیا کا مرکز نہیں ہے۔ تحقیق اور فلکیاتی مطالعہ کے بعد کو پرنیکس اس نیتجہ پر پہنچا کر سے سورج کے گر دگھوستے ہیں۔ گرچر چ کی مخالفت کے اندلیشہ کی بنا پہ وہ اپنی تحقیقات کے نتا کے کوشنا کے کرنے سے سام ۱۵ تک رکار ہا۔

ا بینی سلمانوں نے کسی اور مضمون کو اُنٹی نتر تی نہیں دی جنتی سائنس کو۔ درخقیقت اس مید ان میں ان کی کا میابیال نہایت اعلیٰ تعییں جو اب تک دیجی نہیں گئی تھیں۔ اسپینی سلان ہلکیا ت، مید ان میں ان کی کا میابیال نہایت اعلیٰ تعییں جو اب تک دیجی نہیں گئی تھیں۔ اوسطو کے احترام کے ریاضیات ، طبیعیات ، کیمشری اور طب میں متماز ترین علی درجہ رکھتے تھے۔ اوسطو کے احترام کے با وجودوہ اس سے نہیں بچکچائے کہ وہ اسس نظریہ پرتنقید کریں کہ زبین کا کُنات کا مرکز ہے۔ انھوں نے اس امکان کو تسلیم کیا کہ زبین اپنے محور پر گردشس کرتی ہوئی سورج کے گردگھوم رہی ہے:

Despite their reverence for Aristotle, they did not hesitate to criticize his notion of a universe of concentric spheres with the earth at the centre, and they admitted the possibility that the earth rotates on its axis and revolves around the sun (p. 264).

Edward Mc Nall Burns, Western Civilization, W. W. Norton & Company Inc, New York, 1955, pp. 36.

نظام شمسی کے بارہ میں مسلمانوں کا شیحے نظریہ تک پنجینا صرف اس لئے کمن ہوسکاکہ اسلام نے بابندگ فسکرکے اس ماحول کو توڑ دیا جوانسان کے لئے ذہنی ترتی میں رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ مصنوعی بند شوں کے ختم ہوتے ہی انسانی نکر کا قافلہ تیزی سے ترتی کی طرف سفر کرنے لگا اور بالآخر اسس مرحلہ تک پہنچا جہاں وہ بسیویں صدی میں ہم کو نظراً رہاہے۔

فنطب

انسان ہردور میں بیمار ہوتے رہے ہیں۔ اس بہٹ پرفن طب بھی سی رکسی طور پر ہرز مانہ ہیں یا باجا تا ر ہاہے گروت ریم زمانہ میں کبھی فن طب کووہ اعلی ترقی نہ ل سکی جو اسسلام سے بعد سکے دور میں ،ا ور پھپروجودہ زمانہ میں اس کو ماصل ہوئی ۔

کہاجا تا ہے کہ طب کا آغاز ، قابل کا ظاصورت میں ، قدیم لینان میں ہوا۔ قدیم لیرنان میں دوہت بڑے بڑے بڑے طبیب بید اہموئے ۔ ایک ، بقراط اور دوسرے ، جالبنوس ۔ بقراط (Hippocrates) برٹے ہے بڑے ہے بڑے برائد ان ورقا میں ہے ۔ تاہم بقراط کی زندگی کے مالات بہت کم علوم ہیں۔ بعد کولوں نے تغینی طور پریہ اندانہ ولکا یا ہے کہ بقراط فالب ، ۲۹ ق میں پیدا ہوا ، اور فالباً ۲۵ ق میں اس کی وفات ہو لئے۔ حق کہ بقراط فالب ، ۲۹ ق میں پیدا ہوا ، اور فالباً ۲۵ ق میں اس کی ماریخ شخصیت (Historical figure) ہونے پر وفات ہو لئے۔ حق کہ بعض محققین کو اس کے نام ہے شہور ہیں ، الن کے تعلق بھی پیشبہ کہ کیائیا ہے کہ وہ اس کے نام سے شہور ہیں ، الن کے تعلق بھی پیشبہ کہ کیائیا ہے کہ وہ اس کے نام سے موسوم کر دیا ہے وہ اس کے اللہ وہ اس کے باب باب کہ اس کو اس کے نام سے موسوم کر دیا ہے کہ بابانا ہے کہ اس کو اللہ وہ اب ہوا ہا ہوا ، اور اللہ وہ اب ہوا ، اور اللہ وہ اب ہوا بابنوس کی بابنوس کے بابنوں کے بابنوں کے بابنوں کے بابنوں کے بابنوں کیا کو بابنوں کے بابنوں کے بابنوں کے بابنوں کو بابنوں کے بابنوں

Little is known of Galen's final year (7/850).

بطوروا تعدیہ بات صبح ہے کونت دیم ہونان ہیں کچھاعلیٰ طبی ذہن پیدا ہوئے گریقراطاورجالینوس جیسے لوگوں کا بخب م بتا تا ہے کہ قدیم بونان ہیں وہ حالات موجود نہ تھے جن میں ایسے لوگوں کو اہمیت حاصل ہوکے۔ اصل یہ ہے کہ تسبیم بینان میں طب کی نشو ونما کے لئے فضا سے نگار منہ تھی۔ طرح طرح کے تو ہماتی عقیدے اس طرح کی کھلی تحقیقات کی راہ میں حاکل تھے۔ مثلاً بھاریوں کو براسرار طاقتوں سے واب ندرزا۔ نباتات اور دواوالی استعمال میں بہت سی چیزوں کو مقدس مان لینا۔ وغیرہ۔

یونان بس طب کاآعف ز ظہور سے کے تقریباً دوسوسال بیلے اور تقریباً دوسوسال بعد کے زانہ میں ہوا۔ اس طرح یونانی طب کاز مانہ تقریباً چارسویا پاپنے سوسال ہے۔ اس کے بعد خود او نان بی بہن مزید آگے نہ بڑھ سکا۔ یونان یورب کا ایک ملک ہے گریونانی طب کا تسلسل بھیہ یورپ سیں جا دی ندرہ سکا کہ وہ حب دید مغربی طب کے ظہور کا ذریعہ بن سکے ۔ یہ و اتعہ خود اس بات کا خبوت ہے کہ قدیم یونان کا ماحول طب کی ترقی کے لئے سازگار نہ تھا۔

یونانی طب جس کو بعض انفرادی شخصیتوں نے بیداکیا تھا، وہ اپنے ظہور سے بعد تقریباً ایک ہزار سال یک غیرمروف تا بول بیں بہت رہوا رہا۔ یہاں تک کو عب اسی دور میں ان تنا بول کے ترجے کئے گئے ہو بول نے مزید اصافے کے ساتھ فن طب کو از سر لو مدون کیا۔ اس کے بعد ہی بیکن ہوا کہ یہ فن یورپ میں بہنچے اورجب دید میں شائنس کے ظہور کا ذریعہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام انقلاب سے پہلے دنیا ہیں ٹمرک اور توہم پرتی کا دور تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام انقلاب سے پہلے دنیا ہیں ٹمرک اور توہم پرتی کا دور تھا۔ اس نا بدات خیروا فق تھا کہ کوئی تخص اگر علی اور سائنسی تھیں کرتا تو اس کولوگوں کی طرن سے حوسلہ افزائ نہیں لمتی تھی۔ اس کونا ساعد حالات کا سنا کرنا پرط تا تھا۔ اس بنا پر اس تھم کی کوشین اگر انفراد کی سطح پرظا ہم بھی ہوتیں تو وہ اکثر دب کر رہ جاتی تھیں۔ لوگ مرض اورع سلاج کا ترشد دیونا اُول سے جوڑے ہوئے تھے۔ ایسی حالت بیں سائنسی طربی عسلاج کی بات لوگوں کو ایپ لنہیں کرتی تھی۔ اسلام کے ذریع جب د نیا بین توحید کا انقلاب آیا ، اس کے بسد ہی بیمکن ہو اکہ طبی ترقیکا وہ وہ دروا ذہ کھلے جو بالا خرج بدیر میڈ دیکل سائنس تک پہنچ جائے۔

يبغمراك المصلى الشرعليروك لم كاايك ارشادان تفطول بين نقل كياكم:

١ن الله تعالى لم ينزل داء الاانزل له دواءً عله مَن علمه وجهله من جهله الدالسام وهوالموب (كتدرك ماكم)

یعنی اللّٰر تعالی نے بوتھی مرض آنادا ہے اس کے ساتھ اس کی دواجھی آنادی ہے جب نے اس

كوجا نااس نے جانا، اور حواس سے بے خرر إوه اس سے بے خبرر با۔ البتہ موت كى كوئى دو ا نہیں۔

بغبراسلام كايرارت دكوياقا لمدانقلاب كادرت دخفا جنائيرا بيان اين زبان اس طبی حقیقت کااعلان فرایا اور دوسری طرن تاریخ علی طور پر اس کے سانچہیں فرصل نثروع موگئی۔

چیک (Small pox) ونیاکی ایک خطرناک ترین بهار سمجھی ماتی ہے۔ اس میں یہیے بخاراً تاہے۔ دودن کے بعد دانے نکل آتے ہیں۔ یہ ایک ویائی بیاری ہے۔ اور سخت مہلک ہے۔ مزیدیکا دی اگراس کے حملہ نے جائے تووہ ہمیشہ کے لئے آدمی کی کھال کو دا غدار بنادیتی ہے۔ موجوده ريكار دك مطابق ، يربياري جبين يس ١١٢٢ ق م يس يا في كني- مندستان كوت ريم سنكرت كى كتابول بين عبى اسس كا ذكرموجود ب، ماضى من مخلف ملكون بين به بيمارى ايك مولناك وباک صورت یں چوٹنی رہی ہے۔ اسس نے بے شمارلوگوں کو اپنا شکارب یا ہے۔ مصری فرعون (Ramses V) حس كانتقال ۱۵ اق م بين بمواتها، اس كاممي كيا بهواجهم ايك ابهام بي پايگيا ب، اس مے چہر سے پر چیک کے نتانات ہیں (EB-IX/280) ماہم ہزار وں برس کی چیک کے مض کے بارے میں کوئی تحقیق نہیں کی جا سے تھی۔

اب،م جانتے بیں کہ چیک ایک چھوت کی بیماری ہے۔ وہ وائرسس انفکشن سے پیدا ہوتی ہے - انسان نے اب یہ دریافت کر لیا ہے کہ ایسی معالجاتى تدبير سموجود بين جن كا پيشكى اسمام كريا جائے توجيك كے علرے بچا جاسكا ہے۔ مگر بطبی حقیقت پہلی با راسلام کے ظہور کے بعد صرف نویں سدی عیسوی کے آخریں معلوم کی جاسکی ۔ پہلا واضح نام جبس نے ناریخ بیں چیک کاعلاج تلاکشس کیا اور اس کی طبی جایخ کی وہ مشہور عرب طبیب الرازی (۹۲۵ – ۴۸۷۵) ہے۔ وہ رہے (ایران) میں بہیدا ہوا۔ اس نے اس مہلک مرض سے بارے میں بلی طبی تناب بھی جس کا نام الجبُ رُری والحب برتھا ۔ اس تاب کا ترجمہ قدیم بورپ کی ملی زبان لانینی میں ۱۵۷۵ میں وبنیں میں چھپا۔اس کے بعد بدنانی اور دورسری زبانوں ہیں ترجہ ہوکروہ پورے یورپ بر بھیلی - اسس کا آنگریزی ترجمدن سے ۱۸۲۸ بیں تھیپ جس کا نام بیتھا: A Treatise on the Small Pox and Measles.

محققین نے بی کیا ہے کہ الرازی کی یہ کتاب پوری معلوم تاریخ میں جیچک کے بارے میں کیہ اللہ اللہ کا میں کہا تا ہے۔ اس سے پہلے اسس موضوع پرکس شخص نے طبی محقیق نہیں کی۔

ایڈورڈجنر (Edward Jenner) نے الدازی کی کتاب کے ترجبکو پڑھا۔ اس سے اس کے اندرچیک کے مرض کی طبی تحقیق کا خیب ال بیدا ہوا۔ یہاں تک کداسس نے ۹۹ کہ اویس ٹیب کہ کہ اندرچیک کے مرض کی طبی تحقیق کا خیب ال بیدا ہوا۔ یہاں تک کداس نے عالمی سطح پڑتہرت صاصل کی۔ اب انسان نے چیک کو کنٹر ول کرنے کی تدابیر بچیل شروع کیا۔ یہاں تک کدتا دیخ میں بیلی بارے ۹۹ بیں اقوام متحدہ کی طرف سے یہ اعسان کہا گیا کہ چیک کے مرض کا فائمہ کر ویا گیا ہے۔

چیک کی بیماری کوطب اورعسلاج کاموضوع بنانے میں کئی ہزارس ال کی تاخیر کیوں ہوئی۔ اس کا سبب وہ بی چیز مقی حب کو مذہبی اصطلاح میں شرک کہا جا تا ہے۔ یعنی غیر تقدس کومقد س سمجھنا یاغیر خدا میں خدائی اوصاف فرض کرنا۔ ڈاکٹر ڈیوڈ ورنس (David Werner) کے الفاظ میں:

In most places in India, people believe that there diseases are caused because the goddess is angry with their family or their community. The goddess expresses her anger through the diseases. The people believe that the only hope of cure for these diseases is by giving her offerings in order to please her. They do not feed the sick child or care for him because they fear this will annoy the goddess more. So the sick child becomes very weak and either dies or takes a long time to get cured. These diseases are caused by virus infection. It is essential that the child be given plenty of food to keep up his strength so that he can fight the infection (9).

ندیم زبانہ کے لوگ بیعقیدہ رکھتے تھے کہ چپک اورخسروی بیماریاں دیوی دیوتا وُں کی ناراً گی کی بین از بان کو اس بہلک کی بین ایر بیدا ہوتی ہیں ۔ کسی خاندان یا قوم سے جب دیوی دیوتا نا راض ہوتے ہیں توان کو اس بہلک بیماری ہے ذریعہ اپنے عصد کا اظہار کرتے ہیں۔ اس عقیدہ کی بنا پر لوگ یہ مجھے ہوئے تھے کہ اس بیماری سے بینے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ دیوی دیوتا وُں کونذرائے بین سے کہ خوبی منادیں۔ اس عقیدہ کی بنا پروہ بین سے کے جائیں ناکہ وہ خوش ہوجائیں اور خوست ہوکر بیماری کو بیماری کو بیمادیں۔ اس عقیدہ کی بنا پروہ

قصد المریض کو کچے کھال نے اورعلاج کی تدبیر سوچنے سے پر بیز کرتے ۔ کیونکدان کا خیبال تھاکہ اس سے دیوی دیونا اور نیا دہ نار اصن ہوجائیں گے۔

اسلام نےجب مرض کے ہارہ بیں اس توہم کو توڑا ، اور پر بت ایا کہ ایک فد الے سواکس کو بھی نفع یا نقصان کاکوئی اختیار نہیں ۔ خالق صرف ایک ہے ۔ اس کے سواجو ہیں وہ سب مخلوق اور بزرت ہیں ۔ اس کی انقلاب کے بعد جب انسان کے اندر بیز ذہن امجرا ، اور اسس نے دیو آئی مفوضات ہے آزاد ہوکر سوچیا نثروع کیا ، اس کے بعد ہی یہ مکن ہوا کہ چیک پر طبی تحقیق کی جائے اور اسس کا عسل معلوم کرنے کی کوششش کی جائے۔

جب دینا میں یہ فکری انقلاب آیا ، اس کے بعد ہی پیمکن ہواکہ چپاک کولمی تحقیق اورع اللے کا موضوع بنایا جائے۔ اس کے بعد ہی یہ کان پیدا ہواکہ ابو بحر رازی اور ایٹر ورڈ جبز جیسے افراد اضیں اور چپاک کا علاج دریا فت کرکے انسا نیت کو اس مہلک مرض سے نجات د لائیں۔ چیچک کے علاج کی دریافت تک پہنچنے میں اصل رکا وط (Barrier) مشرکا نہ مفروض سے نے ، اور ان هذه هذه هذه من برک ان یخ میر جس نریمل اخترک اور مارین اسارہ بنیا۔

مفروصات کو تاریخ بیرخبس نے پہلی بارختم کیا وہ بلانبہداسلام تھا۔ فن طب کےسلسلہ میں مسلمانوں کے کارنامہ پرکٹرت سے کتا بین کھی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر ہٹی ک کتا ب ہسٹری آف دی عرب ۔ ان کتا ہوں میں مسلمانوں کے طبی کارناموں کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔

علماللسان

زبان کے بارہ میں تو ہماتی عقائد کی بنا پر علم اللب ان ماضی میں سخت نامسا عد صالات کاشکار رہا ہے۔ حتی کہ ہزار ول سب ال تک اس کی ترقی رکی رہی۔ علم اسان کے ایک ما ہست رڈ اکسٹے گلنر (Dr Ernest Gellner) نے کھا ہے کہ فلسفۂ لسانیات میں الٹا طرزون کر یا یا جاتا ہے۔ وہ قبی خیالات اس کے نزدیک صحت کا نمونہ ہیں :
خیالات کو بیماری سمجمتا ہے۔ اور مردہ خیالات اس کے نزدیک صحت کا نمونہ ہیں :

Linguistic philosophy has an inverted vision which treats genuine thought as a disease and dead thought as a paradigm of health.

قدیم زمانه میں عام طور پر بیخیال کیاجا تا تھا کہ تحریر (خط) دیوتا کوں کاعطیہ ہے۔ شگاہ بدشان یس" بر ہم لیپی " کاعقیدہ ۔ الفاظ اور ترکیبیں دیوتا کوں کی مقرر کر دہ ہیں اور اس بہت پر وہ اعلیٰ ترین تعظیم (Highest veneration) کی ستی ہیں۔ جان اسٹونس (John Stevens) کی کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے شرق کی مقدس کتا بت:

Sacred Calligraphy of the East

اس میں اس نے اپنی تیخیق بیشیں کہ ہے کہ مقدس خط کاعقیدہ صدیوں تک دنیایں جاری راہے۔ اس بارہ میں تو محققین کے درمیان اختاف ہے کہ فن تحریر اولاً کہاں پیدا ہوا۔ مصریں یا چین میں یا ہندستان میں، یاکسی اور مقام بر۔ ناہم اس امر میں علم الفت متفق ہیں کہ تمام تدیم توموں میں یعقیدہ مشترک طور پر پایاجا تارہا ہے کہ ترین دات میں مقدس ہے تحریر دلوتا ول کی زبان ہے:

One idea, however, is common to all ancient systems. Writing is divine. It is inherently holy. Writing is the speach of the gods.

تاریخ بنانی بر انسانی زبانی ہزار ول سال تک تو ہات (Superstitions) کا شاریخ بنانی ہے کہ انسانی زبانیں ہزار ول سال تک تو ہات (Divine origin) رکھتی ہیں فرکار رہی ہیں۔ بذوش کرلیے گیا کہ بعض نربانیں خدائی اصل میں۔ بذوش کو دوسری زبانوں برخصوصی درجہ حاصل ہے۔ مثلاً یونانی زبان کے متعلق اور ان کے بولئے والول کو دوسری زبانوں برخصوصی درجہ حاصل ہے۔ مثلاً یونانی زبان کے متعلق

عرصه تک سیمجاجا تار ماکدوه تمام دوسری زبانون سے اعلی ہے۔ وہ دیو تا کوں کی زبان ہے۔ دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں وحشیوں کی زبانیں ہیں۔ وغیرہ

یهی معالمعبرانی کا موا- یهودی دمیسی دنیابی صدیون تک یه مجها جاتار با که عبرانی زبان خلا کی اپنی زبان به به دنب میں بولگئی - ونڈرلی اور نیڈ از بانوں پرسیجی عقائد کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے تکھتے ہیں کرجن وال نے لیانی ترقی کوروکا ان بیں سے ایک فت دیم میسی مولینین کا پیمقیدہ تھا جونشاۃ ٹانیہ کے دور بیں شدت سے چھایار ہاکہ دنیا کی تمام زبانیں عبرانی سے تکلی ہیں :

One of the factors which retarded linguistic progress was the belief among early Christian writers and persisting well into the Renaissance era, that all languages were derived from Hebrew.

William L. Wonderly and Eugene Nida in "Linguistics and Christian Missions" Anthropological Linguistics, Vol. 5, pp. 104-144

چنانچ صدیون تک بورپ کے علماد اسان لا صاصل طور برعبرانی کی افضلیت نتابت کرنے کی کوششوں بیں مشغول رہے۔ وہ ہزر بان کارشتہ عبرانی سے نابت کرنے رہے۔ اس کا نیتجہ یہ ہوا کہ علم اللسان ترقی مذکر سکا۔ اٹھار صوبی صدی بیں جب پیوکر مغلوب ہوگیا اس وقت بورپ کی مختلف نربانوں کا علم اللسان ترقی کرنا نشروع ہوا۔

خدائی زبان (Divine language) کاتسور کم طور پر توبهات کی بیدا وارب داس کا حقیقت سے کوئی نعلق نہیں۔ جب کسی زبان کی بابت یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ خدا کی یا دیو نائول کی زبان ہے ، تواسس کالازمی مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ مقدس زبان کی حیثیت حاصل کر لیتی ہے۔ اب وہ لوگوں کی نظرین فابل احترام ہوتی ہے نہ کہ فابل خین ۔ اس کے بعد اسس زبان کا تنقیدی جائزہ لینا ، اسس کومزید آگے بڑھانے کے لئے کسی نئے انداز کی وکالت کرنا ، سب برعت قراریا تاہے۔ وہ اس کے تقدس کو تو جاجمارت نظر آئے بھی ہے۔ الیتی ہے تھی لوگوں کو بے جاجمارت نظر آئے لئے کہ کئی شخدہ کوشش ۔

يبصورت جوز بالول كے ساتھ بيش آئى، يہى قسدىم زماندىي دوسرے تمام انسانى شعبول

کا بھی حال رہاہے ۔ بے تمارتسم کے توہائی عفت ٹرینے جنوں نے انسان کی فکری ترقی کوروک رکھا تھا۔ تاریخ بیں پہلی بارمبس نے اس بندکو توڑا وہ توحید کا انقلاب تھا جو بینیبراسلام اور آپ سے ساتھیوں کے ذریعہ رونما ہوا۔

یہ انقلاب اولاً عرب میں پیدا ہوا۔ اس کے بعد اسس کے انزات ساری دنیا میں پنچے۔ انسانی تاریخ تو ہم برستی کے دور سے نکل کرحقیقت لیسندی کے دور میں داخل ہوگئی۔

قرآن میں جب اعسلان کیا گیا کہ ایک انگرے سواکوئی الدنہیں ، تواسی وقت سائنٹھک طرز ف کی کا آغاز ہوگیا۔ لوگ عزر واقعی فرہنی سن شول سے آنرا د ہو کر چیزوں کے بارہ میں سوچنے لئے۔ یہ طرز ف کر بڑھتا رہا ، بہال تک کہوہ موجودہ سائنسی انقلاب تک پہنچا۔

ایک الله کواله ما نماا ور دوسری تمام چیزول کواله کا درجه دینے سے انکار کرنا ، بیمت فی دکھتاہے کہ ایک اللہ کے سواکسی اور چیز کو تفدس کا مقام حاصل نہیں ۔ ایک اللہ کے سواجتی دکھتاہے کہ ایک اللہ کے سواکسی اور چیز کو تفدس کا مقام حاصل نہیں ۔ دوسری چیزول کومقدس ورج بین نمنسلوق اور بے اختیار ہیں ۔ دوسری چیزول کومقدس ورا دونیا دینا انھیں تحقیق و تسخیر کاموضوع بنانے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا ،ان چیزول کو غیر مقدس قرار دینا انھیں تحقیق و تسخیر کاموضوع بنانے کا باعث بن گیا۔ ہی اسلام کاوہ خاص کا رنا مہ ہے جواس کو دور جد بد کا خالق عظم ارباہے۔

علماعداد

اعداد دہندس، کاموتودہ طریقرابتداءٌ ہندستان یں بعض افراد نے وضع کیا۔ تاہم بیز اندہ ہتا جب کہ ہرمروجہ چیز کومقدس مجھ لیا جاتا تھا ،اور ہرنئی چیز کوشبہہ کی نظرسے دیکھا جاتا تھا ،چین نچر ہندسہ کا بدطریقہ اس وقت ہندستان یں رواج نہ پاسکا۔ وہ صرف بعض انفرادی کست ابول میں بند ہوکہ رہ گیا۔ لوگ فدیم طریقے کومقدس مجھ کراسس کو بچراسے ، وہ نے طریقے کو اضتیار نہ کرسکے۔

اس کے بعد مہندر سے ان واضعین کو معلوم ہو اکہ بغدا دیں ایک سلطنت قائم ہو کئ ہے جونگی چیزوں کی تعدر دانی کرتی ہے ۔ چیا فیرا کیک ہمت دستانی ہم ۱۵ و (۱۶۷۱) یس سفر کر کے بغدا دیگیا۔
اس وقت بغدا دیں عب سی خلیفہ المنصور کی حکومت تھی۔ ہندستانی پنٹرت نے المنصور کی خدمت
میں دوسنسکرت رسالے پیش کئے ۔ ان یں سے ایک سِرّھا نتا کے بارہ میں تھا ۔ اس کو عربوں نے
سند صند کا نام دیا۔ اس کا دوسرارسالہ ریاضی کے بارہ یں تھا۔

المنصور کے مکم سے محدین ابرا ہیم الفراری نے ۸۰۰ – ۹۹ ے درمیان ان کا عربی ترجمہ کیا۔
الخوارزی (۸۵۰ – ۶۵۸) نے اس عربی ترجمہ کو پڑھا اور اس کے ذریعہ ہندی ہندسہ سے
واقفیت حاصل کی جس میں بنت ادم گنتی نو (۱ – ۹) تک تھی ۔ اور اس کے بعد صفر کے اصاف سے نام گنتیاں بنانے کا طریقہ بتایا گیا تھا۔ الخوارزی نے اسس کو ہندی ہندسہ کہا اور اس کو اضتیار
کرنے کی ایب ل کی رسٹی ، صغم ۲۰۰۸ – ۳۰۷)

الخوارزی کی کتاب کالانگینی ترجمہ بار صوبی صدی ہیں اٹ یلارٹ (Adelard) نے کیا۔ اس طرح گنتی کا یہ فن پورپ بہنچا۔ عربوں نے اگرچہ اس کو مہندی ہندسہ کہا تھا۔ گر بورپ بیں اس کو عربی مشتی کا یہ فن پورپ بہنچا۔ عربوں نے اگرچہ اس کو مہندی ہندسہ کہا تھا۔ گر بورپ بیں اس کو عربی گنتی (Arabic numerals) کا نام دیا گیا۔ عجیب بات ہے کہ الخوارزی کی عربی کا نخوضائع موگیا، البتہ اس کا لاتینی ترجمہ اب بھی پورپ کی لائبر پر بوں بیں موجود ہے (ہی صفحہ ۲۵ – ۵۵) یورپ بیں قدیم زیامنہ میں رومی ہندرسہ رائح تھا۔ وہ پورپ میں دو ہزار سال نک رائح رہا دیکھا متی حروف کی شمل میں لکھا جا تا تھا۔ مثل ۸۸ کا عدد لکھنے کی صورت یہ تھی (LXXXVIII) اس سے نیتو میں حاب کا ب حدد شوار تھا۔ گر اہل پورپ رومی ہندرسہ کو تقدس اختے ہے۔ وہ

اس کو دیوتا وُل کاعطیہ مجھے تھے۔اس لئے وہ سوچ نہیں پاتے تھے کہ اس م کو بدلیں یا اسس میں کوئی تر میم کریں ۔غیر مقدس اعداد کو مقدس ملنے کا نیتجہ یہ ہواکہ علم کے میدان میں وہ سیکھوں سال تک کوئی ترتی مذکر سے۔یہ اسلامی انقلاب تھاجس نے پہلی باراعداد کے تقدسس کے طلسم کو توڑا اور پھر یوری بی علی ترتی کا دور نشروع ہوا۔

نیونار طوو (Leonardo Fibonacci) خالباً بیسا (اٹلی) میں بیدا ہوا۔ اس کی ابتدا کی زندگی کے بارہ میں بہت کم معلوم ہے۔ تاہم بعد کی تاریخ میں اس نے غیر معولی شہرت حاصل کی کیوکم یہی وہ شخص ہے جس نے عرب اعدا دکو پورپ میں روشناس کر ایا۔ اس کا زبانہ بارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان ہے۔

یونار و کاباپ الحیریایی تجارت کرتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو ایک عرب استاد کے والے کر دیا تاکہ وہ اس کو حاب کی تعلیم دے ۔ عرب استاد نے یو نار ڈکو" ہنرس" کا علم کھیا۔ اس کے بعد لیونار ڈونے مصر، شام ، سسلی وغیرہ کا سفر کیا۔ اس نے الخوارزی کی تحریریں پڑھیں۔ عرب اعدا دسے پوری واقفیت ماصل کرنے کے بعد اس نے کتا ہیں لکھ کران کو اس سے متعارف کر ایا۔ اس نے بت یا کہ اس اصول کے مطابق نو بنیادی گنتیاں ہیں : ۲۱ ۳ ۳ ۲ ۵ ۲ ۹ ۸ ۹ ۹ مول کے مطابق نو بنیادی گنتیاں ہیں : ۲۱ ۳ ۳ ۲ ۵ ۲ ۹ ۸ ۹ ۹ مول کے مطابق نو بنیادی گنتیوں پرصفر کا اضافہ کرکے کوئی بھی عدد بنایا جاسکتا ہے۔

یہ طریقہ ہرت جلد بورب میں تجارتی حابات کے لئے استعمال ہونے لگا۔ ۱۲۲۰ء میں بیو نار طوی شہرت اتنی بڑھی کہ اطلی کے بادست اہ فریٹررک (Frederick) نے اسس کواپنے در بار میں بلایا۔ وہاں اس نے بادت او کے سامنے ابنے علم کا مظاہرہ کرتے ہوئے عسر بی ٹائیپ (Arabic Type) بیش کئے ۔عرب اعدا دکے طریقہ کوجن لوگوں نے یورب میں شائع کیا۔ان میں بیونار ٹوکانام سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ (EB-IO/817-18)

ولفرڈ بلنٹ (Wilfrid Blunt) نے لکھا ہے کہ ___ فرض کروکہ اگراسٹام کا طوفان نہ اً با موتاتو کیا ہوتا ہو گئے جی چنر نہیں ہے جس نے مغرب بیں سائنس کی ترقی کو اتنار و کا ہو جتت کہ بے ڈھنگے رومی ہندسہ نے عربی ہندسہ جو کہ آطویں صدی عیسوی کے آخر میں ہندستان سے بغدا دیہنچا تھا ، اگروہ جب لدہی بعد غسر فی یورب بہنچ جاتا اور بہاں اس کو اختیاد کر لیا جاتاتواس

كانتيم به مهوتاكر ببت سى سائنسى ترتى جس كواللى كى نشئ أة ننا نيه سے منسوب كيا جا تا ہے۔ وہ چندسو سال پيلے ماصل موجاتى :

And supposing the tide of Islam had not been stemmed? Nothing so delayed the advance of science in the West as the clumsiness of the Roman numerals. Had the Arabic numerals, which had reached Baghdad from India towards the end of the eighth century, been soon afterwards introduced into and adopted by western Europe as a whole, much of that scientific progress which we associate with the Renaissance in Italy might have been achieved several centuries earlier.

Wilfrid Blunt, The Times (London) April 2, 1976

ایک وضاحت نئی دہلی سے ایک انگریزی کتاب جھیی ہے۔ وہ بچوں اور عام قارئین کے لئے ہے اور ۲۲ صفحات پڑشتل ہے۔ اس کا نام ہے ۔۔۔ زیر و کی کہانی:

Dilip M. Salwi, Story of Zero, Children's Book Trust

کتاب میں بت یا گیا ہے کہ زیر و کا تصور اٹریا میں دریافت کیا گیا۔ اس سے پہلے بڑی گنتیوں کو بتانے کے لئے کوئی آسان طریقہ موجود نہ تھا۔ ایک طریقہ سے مطابق، کچھ خاص گنبتوں کے لئے بعض الفاظ مقرر تھے۔ مثلاً سہاسرا (۱۰۰۰) آیوتا (۱۰۰۰) کشنا (۱۰۰۰) کوئی (۱۰۰۰۰) وغیرہ۔ زیر وکی ایک دنے علم الحساب میں ایک انقلابی تب میلی پیداکر دی۔ اب بڑی گنتیوں کو بت نا نمایت آسان ہوگیا۔

برہماگیت (۱۹۶۰ - ۵۹۸) متمان میں پیدا ، ہوئے ۔ انھوں نے پہل بار زیرو (صفر) کاطریقہ مقرد کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ان کےطریقہ میں کچھ فائ تھی ۔ اس کے بعد بھا سکر (۱۱۸۵ – ۱۱۱۷) بیجا پور میں پیدا ہوئے ۔ انھوں نے سندکرت میں ایک کتاب " سیسلاوتی" تھی ۔ اس کتاب بین زیرو کے اصول کو زیا دہ سا دہ اور آسیان انداز میں بیان کیا گیاتھا۔

مرٹرا رکے مورتھی نے اس کتاب پر تبھرہ (ٹائمس آ ن انڈیا ۳۰ جنوری ۱۹۸۹) کرتے ہوئے کھا ہے کہ دیروکا نظریہ انڈ یا یس بیدا ہوا:

It boosts our sense of national pride to note that the zero was conceived in India (p. 6).

مصنف اس کتاب کے فریعہ اپنے قارئین کو بہت نے ہیں کہ بندر آنی گئنی پہلے ہندستان سے اپین میں داخل ہوئی۔ بھروہ اٹلی، فرانس، انگلینڈ اور حربنی بینچی۔ بند شانی کمنتی کو مغرب میں پورمی طرح قبول کر ہاگیا۔ ان کی قبولیت ریاضی اور سائنس کے لئے ایک نقط انقلاب بن گئی:

The Indian numbers first entered Spain, then Italy, France, England and Germany Indian numbers were accepted completely Their adoption turned to be the turning point in the history of mathematics and science.

یر می کے کہ زیرو (صفر) کا تصور ابت داؤ انڈیایں پیدا ہوا۔ گریر می کہ وہ ہندتان سے براہ راست مغربی دنیایں پہنچا۔ پیرا پیتے عربوں کے ذریعہ مغربی دنیاییں پہنچا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں اس کو ہندستانی گسنت کے بجائے عربی گنتی (Arabic numerals) کہا گیا۔ انسائیکلوپٹیا برٹانیکا (۲۸ ۸۹) کے الفاظ بہال نقل کئے جاتے ہیں:

Arabic numerals — the numbers, 0, 1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9; they may have originated in India but were introduced to the western world from Arabia (I/469).

عربی عداد ، بعن صفرسے لے کر 9 یک گئنتی ، ان کی ابتدا ، ہوسکتا ہے کہ انٹیا ہیں ہوئی ہو مگر مغربی دنیا ہیں وہ عرب کے راستہ سے پہنچے۔

انسائیکو پیڈیا برٹانیکا دوسری جب ہتاتی ہے کہ پورپ کے تعلیم یا فقط بقہ تک یہ اعدا د نویں صدی عیسوی کے عرب ریاضی دال الخوارزی کی تحریروں کے ذریعہ پہنچے - الخوارزی نے ہندستانی گنتی کے اصول کوع نی میں لکھا ۔ پھر بیع نی کتاب لاتینی میں ترجمہ ہوکہ لیورپ تک پہنچی (EB-10/817) برٹر بین ٹرسل نے لکھا ہے کہ محمہ بن موسی الخوارزی نے جوریا صفی ادر فلکیات کی سنسکرت کتا بول کا ایک عرب مترجم نظا، ۴۸۳۰ میں ایک کتاب شائع کی۔ بارھویں صدی عیسوی میں اس کتاب کا ترجم عرب سے لاتینی زبان میں کیا گیا ۔ یہی کتاب نھی جب سے مغرب نے پہلی باراس چیز کو جانا جب کو ہم عرب اعداد کہتے ہیں۔ اگر چہ باعتبار حفیقت اسس کو ہند تنانی اعداد کہنا چاہئے۔ اسی مصنف (الخوارزی) نے

الجرابر ایک تاب محمی جوسولهوی مدی تک مغرب بس نصاب کی تاب کے طور براستعمال کی جاتی دی:

Bertrand Russell, A History of Western Philosophy, Unwin Paperbacks, London 1984, 416.

زیر و کا نظریر اگریدانڈیایس بنا۔ گرکئی سوسال کک اس کوخود انڈیایس مقبولیت ماصل ند ہوسی۔ انڈیا یس مقبولیت اس وقت بڑھی جب کداولاً عربوں نے اور مجھر بورپ نے اس کو اختیار کرلیا۔ انسائیکو پیڈیا برطانیکا کا مقاله نگار ایکھتاہے کہ یہ ایجا دجوا غلباً ہندو وُل نے کی ، ریاضی کی تاریخ یس زبر دست اہمیت رکھتی ہے۔ ہندولٹر پچراسس بات کی شہادت دتیاہے کہ زیر دمکن ہے کہ حضرت میسے کی بیدائش سے قبل معلوم رہا ہو، گرایس کوئی کتبہ نہیں یا یا گیا ہے جو نویں صدی سے پہلے کا ہو ؛

The invention, probably by the Hindus, of the digit zero has been described as one of the greatest importance in the history of mathematics. Hindu literature gives evidence that the zero may have been known before the birth of Christ, but no inscription has been found with such a symbol before the 9th century (1/1175).

یہ بات بذات خود صبح ہے کہ زیر و دصفر) کواستعال کرنے کا تصورا بتدار ایک ہنرانی فی من کے اندر پیدا ہوا۔ گراسس و تت ہندستان میں محل طور برشرک اور تو ہم پرستی کا غلبہ تھا۔ ہر چیز کے ساتھ پراسرار عقا مگر وابستہ ہوگئے تھے۔ نئی چیزوں کوسخت نوحشس کی نظر سے دیکھا جا تا تھا۔ اس بناپرون دیم ہندستان میں صفر کے تصور کوعومی پزیرائی ماصل نہیں ہوئی۔ وہ انفرادی دریانت بن کررہ گیا ، اجتماعی مقبولیت کے درج کہ نہیں بہنیا۔

اسلام نے جب نزک اور تو ہم پرستی کے ماحول کوختم کیا تو وہائب س طرح دوسری نی کے پیروں کو پذیرال کی ،اسی طرح صفرکے تصور کو بھی پنریر ان کی ۔ ہندستان کے بیج کوموافق زین سلم بغدا د میں لی۔ وہاں وہ درخت بنا اور پیمرسلانوں ہی کے ذریعہ اسپین پہنچ کرلوں سے لورپ ہیں پھیل گیا۔

زراعت وآبياشي

قدیم زاندیں نطرت کے جن مظاہر کو خدائی اوصاف کا حامل مجھ لیا گیاتھا ، ان میں سے ایک دریا تھا۔ دریاؤں کے متعلق یعقیدہ تھاکہ ان کے اندر براسرار قسم کی خدائی روح پائی جاتی ہے۔ ہی روح دریاؤں کو جبلاتی ہے۔ اور دریاؤں کو انسان کے لئے نفع بنٹس یا نقصان رساں بناتی ہے (EB/17/129)

قدیم بونان میں سکامٹ روز (Skamandros) دریا کے متعلق بیعقیدہ تھاکہ وہ تولید اور زرخیری کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ چنا بنے ممارویں صدی قبل میسے کا ایک یونانی مقرر کہتا ہے کہماری لوکیاں سنا دی سے پہلے اس مقدس دریا میں نہاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ" سکامٹ دروز ، میرے کنوار بن کوتبول کر"۔ مختلف ملکوں میں ایسی ساحرا نہ رسوم ادا کرنے کا رواج رہا ہے جس میں دریا کا بانی عورت کو حالمہ بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ (EB-12/882)

در باؤں کو مقدس مانے کی وجسے یہ ہواکہ لوگ دریاؤں کو پوجے نگے۔ وہ ان کے نام پر نذر اور قربانی بیش کرنے لگے۔ اس طرح دریاؤں کی تقدیب سے نظریہ نے دریاؤں کی تسخیر کا ذہن پیدا ہونے نہیں دیا۔ لوگ دریاؤں کو مقدس دیو تا کے روپ میں دیکھتے تھے نہ کہ ایک عاظم بی واقعہ کے روپ میں جس کو سادہ ان انی تد بیر کے ذریعہ استعمال کیا جاسے۔

یهی دهرب کوت دیم زبانه بین دریاؤل کا زرعی استعال نهایت محدود را -آب پاشی کی تاریخ جبرت انگیز طور پر انسان کی جدید تاریخ سے تعلق رکھتی ہے۔

اسلام کے ذریع جب توحید کا انقلاب آیا اور انسان پریکھلاکد دریا ایک محلوق ہے نہ کہ خالق۔
وہ ایک بندہ ہے نہ کہ خدا۔ اس کے بعد ہی یہ کمن ہواکہ انسان بڑے پیانہ پر دریا وُل کو ابنے فائدہ
کے لئے استعمال کرنے کی بات سوچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ناریخ میں یہ پڑھتے ہیں کہ اسپین کے سلمانوں
نے جنتے بڑے بیانہ پر آب باشی کا نظام سٹ ٹم کیا اس کی کوئی د دسری مشال ان سے بہلے کسی توم میں
نہیں لمتی۔

ابین کے مسلمانوں نے زراعت کواس تسدر ترتی دی کروہ ایک محل فن بن گیا۔ انھول نے

درختوں کامطالعہ کیا اور زین کی خاصیت سے وا تفیت حاصل کی۔ ابیین کے لاکھوں مربع مسیل ہو ویران پڑے ہوئے کھیتوں کی جو ویران پڑے ہوئے تھے ، مسلانوں نے ان کومیوہ داردرختوں اور ہلہانے ہوئے کھیتوں کی صورت بیں بدل دیا۔ چاول ، گنا ، روئی ، زعفران ، انار ، اڑو ، شفتالو وغیرہ جوموجودہ ابین میں کنڑت سے پائے جاتے ہیں وہ سلانوں ہی کے ذریعہ اسپین کو لئے۔ انھوں نے انداؤسیہ اور است بیلیے کے صوبوں میں زیتون اور خرماکی کاشت کو زبر دست ترقی دی ۔غرنا طراور بالقا کے علاقوں یں انگوروں کی بیدا واربڑے پھانہ یہ ہونے دیگی۔

چارلِس سینوبوس رفرانسیسی مصنف کنی لکھاہے کہ اسپینی عربوں نے نہروں کے ذریعہ آبیاتی کاطریقہ اختیار کیا۔انھوں نے بڑے برٹے کنویں کھدوائے ۔جنھوں نے پانی کے نئے منع کا پتہ چلایا ان کو انعابات دئے۔

مختف قطع ن زبن بن پانی کی تقیم کی اصطلاحیں وضع کیں۔ اسپین بیں آبپاشی کے لئے بڑی بڑی بٹری بنوایئں اور بھران سے جھوٹی چھوٹی حشا خبن نکالیں۔ اس کی بدولت بلنہ بیہ (Valencia) کا بنجر مبدانی علاقر سربزو شاد اب علاقہ بن گیا۔ انتخوں نے نہر کامنتقل محکمہ قائم کیا۔ محس سے نہروں بر آبیا شی کے متعلق برسم کی معلوات حاصل کی جاسکتی تقیں۔

اسینی زراعت کوعربول فےجوترتی دی اسس کا تذکرہ کرتے ہوئے پروفیسے مٹی نے لکھا ہے کہ یہ زرعی ترقی مسلم البین کے سن ندار کارنامول میں سے ایک تھی۔ اور دہ اس ملک کے لئے عربول کا ایک مستقل تحفی تھا۔ اسینی باغات آج مجھی ان کے نشان کے طور سرمحفوظ ہیں:

This agricultural development was one of the glories of Moslem Spain and one of the Arab's lasting gifts to the land, for Spanish gardens have preserved to this day a "Moorish" imprint (History of the Arabs, p. 528).

برٹرنیڈرسل نے مسلم اسپین کا ذارکرتے ہوئے لکھا ہے کہ عرب اقتصادیات کی ایک متازصفت ان کی زراعت بھی۔ خاص طور پر ان کا نہایت باہراندا نہ باز میں آبیننی کا نظام تا الم کرنا۔ جس کو انھوں نے اپنی سے صحرائی زندگی سے کیا تھا جہاں پانی کی بہت کی تھی۔ اسپینی زراعت آج نک بھی عرب آب پانشی کے نظام سے فائدہ اطھار ہی ہے:

One of the best features of the Arab economy was agriculture, particularly the skillful use of irrigation, which they learnt from living where water is scarce. To this day Spanish agriculture profits by Arab irrigation works. (A History of Western Philosophy, p. 416).

یرایک حقیقت ہے کہ ابیین ہیں جوسلان گئے ، وہاں انھوں نے ایک بیازر کی انقلاب برپاکر دیا۔
وہاں انھوں نے کھیتوں اور باغوں کی آبیانی کا ایسانظام قائم کیا جس کی نظیران سے پہلے کی تاریخ ہیں
نہیں لمتی۔ برٹرینڈرسل نے عجیب وغریب طور پر ان کے اسس کا رنا مدکوان کی صحوائی زندگی سے جواله
دیا ہے ۔ بہ توجہ ہراس ہے عنی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے اس کا رنا مدکا اصل سبب وہ موسدانہ
دیا ہے ۔ بہ توجہ ہراس ہے علی ہوں کے ذہن کو بھیر بدل دیا۔ پچھلے لوگ وریا وُں اور جہ سوں اور ہمند دول
کو فد اے رویب ہیں دیکھتے ہے۔ وہ ان کو احترام کی چنر سمجھتے ہے دکہ استعال و تسخیل چنر عربوں
کو فد اے رویب ہیں دیکھتے ہے۔ وہ ان کو احترام کی چنر سمجھتے ہے دکہ استعال و تسخیل چنر عربوں
نظر سے دیکھا کہ وہ کس طرح ان کو مسخر کریں اور اپنے کا میں لائیں۔ ہی وہ فر منی انقلاب ہے جس نے
عربوں کو اس قال بہنا کہ وہ ذراعت اور آبیانٹی کی دنیا ہیں ناریخی کا رنا مرائجام دسے ہیں۔
عربوں کو اس قال بن کم یا بیاجاتا ہو ، وہ ان آبیانٹی کے دنیا میں ناریخی کا رنا مرائجام دسے ہیں۔
عربوں کو اس کو عربوں کی اس صفت کا میم مافند معلوم نہ تھا، اسس سے بالکل غیر تعلق طور پر اس نے
مربو ان کی ہے آب وگیباہ زندگی سے جوار دیا۔ حالا نکوسی طور پر وہ ان کے اسس ذہنی انقلاب
سے جوان ہے جو توصید کے ذریعہ ان کے اندر پیدا ہوا تھا۔ یہ موصد دانہ زندگی کا نیتی دیوا نہ کے میں دریوا ان کے اسس ذہنی انقلاب
سے جوان ہے جو توصید کے ذریعہ ان کے اندر پیدا ہوا تھا۔ یہ موصد دانہ زندگی کا نیتی دیوا نہ کے اس دہنی انگر ہیں۔
سے جوان ہے جو توصید کے ذریعہ ان کے اندر پیدا ہوا تھا۔ یہ موصد دانہ زندگی کا نیتی دورائی

علم ناريخ

رسان کو اکائی (Nation) موجودہ زیا نہیں تاریخی مطالعہ کا طریقہ یہ ہے کہ قوم (Nation) کو اکائی (استن کے استن کی کے بیکیا ہے کہ ترار دے کر تاریخ کامطالعہ کیا جاتا ہے کہ تہذیب (civilization) کو تاریخی مطالعہ کے لئے اکائی قرار دینے کی کوشش کی ہے (EB-X/76)

تاہم دونوں نظریات کامشترک خلاصہ ایک ہے۔ دونوں کا مرعب یہ ہے کہ تاریخ کو کسی فرد واحد کے تابع نہ کیاجائے ، بلکہ پورسے انسانی گروہ کی تمام سرگرمیوں کو تاریخ کے مطالعہ کا موضوع بنا یاجائے ۔ علم ناریخ میں یہ ایک زبر دست تبدیل ہے جوصرف پجھلے چہند سو سال کے اندر وجو دیں آئی ہے ۔ موجودہ زمانہ کی تاریخ کواگر انسان نامہ کہا جائے توت دیم زبانہ کی تاریخ صرف شاہ نامہ ہوتی تقی ۔ قدیم زبانہ میں با دست ہوں کی تاریخ کا نام تاریخ ہوتا تھا۔ یہصرف موجودہ زبانہ کی بات ہے کہ تاریخ کوسی عہدد کے بلی ، اقتصادی ، سساجی ، موتی تھی ۔ اس یا موال کے مطالعہ کے ہم عنی سجھا جاتا ہے ۔ گوبا قدیم تاریخ انسانیت عامہ کی صغیر مقی ۔ اس یس عام انسان قابل تذکرہ رہنیں تھا۔ تذکرہ کے قابل صرف ابک شخص تھا ، اور وہ وہ کی تقاجب سے سریہ با د شاہت کا تاج جمک رہا ہو۔

تاریخ کون و نامه بنانے کا یہ مزاج اتنا زیادہ بڑھا ہوا تھا کہ غیر با دشا ہوں کے واقعات سرے سے قابل ذکر ہی نہیں سمجھ جاتے تھے ، خواہ بند ات خود وہ کتنے ہی زیادہ بڑے ۔ کیوں نہ ہوں ۔ اس مصالمہ کی ایک عجیب مثال وہ ہے جو پیغیروں سے تعلق ہے۔ انسانی آریخ کا شاید سب سے زیا وہ عجیب واقعہ یہ ہے کہ تاریخ ییں وہی بات تعفی سے رہ گئی جوسب سے زیا وہ ابھیت دکھنے والی تھی۔ یہ ان مقدس مبنیوں کے حالات ہیں جن کو بغیر کہاجا تا ہے ۔ انسانیت کی مدون تاریخ بیں بادث ہوں کے مفصل تذکر ہے ہیں ۔ ان کے معلوں سے لے کران کے فوجی سرواروں تک کا حال درج ۔ ہے۔ گر خدا کے پیغیروں نے اپنے زیا نہ یں جو کام کیا ، اس کا مدون انسانی تاریخ بیں کوئی ذکر نہیں ماتا۔

اگرہندستان کی آزادی کی ایسی تاریخ تھی جائے جس میں بہاتما گا ندھی کا نام نہ ہو۔ اگر اشتر اکی روسس کی ایسی تاریخ تھی جائے جولینن کے ذکرسے فالی ہو تو ایسی تاریخ توگوں کو بہت علوم ہوگی۔ گراسی تسم کا عجیب تروا تعہ یہ ہے کہ انسانیت کی مرون تاریخ ان روحسانی ہتیوں کے تذکرہ سے ممل طور پر فالی ہے جن کو پینیہ کہا جا تا ہے۔ اس میں صرف آخری رسول کا است تناوہے۔ اور اسس کی وجہ یہ ہے کہ اکھول نے خود اس تاریخ کو بدل دیا جس نے تیجہ یں باربار یہ المیہ بیش آرہا تھا۔

ماضی بین یخطیم تاریخی فروگذاشت اس لئے ہوئی کوت ریم مورضین کے نزدیک صرف اور اس سے تعلق رکھنے والے معاملات قابل تذکرہ تھے، اس کے سوا دوسری چنریں ان کے نزدیک سرے سے اس قابل ہی منتظیں کدان کا تذکرہ کیا جائے۔

غیر با دست ہوں کا حال یہ تھا کہ ان کے تقیقی واقعات بھی قابل تذکرہ نہیں سمجے جاتے تھے۔
گر با دست ہست مطلق رکھنے والے فرضی افسانے بھی اس طرح اہتمام کے ساتھ بھے جاتے تھے گیا
کہ وہ بہت بڑی حقیقت ہوں۔ مثال کے طور پرمصر کا ساحلی شہراسکندریہ سکندراعظم نے ۳۳۲ تی میں آبا دکھیا۔ اس کے نام پر اس کا نام اسکندریہ (Alexandria) ہے۔

سکندر کے اس میں کا رنامہ" کے بارہ میں اس وقت کے مورضین نے جوعجیب وغرب کہانیاں تھی ہیں، ان ہیں سے ایک یہ ہے کہ سکندر نے جب سمندر کے ساحل پر اس شہر کو بنانا تموع کی آتو بحری خیات کی اس کے جدر سکندر نے لکڑی اور شیشہ کا ایک مندو تنا میں اس کے بعدر سکندر نے لکڑی اور شیشہ کا ایک مندو تنا میں کہ و کہو کہ ان کی تصویر میں بنا کے در یع خوط دلگا کہ وہ سمندر کی تہ ہیں گیا۔ و ہاں اس نے سمندری شیاطین کو د کم جو کہ ان کی تصویر میں بنیا د ہیں گاڑ دیا۔ اس کے بعدجب سمندری شیاطین و ہاں آئے اور ان محبول کو اس کندریہ کی بنیا د ہیں گاڑ دیا۔ اس کے بعدجب سمندری شیاطین و ہاں آئے اور دیکھا کہ ان کی جنس کے لوگوں کو ارکر بنیا و ہیں دفن کر دیا گیا ہے تو وہ ڈر کر بھاگ گئے۔

اسلام سے پہلے پورے تریم دور میں ہی تمام دینا کا حال تھا۔ معلوم انسانی تاریخ میں عرب مورخ ابن خلدون (۱۳۰۶–۱۳۳۲) پہلاشخص ہے جسس نے تاریخ نولیں کے فن کو بدللا ور تاریخ کوسٹ اور کا مرب کے دوریں داخل کیا۔ اس نے تاریخ کو

علم الملوک کے بجائے علم الاجتماع بنایا۔ حقیقت یہ کہ وہ علم بس کوموجودہ زمانہ میں علم اجتماع (Sociology) کہا جاتا ہے، وہ ابن خلدون ہی کی دین ہے۔ ابن خلدون نے اپنے بارہ بیں لکھا ہے کہ وہ ایک نے علم (علم العمران) کا بانی ہے، اور یہ بات بلااخت لاف درست ہے۔ یہ دراصل ابن خلدون کے جس نے یورپ کومبدید فن تاریخ دیا۔ اور خود ابن فلدون کو جس سے یہ جبزیل وہ اسلام تھا۔ اسلامی انقلاب نے ابن خلدون کو پیدا کیا اور ابن فلدون نے جدید فن تاریخ کو۔

ابن فلدون نے تظریرُ تاریخ بیں جوتبدیلی ، اس کا عرّاف بیبویں صدی کے مشہورا گھیز مورخ آ رنلٹرٹائن بی نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ ابن فلدون نے ایک فلسف ُ تاریخ پیداکیا۔ یہ بلاسٹ بہ اپنی نوعیت کاسب سے بڑاعلی کام ہے جوکھی بھی کسی ذہن نے کسی زیانہ میں یاکسی مفام پر نظیق کیا ہو :

A philosophy of history which is undoubtedly the greatest work of its kind that has ever yet been created by any mind in any time or place (9/148).

اسی طرح را برٹ فلنٹ (Robert Flint) ٹے ان غیر معولی الفاظ میں اس کی غلمت کا اعتراف کیا ہے کہ تاریخ کے نظریب از کی حیثیت سے وہ کسی بھی دوریاکسی بھی ملک میں اپنا ٹمانی نہیں رکھتا ، یہاں یک کراسس کے ٹین سوسال بعد واٹکو پیدا ہوا۔ افلاطون ، ارسطو، آگسٹین اس کے ہم رتبہ نہ تھے :

As a theorist on history he had no equal in any age or country until Vico appeared, more than three hundred years later. Plato, Aristotle and Augustine were not his peers (9/148).

پروفیسر ہی نے لکھا ہے کہ ابن خلدون کی شہرت اس کے مقدمہ کی وجہ ہے۔ ابنی اس تاب بیں اسس نے پہلی بار تاریخی حالات کا ایک ایسا نظریہ پیشیں کیا جس میں آب و ہوا اور حفرافیہ کے طبیعی حقائق کو علم تاریخ میں قرار و اقبی جسگہ دی گئی اور اس کے ساتھ روحانی اور اخلاقی طاقتوں کو بھی جو تاریخ پر انٹر انداز ہوتی ہیں۔ قوی عروج وز وال کے توانین کو وضع کرنے والے کی چیشیت سے ابن خسلدون کو اس کا در بافت کنندہ کہا جاست ہے۔ جیباکداس نے مقدر میں خود بھی اپنے اس کے بین حود بھی اپنے آپ کو بی حیثیت دی ہے۔ اس نے تاریخ کے واقعی امکانات اور اسس کی واقعی نوعیت کو در یافت کیا۔ کم از کم علم اجتماع کا وہ حقیقی بانی ہے۔ کوئی عرب مصنف ، حتی کہ کوئی اور بی مصنف ایسا نہیں جس نے کبھی بی تاریخ کو اس تسدر جامع اور فلسفیاند اندازے دیکھا ہو۔ نا قدین کی متفقہ رائے کے مطابق ، ابن خسلدون سب سے بڑا تاریخ فلسفی تھا جو اسسلام نے بیداکیا۔ بلکہ وہ تمام نر ما نول بیس بیدا ہونے والے لوگوں بیں سب سے بڑے مورخ فلسفی کی حیثیت رکھتا ہے:

P.K. Hitti, History of the Arabs, London 1970, p. 568

ابن خلدون نے اپنے مقدمہ کے پہلے حصد میں عام اجتماعیات کو بیان کیا ہے۔ دوسرے اور تیسے حصد میں خام اجتماعیات کو بیان کیا ہے۔ دوسرے اور تیسے حصد میں خبری زندگی کی اجتماعیات کا نذاک ہے۔ پانچویں حصد میں اقتصادی اجتماعیات کو بیان کسی گیا ہے۔ چھٹے حصد میں علم الاجتماع کا بسیان ہے۔ اس کا ہرباب علمی اعتبارے نہایت اعلی ہے۔ اس طرح وہ ایک ایسے علم تاریخ کی بنیا در کھتا ہے جو صرف با دست ہوں کے احو ال پر مبنی نہ ہو، بلکہ وسیع ترمعنول میں بوری قوم کی اقتصادیات، سیاسیات، تعلیم، ندم ہب، اخلاق اور تمدن پر مبنی ہو۔

علم تاریخ کے محققین نے عام طور ترب یے کیا ہے کوعبدالرجل ابن خسلدون کے طہود تک فن تاریخ غیر ترقی یا فتہ حالت ہیں پڑا ہموا تھا۔ ابن خلدون پہلا شخص ہے جس نے جب دین تاریخ کا آغاز کیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ خود ابن خلدون کے لئے یہ کسے مکن ہوا کہ وہ ایک ایسی چیز کو پائے جس کواس سے پہلے کا کوئی شخص نہ پاسکا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دوسرے مور خین اسلامی انقلاب سے پہلے پید ا ہوئے اور ابن خسلدون اسلامی انقلاب کے بعد پیدا ہوا۔ ابن خلدون وراصل اسلامی انقلاب کی پیدا وار تھا۔ اور ہی وہ چیز ہے جس نے ابن خلدون کو ابن خسلدون بنایا۔

فن ناریخ کی ترقی میں دوبارہ وہی چیز حائل تھی جس کو ندہبی اصطلاح میں شرک کہا جا ۔ ا ب- اسسلام سے پہلے کا پوراز مانہ خدائی بادسٹ ہتوں کاز مانہ ہے۔ کچھ بادشاہ سیدھ سیدھے خدا ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور لوگوں سے اپنی پرستش کراتے تھے کچھ با دسٹ ہ اپنے آپ کو فداکی تجسیم مایس کانائب قرار دے کرعوام کے اوپر بیعقیدہ بٹھائے ہوئے تھے کہ ان کواپن رعایا پرمطلق حکمرانی کااختیار ماصل ہے۔ کچھ با دست الفظی طور پر تو فدائی کا دعوی نہیں کرتے تھے، مگر علّان کی ممکت میں وہی فضاتھی جو دوسرے مکول میں یائی جاتی تھی۔ (EB-V/816)

ینمبراسلام صلی الله علیه وسلم کومعلوم ہوا تو آب نے فور آاس کی تردید کی۔ اس اسلم میں مختلف روایات صدیث کی کت ابول میں آئی ہیں۔ایک روایت یہ ہے:

ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج يوماً مستعجلًا الى المسجد وقد انكسفت الشمس، فصلى حتى انجلت، ثم قال: ان اهدل الجاهلية كانوا يقولون: ان الشمس والقمر لا ينخسفان الالموت عظيم من عظماء اهدل الارض، وان الشمس والقمر لا ينخسفان الالموت عظيم من عظماء الهدل الارض، وان الشمس والقمر لا ينخسفان الموت احدول لحياته، ولكنهما خليقت ان من خلقه ما شاءً، فا ينهما انخسف فصلواحتى ينجلى، او يحدث الله أمرأ-

دمشكاة المعابيح، باب صلاة الخيوف

رسول الله سیلے اللہ علیہ وسلم ایک روز نکل کر تیزی سے سجد کی طرف آئے۔ اس وقت سورج گر بن تھا۔ آپ نے نساز پڑھی یہاں تک کرگر ہن ستم ہوگیا۔ بھر آپ نے فرایا کہ جا ہلیت کے لوگ کہاکرتے تھے کہ سورج اور جہاندیں گرہن اس وقت لگتا ہے جب کہ زین کے بط ول یں ہے کہی بڑے کہ موت داقع ہو۔ گرحقیقت یہ ہے کہ سورج اور چاندیں کسی خص کی موت یازندگی کی وجہ سے گر ہن نہیں لگتا۔
یہ دونوں اللہ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں ۔ اللہ اپنی مخلوقات میں جو چا ہتا ہے کہ تاہے۔ بس جب دونوں میں سے سی میں گرہن گئے نوتم لوگ نماز پڑھویہاں یک کہ وہ ختم ہوجائے یا اللہ کوئی بات ظاہر فرمائے۔

قدیم زمانه کے مراب وام کے ان تو ہماتی خیالات کی مربیتی کرتے سے تاکہ لوگوں کے اوپر ان کی عفلت چیائی رہے ۔ معلوم تاریخ بیں پنیہ اسسلام ابیا حکم ال بیں جنوں نے ان تو ہماتی عقائد کی تردید کی اور اسس کوبے بنیا د قوار دیا۔ اس طرح آپ نے انسان کو ایک نیا فر ہن دیا۔ آپ نے ایک انبالا اور دو سرے انسان کے فرق کوئ کری اور علمی طور پڑتم کر دیا۔ آپ نے ان مفروضات و تو ہمات کو بنیا د قوار دیے دیا جن کے ذریعہ اسس قسم کے خیالات لوگوں کے ذبول میں رائع ہوگئے تھے۔ ب پورے وب پر اسسلام کا غلبہ ہوگیا تو سنیم براسلام سی انٹر علیہ وسلم نے اپن آخسو میں اپنی خطبہ جب پورے وب بر اسسلام کا غلبہ ہوگیا تو سنیم براسلام سی انٹر علیہ وسلم نے اپن آخسو میں اپنی خطبہ دیا جس کوخطبہ جبہ الود اع کہا جا تا ہے۔

یخطبہ گویاء بے مکر ال کی حیثیت سے دستور انسانی کاعام اعملان تھا۔ آپ نے فرایاکہ اے لوگو ، ہسن لو ، تمام لوگ ایک مرداورعورت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان میں جو مخلف تسم کا ظاہری فرق ہے ، وہ صرف پیچان اور تعارف کے لئے ہے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ اللہ سے فرنے والا ہے ۔ کسی کو کسی مجوسب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے ۔ کسی کو کی کو کسی مجاب کے اوپر فضیلت نہیں اورکسی گورے پر فضیلت نہیں اورکسی گورے کو فضیلت نہیں اورکسی گورے پر فضیلت نہیں اورکسی گورے کو فضیلت نہیں اورکسی گورے کو فضیلت نہیں اورکسی گورے کو فضیلت نہیں یہ فضیلت نہیں یہ فضیلت نہیں یہ فضیلت کی چیز صرف تھوئی ہے۔

پورآپ نے فرایا کو ، جاہیت کی ہربات اور ہرب المدمیرے قدمول کے نیچ روند دیاگیا (الا مل شیئ من آ مرا الب السلیة بحت فسّد هی موضوع) قدیم تاریخ میں پہلی بار ایسا ہواکہ وقت کا یک مکرال نے انسانوں کے درسیان ہوسم کے اور نج بینچ اور ہرسم کے جبوٹے اسمیان کو علاّ حسم کر دیا۔ اس كے بعد ان في دنيا بي ايك نئ ترب بيدا ہوئى جس بين تمام ان بر ابر كي حيثيت ركھتے تھے۔ رسول السُّر على اللَّهِ على اللهِ اللهِ على اللهِ اللهِ على دنيا كے حكم الل بنے۔ وہ اگرچہ تسريم آباددنيا كے بہت بڑے حصد كے حكم الل تقى ، وہ اگرچہ اللہ وہ فقيدوں كى طرح رہتے تھے:

Though they (Abubakr and Umar) were masters of vast empire, yet they lived the life of paupers.

یہ انقلاب اتنا طاقتور تھا کہ بعب دے دور ہیں حب کہ حکومت کے ادارہ ہیں بھا اڑا گیا اور "خلیف" کے بچائے" سلطان" ہونے لیگے ، تب بھی اسلامی تہذریب سے دباؤ کے تت یہ حال تھا کہ کوئی سلطان قدیم طرز کا با دست ہ بن کرنہیں رہ سختا تھا۔ اس سلسلہ میں تا دیخ اسلام ہیں بے شمار واقعات موجود ہیں۔ یہاں ہم صرف ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔

سلطان عبد الرحن الثانى (۲۳۸ - ۱۷۶ه) مسلم البین کا ابک باجبروت حکمران تھا۔ اس نے " " الذہراء " کے نام سے اتنا بڑا محل بنا با کہ لفظ محل اس سے لئے کم معلوم ہونے لگا۔ چنانچہ اسس محل کو تقسر الزہراء کے بجائے کم مینتہ الزہراء کہا جانے لگا۔

سلطان عبدالرطن ثانی کا واقعہ ۔ ایک سال اس نے دمضان کے مہیبہ میں ایک روزہ قضا کردیا نظری عذر کے بغیراس نے ایک روزہ نہیں رکھا ۔ تاہم با درشاہ ہونے کے با وجو داسس کی یہمت نہیں ہوئی کہ وہ اپنے آپ کو قانون سے برتر سجھ نے بچت پنے اس نے قرطبہ کے علما دکو در باریں جمع کیا اوران کے راسے ایس واقعہ بیان کر کے عام آ دمی کی طرح ان سے فتو کی پوچھا۔

علامه مقری نے لکھا ہے کہ اس کبل علما دہیں امام کیلی ہی موجد دیتھے۔ امام کیلی نے معاملہ کوسس کونوتی و یا کہ باوت اہ اپنی اس غلطی پر بطور کف ارہ متوانر ساطے دن تک روزے رکھے ۔ جب وہ فتوی دے کرمی سے باہر نکلے تو ایک عالم نے کہا کہ حضرت ، نشریعت بیس ساطے سسکینوں کو کھا نا کھلانے کا حکم ہی تو موجود ہے ۔ پھر آپ نے باور شاہ کو انزا سخت فتوی کیوں دیا ۔ آپ بہ فتوی ہی تو دے سکے تھے کہ بادر شاہ ایک روزہ کے برلے ساطے مسکینوں کو کھا نا کھلاد ہے ۔

ا مام بحیلی نے غصبہ کے ساتھ اس عالم کی طرف دیکھاا ورکہا کہ با دست ہوں کے لئے ساتھ آ د می

کو کھا ناکھلاناکوئی سنراہنیں جین پخہ تا ریخ اندلسس بتاتی ہے کہ سلطان عبدالرحن الثانی نے امام کی کے فتوی کو مانتے ہوئے ہے در بے ساتھ روزے رکھے اور سی قسم کاکوئی ردعل ظاہر نہیں کیا۔ حتی کہ امام کیلی کوان کے ندہبی عہدہ سے معزول بھی نہیں کیا۔ رحکم ال مسلم نان ،صفحہ ۱۵۵ ، بکوالہ نفح الطبیب بجزء اول ،صفحہ ۲۵۸ – ۳۲۲)

یه اس انقلاب کااثر تھا جواس لام نے بید اکیا۔ اس انقلاب نے با دسٹ ہ اور رعایا کافرق ختم کر دیا تھا۔ اس انفت لاب نے انسانی مساوات کا ایسا ماحول بہت دیا تھا کہ کوئی تخص اپنے آپ کو دو سروں سے برتر نہیں بجھ سخا تھا۔کسی با دش ہی کہت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اپنے کو عام انسانوں سے مماز قرار دے سے۔ اور اپنے لئے قانون کی یابندی کی صرورت ندسیجھے۔

مالانکه اسلامی أنفلاب سے پہلے یہ ایک تسلیم شکرہ بات مجھی جاتی تھی کہ با دست ہو ما ان انوں سے بلند ترحیثیت رکھتا ہے ۔ شاک پنج بارسلام ملی اللہ علیہ دسلم کا ہم عصر رومی بادست ہوسل سے بلند ترحیث یہ رکھتا ہے ایک مسیحی کہنا تھا گراس نے اپنی بھب بنی سے نکاح کرلیا جوسی شریعت کے خلاف تھا:

He had married his niece, Martina, thus offending the religious scruples of many of his subjects, who viewed his second marriage as incestuous (8/782).

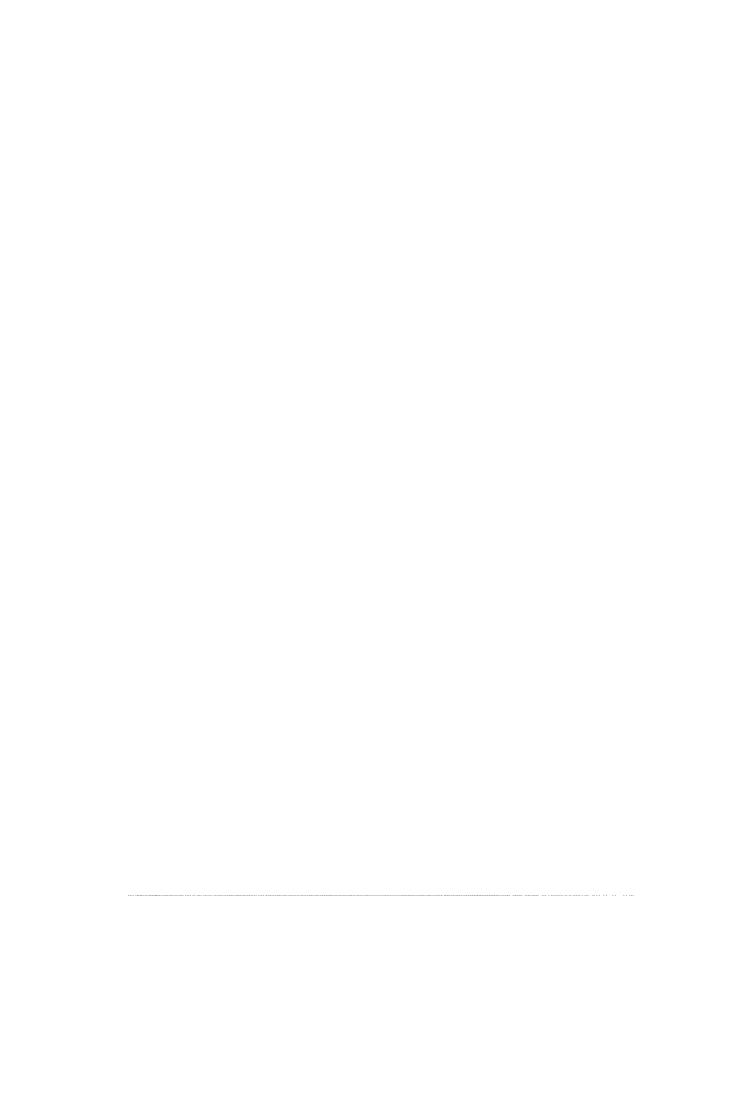
لوگوں کومعسلوم تھاکہ یہ ایک حرام از دو اجی تعلق ہے ، گمراس کے با وجود تمام لوگول نے فاموشسی اختیار کرلی۔ اس کی وجہ پہتی کہ ہرتاں " بادر ف ہ اور بادر سن ہوتی تھا ، اور بادر سن ہوتی تھا کہ وہ جو جا ہے کہ مام انسانی معیسار سے اس کو نا یا نہیں جا سکتا۔

بحصلے زمانہ بیں مختلف قسم کے تو ہما تی عت اُرکے تت با دہ ہی محفلت کا غیر عمولی تصور لوگوں کے ذہنوں پرچھاگیا۔ وہ بادہ اُ کو اپنے سے بلند ترکوئی مخلوق سمجنے لگے۔ نود با دست اہمی محضوص رسوم و آ داب کے ذرایعیہ اس ذہن کی مکل تصدیق کرتے تھے۔ ان حالات میں بادنتاہ کو اپنی مملکت میں وہی مقام غطمت حاصل ہوگیا جو وسیح ترکائنات میں فدا کے لئے سمجھا جا تا ہے۔ قدرتی طور بہت ماریخ تولیی کا فن اس سے ست اثر ہواا و زناد یک علا بادہ شاہوں کے نذکرہ کا نام ہوکررہ گئی۔

عرب میں اور دوسرے مکول میں جب اسلامی انقلاب آیا تو اس نے جس طرح سورج جپ ندکو خدائی منصب سے ہٹا دیا گیب اب دشاہ محدائی منصب سے ہٹا دیا گیب اب دشاہ محمی اسی طرح ایک انسان تھے۔ محمد اسی طرح ایک انسان تھے۔

اسلامی انقلاب کاترات ایشیا ورافریقد اور اوریت کریشترا باددنیا پی پینید اسس عالی سطی پر ایک نیا امول پیدا ہوا۔ لوگول کے اندرایک نئی سوچ ابھری۔ فت دیم شاہ مرکزی (King-centred) فرہن (Man-centred) فرہن بیدا ہوا۔ علم تاریخ کے اعتبارے اس فوہن کا پہلا نمایاں اظہار عبدالرحن ابن خسلا ون تقاء اسس نے تاریخ پر نے انداز کی ایک کتاب تکھنا نمروع گیجسس کا مختصرام کتاب العبر ہے۔ اور مفصل نام کتاب العبر و دیوان المبت داُوالحبر فی ایام العرب والجم و البربر ون عاصرهم من ذوی السلطان اللبر" اس کتاب بر اسس نے فن تاریخ کے بارہ بیں ایک مفصل مقدم میں خوی اسلطان اللبر" اس کتاب بر اسس نے فن تاریخ کے بارہ بیں ایک مفصل مقدم میں خوی اسلطان اللبر" اس کتاب جو بیا ہوئے ہو کا اسلام بر انز الحوالا۔ اس کے بعد دو سرے ماملک بیں اس کا تاریخ طرز فرا بھیلاء ۱۸۲۰ اور مصر کا بل علم پر انز الوالا۔ اس کے بعد دو سرے ماملک بیں اس کا تاریخ طرز فرا بھیلاء ۱۸۲۰ اور مصر کا بل علم بر انز الوالا۔ اس کے بعد دو سرے ماملک بیں اس کا تاریخ طرز فرا بھیلاء ۱۸۲۰ اور کے تاریخی افکار یورپ بیں چھیلے۔ یہاں اس کے فیالات کو زیر دست تھبولیت عاصل ہوئی۔ آخر کا مستر ہویں صدی بیں وائکو (Giambattista Vico) اور دو سرے مغربی مورض پیدا ہوئے۔ موں سری بیں وائکو (Giambattista Vico) اور دو سرے مغربی مورض پیدا ہوئے۔ اضوں سے اس کا م کومزید آگے بڑھایا۔ یہاں بیک کہ وہ چیز وجود بیں آئی جس کوجب دیمام تاریخ کرنا جاتا ہے۔





مساوات انساني

تمام فلسفیوں اور مفکروں کا پسندیدہ ترین خواب انسانی برابری اور مرا وات ہے۔ گر محصلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے پہلے انسان ہیں جن کے لائے ہوئے اسلامی انقلاب نے ساری تایخ میں پہلی بار انسانی مرا وات کوعلی طور پرنسٹ کم کیا۔ اس کا اعتراف عام طور پرسنجیدہ اہل علم نے کیا ہے ۔ مثال کے طور برسوای ولو بکا نت دنے اپنے مطبوعہ خط (نمبرہ ۱۵) یس کما نقاکہ میر انجربہ ہے کہ اگر میں کوئی ندم ہے عمل مرب وات یک قابل لحاظ درجہ ہیں پہنچا ہے تو وہ اسلام اور صرف اسلام ہے:

My experience is that if ever any religion approached to this equality in an appreciable manner, it is Islam and Islam alone.

اس تاریخی استنشناد کا دسب بھی وہی شرک تھاجو دوسری ترقیوں میں رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ ٹرک کے غلبہ نے انسانوں کے اندر نا برا بری قائم کردکھی تھی ، توحید رکے غلبہ نے لوگوں کے اندر انسانی برابری کانظام قالم کر دیا۔

اصل یہ ہے کہ انسانوں کے درمیبان فطری اور طبیعی طور پر بہت سے فرق پائے جاتے ہیں ، متلا کوئی کالا ہے اور کوئی گورا۔ کوئی امیرہے اور کوئی غریب۔ کوئی حاکم ہے اور کوئی محت میں بندوق ت را ان کے الفاظیں ، تعارف دالجرات ۱۱۳) کے لئے ہے فہ کہ انتیاز کے لئے۔ بیف رق درم بندی کے لئے بہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ دنیا کا انتظام خوش اسلوبی کے ساتھ قائم ہو۔ بینی اس کا مطلب یہ بہیں ہے کہ ان بس سے کوئی اوینے درجہ کا ہے اور کوئی بنچ درجہ کا۔ وہ صرف اس لئے ہے کہ اگر اس فیم کا فرق نہ ہوتو دنیا کا متنوع کا روبار خوش اسلوبی کے ساتھ جل نہیں سکا۔ عربی آگر اس فیم کا فرق نہ ہوتو دنیا کا متنوع کا روبار خوش اسلوبی کے ساتھ جل نہیں سکا۔ کے بارہ میں عیرواقعی نظریات قائم کر لئے ، اسی طرح انسانوں کے بارہ میں بھی ساری دنیا میں غیرواقعی نظریات قائم کر لئے ، اورص دیوں کے درمیان بختہ ہو کر وہ قوموں کی دوایات ہیں شامل غیرواقعی نظریات قائم ہوئے ، اورص دیوں کے درمیان بختہ ہو کر وہ قوموں کی دوایات ہیں شامل میر گئے۔ شنگاس کے انزے کہیں فرات یات کا عقیدہ بنا۔ کہا گیا کہ کچھوگ فد اسے سرے بیدا ہوئے

ہیں اور کچھ لوگ خداکے پائوں سے۔اس طرح اونچی ذات اور پنچی ذات کی تفسیم رائج ہوئی۔اسسی طرح بادرت ہوں کے بارہ میں معقیدہ بناکہوہ دایتا فون کی نسل سے ہیں۔اورعوام اسس لائیں کران کی خدمت کریں۔ کہیں یہ نظریہ وضع ہوا کہ کچھ لوگ پیدائشی طور بربززنسل ہیں اور دوسرے لوگ پىيدائشى طورىركم ترنسل.

يەتفەين اورسىدىم مادات دوبارە تىرك كى زىرىم پرستى رائج ہوئى اورصديوں كے على سے تاریخ بین اس کاتسلسل قائم ہوگیا ۔ حتی کہ بیر ذہن بن گیا کہ جب طرح رات کا تا ریک ہونا اور دن کارڈن مونا مقد رات میں سے ہیں اس طرح انسانیت کی تفریقات بھی تقدرات میں سے ہیں، وہ ابدی طور پر

الل میں ،ان كوخستم نہيں كيا جاسكتا۔

اس دور کولائے لئے شرک اور توہم رہتی کے غلبہ کوخم کرنا تھا۔ گر ہزاروں پنیروں کے آنے کے باوجود و خستم نہ ہوسکا عموس اللہ علیہ دسلم کے فاتم الرسل" ہونے کا تقاضا تھا کہ اس کھی عَلَا حَمْ كرديا جائے ـ چنانخيرالله تعسالي نے آپ كي خصوص نصرت فرائي اور آپ نے اپنے اصحاب كوساتھ لے کر وہ نسکری اور عالمی انقلاب برپاکباش کے بعد اس نظریہ کی جرا اکھ واکئی۔ عدم ماوات کا نظریہ بمشرك لے بے زين ہوكرره كيا۔

عرب بیں ٹنرک کے نظام کوخستم کرنے کے بعد محب رصلی اللہ علیہ کوسلم نے جمۃ الوداع کے موتع يرجوتقر برفرائي اسس كے كيھ الفاظ يرتق:

كسيعرني كوستحجى يرفضيلت نهين اوركسي عجى كوكسي عربی برفضیلت نہیں کسی کالے کوکسی سرخ برفنبلت نہیں اورکسی *سرخ کوکسی کالے برف*ضیات نہیں بین *لو* كنتمسب دم كي اولا د مواوراً دم مثى سے تھے۔

لافضل لعربى علىعجبى وكالعجمى علىعربي ولالاسورعلى احمرولا الاحمرعلى اسود الابدين اوتقوى الأكلىكم بىنوآدم وآدم من ىشراب-

محد صلى الشّعليه وملم كايه اعسلا ن محض ايك وعظ ينه تها . وه حكومت ونت كي طرف سي كويا ا يك سركارى اعسلان نفأ - وه صرف" كيا بهونا چاجئه "كي نفطي تلفين نديقي ، بككه" كيه موجكاب "كي وا تعاتى اطلاع تقى دينانيدايك طرف براعلان موا ، اور دو سرى طرف اسس پر با قاعده عمل تروع ہوگیا۔انمانیت کے درمیان تفریق کی عام مصنوعی دیواریں افھ پڑی اورانانیت ایک نئی دنیایں پنے گئی جہال کو کی اونچ ینچ نہ تھی۔ جہال اخسلاتی صفات کی بنیا دیر آ دی کوساج میں درجہاتا تھا نہ کم مصن نسلی تعلق یا پیدائشی اتفاق کی بنایر۔

ابك واقعير

پہلے زبانہ میں جب ایک شخص کوسما جی اتمیاز کا تجربہ ہونا تھا تو وہ اس کو اپنے مقدر کا نتیج بسمحہ کرچپ رہ جا تا تھا۔ قدیم نر انہ میں پہلی بار یہ واقعہ ہوا کہ حضرت عرف اروق نئے کے زبانہ میں مسلمان گورنر (عمر و بن العاص) کا لڑکا ایک قبطی کو کوڑا بار تا ہے اور بارتے ہوئے کہتا ہے کہ خف فی فیڈ ۱ و اناابن الاک رحدین ۔ اس قبطی کونے انقلاب کی ضبطی ۔ چپ نے چہ وہ مصر سے روانہ ہو کہ مدینہ کیا اور خلیفہ ثانی عرف اروق رشسے شکا بیت کی کہ ان کے گور نرکے لرظ کے نے ناتی اس کو کوڑے میں اور خلیفہ ثانی فور اً اپنے ایک خاص آ دمی کومصر بھیجتے ہیں کہ وہاں جا گہ اور عمر و بن العاص اور ان کے لڑکے جب مال میں ہوں ، اسی عال ہیں ان کوسواری پر بیٹھا کر مدینہ ہے ہوئے۔

دونوں مدینہ لائے جاتے ہیں۔ خلیفہ نانی قبطی کو بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کرکیا ہی شخص ہے جس نے تم کو کوڑا دیا اور کہا کہ معز زصف جزادہ جس نے تم کو کوڑا دیا اور کہا کہ معز زصف جزادہ دا ہن الاکرین) کو مارو۔ قبطی نے مارنا شروع کیا اور اسس وقت تک مارتا رہا جب تک اس کولوری تسکین نہ ہوگئ ۔ اس کے بعد خلیفہ نانی قبطی سے کتے ہیں کہ ان کے والدعم و بن العاص کو بھی مارو کی نوکھ انھیں کی بڑائی کے بل پر بیٹے نے تمہیں مارانتھا (فو الله حاضوب الا بفضل سلطاند) مگر قبطی کہتا ہے کہ نہیں ، جس نے مجھے مارا تھا ، اس کو بین نے ماریا۔ اس سے زیادہ کی مجھے حاجت نہیں۔ قبطی کہتا ہے کہ نہیں ، جس نے مجھے مارا تھا ، اس کو بین نے ماریا۔ اس سے زیادہ کی مجھے حاجت نہیں۔ حب یہ سب ہوچکا تو خلیفہ نانی نے گور نرصوع و بن العاص کو نا طب کرتے ہوئے کہا کہ اے عمرو، متن تعددت ما ادناس وقت دو لدت ہم المال کہ ان کی ماؤل نے انفیس آزاد پیدا کیا تھا (یا عدو متی تعددت ما ادناس وقت دو لدت ہم المها نہ ہم احداداً)

محرسی الترمیلیہ دسلم اور آپ کے بیروؤں کے ذریعہ لائے ہوئے اس انقلاب نے سارے عالم یں او پخے پنچ کی دیواریں گر ادیں۔ مساوات ان انی کا ایک نیا دور شروع ہوگیا جو بالآخر جدید جمہوری انقلاب تک پہنچ گیا۔

ت دیمز ماننگی حکومتیں مشیر کا نه عقا ند پرت انم تحبیں عوام سورج اورجب ندکو پوجتے ہتے

اور حمران افراد لوگوں کو بقین ولاتے تھے کہ وہ ان دیوتاؤں کی اولا دیں۔ اس سے سورج بنسی اور ر چاند بنسی خاند انوں کے عقائد بید ا موئے۔ اسی لئے قدیم زیاد کے حکراں ذکورہ تسم کے توہماتی عقائد کو اور خیتہ کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ بادش ہوں کی موت سے سورج گربن اور چاند کرن واقع ہونا ہے تا کہ ان کی اہمیت لوگوں کے دباغوں پرت المرب اور وہ کامیب بی کے ساتھ ان کے اور وہ کامیب بی کے ساتھ ان کے اور حکومت کرتے رہیں۔

اس طرحت ہے خرات کے حکم ال گویا ترک اور توہم پرست کے مربیت بنے ہوئے تھے محمد صلی اللہ علیہ دسلم نجب حکم ال ہوتے ہوئے یہا علان کیا کہ سورج اور چا ندگر ہن سا دہ طبیعیا تی واقعات ہیں مذکر سی انسان کی عظمت کا انہار ، تو اس کے بعد توہم پرستی اور مظا ہز طرت کی تعظیم کی جواک کے اور تاریخ میں ایک نیا دور شررع ہواجب کہ گر دو سین س کی چیزوں کے بارہ میں الوہیت اور تقدس کا عقیدہ ختم ہوگیا اور ان کے بارہ میں وہ حقیقت لپندانہ ذہن بیدا ہونا شردع ہوا جس کوموجودہ نر بانہ میں سائنسی فہن کہا جا تاہے۔

محرس لی انٹرطیہ وسلم کے دریعہ انسان کو صرف ہی چیز نہیں گی۔ اسی کر یا تھ مزیدیہ ہواکہ آپ نے جو خدا فئ کتاب انسان کے حوالے کی ، اسس میں زور وشور کے ساتھ یہ بات بتا فئ گئی کرزین واسمان کی تمام چیزیں انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں (و سَحَّ سُرکہما فی السما واحت والا رض) اس سے یہ ذرہن بید اہواکہ ان چیزوں کی تسخیر کرکے انھیں اپنے کام یں لانے کی ضرورت ہے ، نہ یہ کہ ان کوعظ سیم اور بر ترسمجھ کران کے اُکے سر حجاکیا یا جائے۔

نئى دنىيا كى تخسيق

محد صلی اللہ علیہ و سلم جو دین لائے تھے اسس کوعرب کے تمام لوگوں نے قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ حیرت ناک تبزی کے ساتھ بھیلنا شردع ہوا۔ حتی کہ ایک صدی سے کم عصد میں وہ ایٹ یا اور افریقہ کو سخر کرتا ہوا یورپ میں داخل ہوگیا۔ امر کمیہ کو چھوٹر کرتقریباً تمام کمکوں اور نمام مندروں پر بالوا سطہ یا براہ راست طور براسس دین کے پیروُدل کا غلبوت اللم ہوگیا۔

یسک دایک ہزارسال نگ جاری رہا۔ نایٹجیریا کی سوکو توضلافت سے لے کر انڈونیٹ یا کے مسلم سلطان تک اور ترکی کی عثمانی خسالانت سے لے کر ہندستان کی مغل بادشا ہت تک ، گوبالک اور ترکی کی عثمانی خسالانت سے لیے کہ ہندستان کی مغل بادشا ہت تک ، گوبالک

عظیم مک تفاجوموج ده طرزی قوی حدود سے ناآسٹ ناتھا مسلمان اسس پورے علاقے ہیں تجارت ، تعلیم یا دوسرے مقاصد کے تحت بآسانی سفر کرسکتے تھے۔

یبی و و زمانه ہے جب کرچ دھویں صدی عیسوی میں ابن بطوط نے تقریباً ۵ کے ہزار سیس کی کاسفر طے کیا۔ وہ ایک ملک سے دوک رہے ملک میں اس طرح پہنچا کہ کہیں وہ اجبی اس کے لئے بدروزگاری کا کسٹ کلدنہ تھا۔ وہ محمر بن تعلق (۵۱ – ۱۳۲۵) کے زمانہ میں وہ ہی گیا۔ یہاں اس کو دم کی کا قاضی القعنا قر (چیف شس) بنادیا گیا (۱۹۵-۱۳۵۹) اس عالمی انف ملے۔ بلکہ اس کو دم کی کا قاضی القعنا قر (چیف شس) بنادیا گیا (۱۹۵-۱۹۵۹) اس عالمی انف الب کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام النان ایک ہی انسانی برادری کا حصہ تقرآنے لگے ماوات انسانی کا یہ ذمین نہا بہت بینری سے ساری دنیا ہیں جیب گیا۔ اولاً اس نے مدینہ پرغلبہ ماصل کیا۔ اس کے بعد اس سے بعد دشت اس کا مرکز بنا۔ بھروہ بغدا د پہنچا۔ اس کے بعد اسپین اور سلی ہوتا ہوا وہ لوریٹ کے قلب میں داخل ہوگیا۔

یورپ کی اکثریت نے اگرچہ بذہبی اعتبارے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ گرکائنات کے بارے بیں اسلام کو قبول نہیں کیا۔ گرکائنات کے بارے بیں اسلام (توحید) کے نقط نظر کو انفوں نے پوری طرح لے بیا اور اسس سے بھر پورفائدہ امٹھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ پورپ کاسٹنسی اور جمہوری انقلاب اسلام کے انقلاب توحید کا ''سکولر ایٹریشن " ہے ۔ اس انقلاب کے اخروی پہلوکو الگ کرکے اس کے دنیوی پہلوکو اختیار کرنے ہی کا دور رانام مغرب کا حب دید انقلاب ہے ۔

الیسی مات میں برمہنا دئی مب افغرے بغیر درست ہے کہ ان نی تا ریخ سے اگراس اللم کو نکال دیاجا۔ کے تو اس کے سساتھ تمام تمدنی اور انسانی ترقیوں کو بھی نکال دین پڑے گا۔ اس کے بعد دنیا دوبارہ اسی تاریکی کے دور میں جلی جائے گی جہاں وہ اسلامی انقلاب۔ سے پہلے پائی جاربی تھی۔

. آزادئ *مٺ*ر

قدیم زمانہ میں انسان کو فکروخیال کی آزادی حاصل برسمی۔ انسائیکلو بیٹ یا برطانیکا (۱۹۸۸) کے الفاظ میں ، نکری احتساب کی نمیر صور تبیں متسام قوموں میں را مجے تحقیل ، خواہ وہ جیمون ہوں یا برطی ۔ احتساب کی بیصورت حال دنیا کے تمام حصوں میں اور تاریخ کے تمام دوروں میں یائی جاتی رہی ہے:

Some form of censorship has appeared in all communities, small and large, in all parts of the world, at all stages of history (3-1083).

انسائیکلوسیطی یا آف رسیمن ایند انتفکس میں ۲۵ صفحات، بشتی ایک مفاله ہے جس کاعنوان استیکلوسیطی ایک مفالہ ہے جس کاعنوان احتساب (Persecution) ہے۔ اس مفصل مقاله میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح قذیم تاریخ کے تسام ادواد میں ساری دنیا میں لوگ آزادی خیال کے حق سے میحوم سخے۔ تمام لوگ مجبور سخنے کہ دہ وی سوچیں جو عکم ال طبقہ کی سوچ ہے۔ مقالہ میں اسس طرح کی تفصیلات دبیتے ہوئے تبایا گیا ہے کہ سوچیں جو عکم ال طبقہ کی سوچ ہے۔ مقالہ میں اسس طرح کی تفصیلات دبیتے ہوئے تبایا گیا ہے کہ قذیم انسان سماح بنیا دی طور پر عزروادار سمقا:

Ancient society was essentially intolerant (743)

لوگ بھی ٹ مل ہیں ، ان کو یا تو فیدکر دیا گیا یا جلا وطن کر دیا گیا۔ بہت سے اہل علم قتل کر دیے گیے۔ کھیے لوگوں نے بھاگ کر اپن جان بچائی (صفحہ ۱۰۸۸)

قدیم روم میں فکروخیال کے احتساب کے لیے ایک متقل سرکاری محکمہ ۳ ۲۸ ق م میں قائم کیا گیا۔ تنقید کو وہ لوگ بغاوت کے ہم عنی سمصنے سفے۔ آزاد انہ تقریر کرنامنوع تھا۔ انسائیکلوبیڈیا برٹانیکا کے مقالہ نگارنے اس سلسلہ میں روم کے کئ متاز شہر لوں کی مثالین دی ہیں جنسی صرف اس لیے سخت سزائیں دی گئیں کہ انفول نے حکم ال طبقہ پر تفتید کی تفی (صفحہ ۱۰۸)

حفزت میں کے بعد ابت دائی تین صدیوں کک بیہودی اور عیسائی صرف اعتقادی اختلاف کی بنیاد پر ایک دو سرے کے دشن بنے رہے۔ بہلے بہودیوں نے مسی حفزات کو ابنے ظلم کانٹ نہ بنیاد اس کے بعد جب سیحی حضرات کو اقت را ملاتو الفوں نے بہودیوں سے جارہا نہ انداز میں انتقام لینا شروع کیا۔ دصفحہ ۹۵ – ۱۰۸ میں

قدیم زمانه بین آزادی سنکریه پابندی کی ایک وجه بیمتی که محوف نذابه نے بن خودساخته عقائد برایخ ندمبی نظام کا ڈھانجہ کھڑا کرد کھاتھا، فکری آزادی کا ماتول اس سے بیخطوہ کے ہم منی تھا۔ انھیں اندیشہ تھاکہ اگر آزادان تخییق کوفروغ ہوا تو وہ لوگوں کی نظر بین اپنی صدافت کو برقرار ندر کھ سکیں گے۔ سولھویں اور سترصویں صدی میں پورپ میں جن لوگوں نے سائمنسی انداز سے عوروسند کر کرنا چاہا، ان برسی چربے نے زر دست مظالم کیے۔ اسس کی وجہ میں ندکورہ بالا اندیشہ ست ان مظالم کی تفصیل ڈریپر کی کست ب سائمنس اور مذم بین تقسادم اندیشہ ست ۔ ان مظالم کی تفصیل ڈریپر کی کست ب سائمنس اور مذم بین تقسادم (Conflict between Science and Religion)

نام سائنس اور سیت میں تصادم ہے۔ انسانی او پنج پنج

قدیم زمانه میں فکروخیال پر پا بندی کی وجریخی ونمی سندک تفاجس کا ذکر پھیلے صفحات بیں آجیکا ہے۔ مشرکا نہ عقائد کے تحت پر ببیٹھا ہوا بیں آجیکا ہے۔ مشرکا نہ عقائد کے تحت پر ببیٹھا ہوا ہو وہ عام انسالوں سے مخلف ہوتا ہے۔ اسس زمانہ میں با دشاہ کو ،کسی نہ کسی اعتبار سے مدائی اوصا و کا مالک سمجھاجا تا تھا۔ عام انسان محض رعایا سے مقد اور با دست ہو کو ان کے او پر

خدائی است ای حیثیت ماصل می ۔

مبى مشركانه يا تو ہمانه عقيدہ تفاجس نے لوگوں سے آزادی خيبال کاحق جيين رکھا تھا۔ يسمجد ليا گيا تفاكہ جوادشاہ كى دائے ہے وي محمح رائے ہے۔ دوسرے لوگوں كومرف بادشاہ كى دائے كى ہمنوائى كرتى ہے۔ انفين بادستاہ كى دائے سے الگ دائے بنانے كاكوئى حق تہيں۔ رائے كى ہمنوائى كركا خاتمہ كرد كھا تھا۔ يہى وہ غلط عقيدہ تھا جس نے نت ربم زانہ بس آزادى فكركا خاتمہ كرد كھا تھا۔

سانؤیں صدی عیسوی ہیں جب اسلام کاظہور ہوا، تواس نے اعلان کیا کہ مرضم کی بڑائی صدی عیسوی ہیں جب اسلام کاظہور ہوا، تواس نے اعلان کیا کہ مرضم کی بڑائی صرف ایک خدا کے بیے ہے۔ اس کے سواجو انسان ہیں سب برار ہیں۔ سب ایک دوسرے کی طرح ہیں۔ بینمبر اسلام صلی الشرعلیہ وکلم نے مخلف انداد سے اس حقیقت کا اعلان کیا کہ متسام انسان سجائی کیا ہیں۔ دالسناس کلیا ہے احدی ، مسلم وابوداؤد)

یهی وه چرنے جس کو مذہب اصطلاح میں توحی کہاجا تا ہے۔ بینیبراک ام نے اس حقیقت کا خصرف اعلان کی بلکہ اس بنیا در ایک کمل انقلاب بربا کرکے اس کو علاً زمین برقائم کر دیا۔ بینیبری کے ابتدائی دور میں آپ نے اس حقیقت کی تفظی سلینے فرمائی متی۔ اس کے بعد جب عرب میں آپ کوسیاسی غلبہ حاصل ہوگیا تو آپ نے وقت کے حکم ان کی حیثیت سے بعد جب عرب میں آپ کوسیاسی غلبہ حاصل ہوگیا تو آپ نے وقت کے حکم ان کی حیثیت سے اس کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

ان الله نفالى متداده بعنكم عُدّية الجاهدية بينك الله فر والمالية كعزورا ورنسلى فخر وفخر هابالأباء والمنسان يا توصاحب وفخر ها بالأباء والمنسان يا توصاحب من المنساس كلهم بوادم ولادم خلق مسن تقوى مون مع ياكذ كار بريخت مع يتمام والرب الريرة) لوك آدم كى اولاد بين اور آدم مى سع بيدا كيد

اس طرح اسلام نے انسانوں کے درمیان نشل اور رنگ اور عہدہ جیسی بنیا دوں پر تفریق کوختم کردیا ۔ اور از سربو اضلاقی بنیا دیران کی درجہ بندی سنائم کی۔
اظہار خیال کی آزادی
اسلام نے توجید کی بنیا دیرجوانقلاب برپاکیا اس کے بند تاریخ میں بیپلی بار ایک نیا

انسانی ساح وجود میں آیا ، ایک ایسا ساح جس میں سی روک ٹوک کے بغیر ہر شخص کو اظہار خیال کی ازادی تھی۔ ایران کا نوٹ برواں دخرواول ، ۳۱ ہسے وے ۵ کت ساسانی سلطنت کا حکم ال رہا ہے۔ وہ ایران کا نوٹ برواں دخرواول ، ۳۱ ہسے مگر اسس کے زمانہ میں بیسی مال تقاکہ ایک بار اسس کے دربار میں ایک شخص نے بادشاہ پر تنقید کرنے کی جرات کی تواس کو وال کو ادشاہ کی طوف سے یہ سزادی گئی کہ عین در بار میں اسس کے سر پر تکوی مار مار کر اس کو طاک کو دیا گیا۔ قدیم زمانہ میں ہمی سمجاجا تا سے اس کا صال سے سے علی سندایہ سے کو اسس کو مار کر رہا ہائے۔ اس کا دوست سے علی سندایہ سے کو دیا جائے۔ اس کو دوست کے سم می سمجاجا تا سے اس کو سب سے علی سندایہ سے کو دیا جائے۔

اسلام نے نامرف اس کے خلاف اعلان کیا بلکساج میں وہ حالات بیدا کیے کہ لوگوں کے اندریہ جرائت بیدا ہوئی کہ وہ اسس قدیم روایت کو توڑیں اور ابینے سرداروں اور حسکمرانوں

كے خلا منسے كھلم كھلا اظهار دائے كرسكيں -

پینمبرا سلام صنا الله علیه و لم کوعرب میں سیاسی حکمران کی حیثیت حاصل بھی۔ اس کے باوجود آب عام انسانوں کی طرح رہنے تھے۔ ہرشخص آب کے مقابلہ میں آزادانہ اظہار خیال کرسکتا تھا۔ اس کی ایک شال عزوہ بدر کا واقتہ ہے۔ اس عزوہ کے سفریں آپ نے ایک مقال پر بڑاؤ و ڈالا۔ ایک شخص جس کا نام خباب بن المندر تھا، وہ سامنے آیا اور براہ داست بینمبرا سلام سے مناظب ہوکر کہا کہ یہ مقام جہاں آپ عظہرے ہیں، وہ خدا کی وجی سے ہے یا آپ اپن ذاتی دائے کے سخت بہاں عظہرے ہیں۔ آپ نے فرایا کہ میں اپنی ذاتی دائے سے بہاں عظہرا ہوں۔ بیہ سن کرخب ب بن المنذر نے کہا کہ یہ تو کوئی کھ جہاں ہے کہ کہا کہ یہ تو کوئی کو ہے کہا کہ یہ تو کوئی کھ جہاں ہے۔ بیماں سے استھیے۔

اس دافغہ کی تفصیل سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ یہاں ہم صرف یہ تنانا چاہتے ہیں کہ ایک عام آدمی وفت کے حکمراں کے خلاف بے تکلف "تنقید" کرتا ہے مگر کوئی اس کو را نہیں مانتا۔ خود پینیبراک لام نے اس جسارت کے خلاف کوئی منفی ردعمل ظاہر نہیں کیا بلکس ادہ طور پرصرف یہ بوجھا کہ تنہماری یہ رائے کیوں ہے۔ اور جب اسس نے اپن رائے کی اہمیت بتائی کوئر بھر اس کے داور جب اسس نے اپن رائے کی اہمیت بتائی کا با

توآپ نے فرراً اسس کو قبول کرالیا اور وہاں سے اکٹوکر اگلی مزل کے لیے روانہ ہو گیے۔

اسلامی توحید کے تحت آنے والایہ انقلاب اتنا طاقت ور تفاکہ وہ بوری اسلامی تاریخ میں مسلسل طور برجاری ہوگی۔ بیغیر اسلام کے بعد غلفاء را تدین کے زمانہ میں کوئی بھی شخص خواہ بظاہروہ کتناہی عِزاہم ہو، خلیفہ کے اوپر ازادانہ تنقید کرسکتا تھا۔ اس کی مثالیں کمڑن سے خلفاء را تدین کے تذکروں میں موجود ہیں۔

اسلام کایہ انقلاب اتنا طافتور تفاکہ وہ بعد کے زمانہ بین اس وقت بھی باقی رہا جب کہ فعلافت کی جگہ سنگریت ایسا نہیں ہوا فعلافت کی جگہ " ملوکیت " فائم ہوگئ- اسلام کی بعد کی ہم اسوسالہ تا دیخ میں کمجی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص عوام کی زبان بندی کرنے میں کا میاب ہوسکے ۔

ببند حوالي

رسول اور اصحاب رسول کے ذریعہ جو اسلامی انقلاب آیا وہ سادہ معنوں میں صروف ایک مذم بی انقلاب نوسقا ، بلکہ اس نے نقریب پوری آبا در نیا کومنا ترکیا۔ اس اس نے عالمی سطح پر طاقتور حکومت بین فائم کمیں۔ برسلسلہ ایک ہزارسال تک جاری رہا۔ اس پوری مدت میں کہیں مجمی انسانی ف کر پر بندست فائم مہمیں گئی۔ ہرجگہ شمام لوگوں کو مکمل طور پرف کری آزادی حال رہی۔ بہماں ہم پروفیسر آرنلڈی کمت اب "بریجنگ آف اسلام" سے کھے اقتباسات نقل کرتے ہیں۔

پروفیسر آزنلڈنے اندنس کے ایک سلمان کا لمبابیان نقل کیا ہے جس کا ایک مصدیہ ہے ۔۔۔ یہ سے کہ جوشخص ہارا دین قبول کرنے کی طرف میلان ظاہر کرے، ہم اسس کو گلے لگانے کے لیے سیار رہتے ہیں۔ مگر ہمارا قرآن ہم کو اسس کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم دومروں کے منمیر رپر جبرونت ک کریں رصفحہ ۱۳۵۵)

ترکوک کی ندم بی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اکفوں نے بور پی ممالک کی فتح کے بعد کم از کم دوسوں ال تک اپنی عیسائی رعایا کے ساتھ ندم بی معاملات میں الیسی رواداری کا بنوت دیا جس کی مثال اس زمانہ میں بورب کے دوسرے ملکوں میں مطلق نہنیں ملتی (صفر ۱۵۱) سترحین معری میں انطاکیہ کے بطریک مکار کو سے نزکوں کی اس صفت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا

سفا: خلات کول کی ملطنت کو ہمیتہ باقی رکھے ،کیول کہ وہ اپنا جزیہ لیستے ہیں ،لیکن رعایا کے ذہب میں دخل اندازی نہیں کرتے ، خواہ وہ لفرانی ہول یا بہودی یا سامری (۵۹ – ۱۵۸)

پر وفیسر آرنلڈ نے مسلم دور مکومت میں فکروخیال کی آزادی کی بہت سی متالیں پیش کی ہیں ۔ اسس کے بعدوہ کھتے ہیں کہ رومی سلطنت کے وہ صوبے جن کومسلانوں نے بیز رفاری کی ہیں ۔ اسس نے نبح کی گایا جا گائی ہیں کہ اپنے آپ کوالیسی رواداری کے احول میں پایا جو کمی صدیوں سے ان کے لیے نامس وم بن ہوئی تھی ۔۔۔۔ اس قسم کی رواداری ساتویں صدی کی تادیخ میں کس قدر چرت کا میں ج

"..... so striking in the history of the seventh century."

نزمی ازادی مذہبی ازادی

ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے ابنی کتاب اشاعت اسلام کے مخالفین یہ کہدرہے ہیں کہ اسلام اسلام کے مخالفین یہ کہدرہے ہیں کہ اسلام اپنی طاقت سے کامیاب ہوں ہوا ہے۔ اسس نے دلیل کی طاقت سے کامیاب ہوں ہے۔ اسس نے دلیل کی طاقت سے کامیاب ہوا ہے۔ اسس نے دور دور کے ملکوں میں بینیام بیج کر ہر فرسب کے اہلی علم کو ببنداد میں جع کیا اور ہم سلم علار کو بلاکر دونوں کو ایک عظم اسلام کی دعوت دی ۔ اس علمی مقابلہ میں علاء اسلام کامیاب ہوئے اور غیر سلم اہلی علم اسلام کی استدلالی عظمت کا اعتراف کیا (صفحہ ۲۸) ہوئے اور غیر سلم اہلی علم نے برسرِعام اسلام کی استدلالی عظمت کا اعتراف کیا (صفحہ ۲۸) آزنلڈ نے محصا ہے کہ خلیفہ المامون اسس کے با وجود اس نے کہی ابنی سیاسی طاقت کو تبلیغ اسلام کے لیے استعمال نہیں کیا اور نہ کبھی کسی کو جراً مسلان بنایا ۔

بنداد کے نکورہ بین نداہب اجماع میں دوسرے نداہب کے جو اہلِ علم شرکی ہوئے ،
ان میں ایک یزدال بخت سختا۔ وہ مانی فرقہ (Manichaean sect) سے تعلق رکھتا سختا اورایان
سے آیا تخا۔ یزدال بخت نے مسلم علاری با تمیں سنیں تو وہ اسلام کی استدلالی طاقت سے مرعوب
ہوگیا۔ اس نے کمل طور پرخاموشی افتیار کرلی ۔

اجماع کے بعد المامون نے اسس کو دربار میں بلایا اور اس سے کہاکہ ابتم کو اسلام

اسلام بین برفکری آزادی ہے اور اس کے ساتھ برسٹ کروالے کا احترام بھی۔

دورجديداور أنسسلام

موجو ده زبانه میں آزادی فکر کو خیراعلی (Summum bonum) سمجاجا تاہے۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ آزادی مغرب کے سائنسی انفت لاب کا نیتجہہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس کا فوری اور قریبی سبب مدید سائنسی انقلاب ہے مگرخودیہ سائنسی انفت لاب ، جیسا کہ بچھلے صفحات میں واضح کمیا گیا ، اسلام کے موصوانہ انقلاب کا نیتجہ تھا۔

جوانفت لاب آیا ہے، وہ اس انفت لائی علی کا اگلام صلہ ہے جو اسلام کے ذریبہ ساتویں صدی میں سشروع ہوا سقا۔

اقوام متحدہ نے مہم وا میں وہ عار طرمنظور کیا جس کو یو نیور سل ڈلکار مین آن ہیومن رامنس کہا جاتا ہے۔ اسس کے آرٹیکل مرامیں یہ کہا گیاہے کہ ہراً دی خیال، صغیراور مذہب نال کی آزادی کاحق رکھتا ہے۔ اسس حق میں یہ آزادی بھی شامل ہے کہ آدی اپنے مذہب کو تبدیل کرسکے اور اپنے مذہب کا خفیہ یا اعلانیہ اظہار کرسکے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔
اقوام متحدہ کا یہ چارطر بھی حقیقة * اقوام متدہ کا کارنا مہنیں بلکہ وہ بھی اسی اسسالی انقلاب کی ایک دین ہے جو اقوام متحدہ سے ایک ہزار سال سے بھی زیادہ بہلے ظہور میں آیا بھتا اسلام نے تاریخ میں بہلی بارٹ رک کے اس نظام کوختم کیا جس نے انسان اور انسان کے درمیان فرق و امتیاز کا ذہن بہدے داکر رکھا تھا۔ اس غیر حقیق تقیم کا نیٹجہ او نج نیچ کا وہ ساج تھتا ہو متاح کا متاح مقدیم زبانوں بین مسلس پایا جاتا رہا ہے۔

اسلام نے ایک طرف اس معاملہ میں انسانی ذہن کو بدلا۔ دوسری طرف اس نے وسیع پیمانہ پیمانہ

حتیقت یہ ہے کہ اسلام دورجد پیکا خالق ہے، سائنسی اعتبار سے بھی اورسماجی اور معاشرتی اعتبار سے بھی -

